الصوارم الهندیہ

ترتیب

مناظر اسلام مولانا **حشمت علیخان** قادری رضوی لکھنوی

مع

التحقیقات لدفع التلبیسات

از

مولانا **نعیم الدین** مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

النوریۃ الرضویہ پبلشنگ کمپنی

الصوارم الہندیہ

۱۳۴۵

ترتیب

مناظر اسلام مولانا حشمت علی خانصاحب قادری رضوی لکھنوی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مع

التحقیقات لدفع التلبیسات

از مولانا نعیم الدین صاحب مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ

النوریۃ رضویہ پبلشنگ کمپنی
کچا رشید روڈ بلال گنج لاہور پاکستان
92 42 7247702

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب: الصوارم الہندیہ

تالیف: شیر بیشۂ سنت مولانا حشمت علی خان علیہ الرحمہ

التحقیقات لدفع التلبیسات

ازمولانا نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ

تقدیم: علامہ ارشد القادری انڈیا

طباعت اول: مکتبہ فریدیہ جناح روڈ ساہیوال

طباعت دوم: مجلس اتحادِ اسلامی کراچی

طباعت سوم: نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور

سن طباعت: ۲۵ صفر المظفر ۱۴۳۲ھ جنوری 2011ء

زیر اہتمام محفوظ احمد قادری رضوی مصطفوی

ناشر محمد مصطفیٰ اشرف، محمد مختار اشرف

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	تقدیم	۴
۲	خلاصہ استفتاء	۳۹
۳	خلاصہ فتاوائے حسام الحرمین	۴۱
۴	اسمائے مبارکہ مفتیان حرمین طیبین	۴۴
۵	فتاویٰ علمائے اہلسنت وجماعت ہند	۴۶
۶	فتوائے سرکار مارہرہ مطہرہ	۴۷
۷	فتوائے جامعہ رضویہ بریلی شریف	۴۸
۸	فتوائے آستانہ کچھوچھہ مقدسہ	۵۲
۹	فتوائے حضرات جبلپور	۵۴
۱۰	فتوائے دربار علی پور شریف	۵۵
۱۱	فتوائے سرکار اعظم اجمیر مقدس	//
۱۲	فتوائے دارالافتاء مرادآباد	۵۸

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۳	فتوائے مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور	//
۱۴	فتوائے مدرسہ فیض الغربا آرہ	۵۹
۱۵	فتوائے بانکی پور پٹنہ	۶۱
۱۶	فتوائے سیتاپور	۶۲
۱۷	فتوائے ریاست جلال آباد	//
۱۸	فتوائے پوکھریرا	۶۳
۱۹	فتوائے ریاست بہاول پور	۶۵
۲۰	فتوائے گڑھی اختیار خاں	//
۲۱	فتوائے کوٹلی لوہاراں	۶۶
۲۲	فتوائے کھروڑ سیداں	۶۷
۲۳	فتوائے چتوڑ راجپوتانہ	//

۲۴	فتوائے مفتی لدھیانہ	۶۷
۲۵	فتوائے دہلی	۶۸
۲۶	فتوائے حزب لاہور	//
۲۷	فتوائے سہاور	۶۹
۲۸	فتوائے مدراس	//
۲۹	فتوائے بھیں ضلع جہلم	//
۳۰	فتوائے سنبل ضلع مرادآباد	۷۰
۳۱	فتوائے دادوں ضلع علیگڑھ	۷۱
۳۲	فتوائے شاہجہاں پور	//
۳۳	فتوائے نکودر	۷۲
۳۴	فتوائے مئو ضلع اعظم گڑھ	۷۳
۳۵	فتوائے معسکر بنگلور	//
۳۶	فتوائے امروہہ	۷۴
۳۷	فتوائے لکھنؤ	۷۵
۳۸	فتوائے لاہور	//
۳۹	فتوائے وزیرآباد	۷۶
۴۰	فتوائے رام پور	۷۷
۴۱	فتوائے کان پور	//
۴۲	فتوائے انول	۷۸
۴۳	فتوائے ہلدوانی	۸۰
۴۴	فتوائے مان بھوم	//
۴۵	فتوائے حیدرآباد دکن	//
۴۶	فتوائے سورت	۸۲
۴۷	فتوائے بھروچ	۸۳
۴۸	فتوائے بمبئی و بدایوں و دہلی	//
۴۹	فتاوی بھیوری	۸۷
۵۰	فتوائے جام جودھپور	//
۵۱	فتوائے دھوراجی	۸۸
۵۲	فتوائے مارہرہ مطہرہ	۹۰

۵۳	فتوائے پیلی بھیت	۹۱
۵۴	فتوائے آگرہ	۹۲
۵۵	فتوائے مفتی ضلع پشاور	۹۳
۵۶	فتوائے مدرسہ شمس العلوم بدایوں	۹۴
۵۷	فتوائے مفتی فرنگی محل	//
۵۸	فتوائے سراج گنج بنگال	//
۵۹	فتوائے پارہ	۹۶
۶۰	فتوائے کرمیر	//
۶۱	فتوائے فتح پور ہسوہ	۹۷
۶۲	فتوائے ریاست رام پور	۹۸
۶۳	فتوائے کان پور	۱۰۲
۶۴	فتوائے جاورہ	۱۰۳
۶۵	فتوائے علمائے حاضرین عرس شریف اجمیر مقدس	//
۶۶	فتوائے منگل	۱۰۶
۶۷	فتوائے گونڈل	//
۶۸	فتوائے جوناگڑھ	//
۶۹	فتوائے جلال پور جٹاں	۱۰۷
۷۰	فتوائے مولوی محمد صدیق بزداری	۱۰۹
۷۱	فتوائے دیگر از بریلی شریف	۱۱۲
۷۲	فتوائے علمائے سندھ	۱۱۵
۷۳	فتوائے ڈیرہ غازی خاں	۱۳۱
۷۴	فتوائے مارن ضلع کیمیرہ	۱۳۳
۷۵	ضروری وضاحت	۱۳۵
۷۶	رسالہ التحقیقات لدفع التلبیسات	۱۳۶

تقدیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الصادق الامین الکریم

علمائے دیوبند کے لئے پہلے سے اگر کوئی نرم گوشہ آپ کے دل میں موجود ہے تو اس کتاب کے مطالعہ کا آپ پر قدرتی ردعمل یہ ہوگا کہ آپ غصے کی جھنجلاہٹ میں اسے بند کرکے کہیں ایک طرف رکھ دیں گے۔ لیکن اگر آپ بردبار، معاملہ فہم اور صاحب فکر سلیم ہیں اور واقعات کی تہہ میں اتر کر حقائق کی تلاش کا جذبہ اعتدال کے ساتھ آپ کے اندر موجود ہے تو آپ یہ جاننے کی ضرور کوشش کریں گے کہ علماء دیوبند ایک ملک گیر محاذِ جنگ کی بنیاد آخر کیونکر پڑی۔ بحث ومناظرہ کے وہ حقیقی اسباب وعلل کیا تھے جن کے زیر اثر سالہا سال تک پورے ملک میں یہ معرکے گرم رہے۔

یہ نزاع دو چار آدمیوں تک محدود ہوتا تو اسے شخصی یا خاندانی مفادات کی آویزش کہہ کر نظر انداز کیا جا سکتا تھا۔ لیکن علمائے دیوبند کے خلاف مذہبی پیکار کا دائرہ اتنا وسیع ہے کہ ملک ہی نہیں، بیرونِ ملک کا بھی بہت بڑا خطہ اس کی لپیٹ میں ہے۔ مساجد سے لے کر مدارس تک مذہبی زندگی کے سارے شعبے اس اختلاف سے اس درجہ متاثر ہیں کہ دیہات سے آفاق تک پوری قوم دو ملتوں میں تقسیم ہو گئی ہے۔ اس لئے اس ہمہ گیر اختلاف کو دیوبند اور بریلی کا شخصی نزاع قرار دے کر اس کے حقیقی محرکات سے چشم پوشی نہیں کی جا سکتی ——۔

نہایت افسوس اور قلق کے ساتھ مجھے ہند و پاک کے مسلم مؤرخین سے یہ شکوہ ہے کہ انہیں آج تک یہ توفیق نہیں ہوئی کہ وہ غیر جانبداری کے ساتھ علمائے دیوبند کے خلاف ان مذہبی تلخیوں کی صحیح بنیاد معلوم کرتے جو ملک و بیرون ملک کے کروڑ ہا کروڑ مسلمانوں کے درمیان نصف صدی سے پھیلی ہوئی ہیں۔ اور جس کے نتیجے میں مسلم معاشرہ ایک نہ ختم ہونے والے روحانی کرب اور ذہنی و فکری انتشار کا شکار ہے۔ ہماری مظلومی کے ساتھ اس سے بڑھ کر دردناک مذاق اور کیا ہو سکتا ہے کہ عین بے خبری کی حالت میں ہمارے احتجاج کو فتنہ انگیزی سے تعبیر کیا۔ حالانکہ اپنے غم و غصہ اور اپنے جذبے کی تباہیوں کا اظہار ہر مظلوم کا واجبی حق ہے۔

اتنی تمہید کے بعد اب ہم اس مذہبی نزاع کی پوری تفصیل اس امید کے ساتھ اہلِ علم کے سامنے پیش کر رہے ہیں کہ وہ اس کی روشنی میں نزاع کے اصل محرکات کا پتہ چلائیں گے۔ بالفرض نگاہوں پر پردہ ہو جب بھی یہ سرگزشت صبر و تحمل کے ساتھ پڑھ کر حقیقت کا متلاشی کسی گروہ کا طرف دار نہیں ہوتا۔

علمائے دیوبند کے ساتھ ہمارے اختلافات کی تین مضبوط بنیادیں

کم و بیش ایک صدی سے ساری دنیا میں دیوبند اور بریلی کی مذہبی آویزش کا جو شور برپا ہے اور جس کے ناخوشگوار اثرات پریس سے لے کر اسٹیج تک پوری طرح نمایاں ہیں، وہ بلا وجہ نہیں ہے۔ اگر اس حقیقت کی تلاش کیلئے آپ نے اپنے ذہن کا دروازہ کھلا رکھا ہے، تو ذیل میں اس مذہبی نزاع کی وہ حقیقی بنیادیں پڑھئے جنہوں نے امت کو دو ملتوں میں تقسیم کر دیا ہے۔

پہلی بُنیاد

اپنی مذہبی سرشت کے اعتبار سے مسلمان کا جو والہانہ تعلق اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محترم ذات سے ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ اس کا ایمان اپنے رسول کی بارگاہ میں اتنا مؤدب اور حساس ہے کہ رسول کی حرمت پر ذرا سی خراش بھی اسے برداشت نہیں۔ ناموسِ رسول کے تحفظ کیلئے ہندوستان کے مسلمانوں نے ہر دور میں جس والہانہ جذبے کے ساتھ اپنی فداکاریوں کا مظاہرہ کیا ہے وہ تاریخ کا جانا پہچانا واقعہ ہے۔ حُبِّ رسول کی وارفتگی کا یہ رُخ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ کسی گستاخ کے خلاف غم و غصہ اور نفرت و غضب کے اظہار کے سوال پر کبھی یہ نہیں دیکھا کہ نشانے پر کون ہے۔ باہر کا ہو یا اندر کا جس نے بھی رسول کی شان میں گستاخانہ جسارت کا اظہار کیا مسلمانوں کی غیرتِ ایمانی کی تلوار اس کے خلاف بے نیام ہو گئی۔

آج ملعون رشدی کی زندہ مثال آپ کے سامنے ہے۔ رسول کی حُرمت پر حملہ کر کے اس نے سارے عالمِ اسلام کو اپنا دشمن بنا لیا ہے۔ قابلِ رشک ہیں وہ شہیدانِ محبت جو رشدی کے خلاف اپنی غیرتِ ایمانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے آقا کی عزت پر قربان ہو گئے۔ علمائے دیوبند کے خلاف بھی ہمارے غم و غصہ کی سب سے بڑی بنیاد یہی ہے

کہ اُن کے اکابر نے اپنی بعض کتابوں میں رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں سخت گستاخانہ کلمات استعمال کیے ہیں جس کی مختصر تفصیل یہ ہے۔

① ــــــ علمائے دیوبند کے مذہبی پیشوا مولانا اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان میں حضور اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم پاک کو رذائل اور حیوانات و بہائم کے علم سے تشبیہ دی ہے جس کے وہ خود بھی اقراری مجرم ہیں۔

اہلِ علم و ادب زبان کے اس محاورے سے اچھی طرح واقف ہیں کہ محترم چیزوں کے ساتھ کسی چیز کی تشبیہ سے عظمت و تکریم کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ اور جب رذائل کے ساتھ کسی چیز کی تشبیہ دی جاتی ہے تو اس سے توہین و تنقیص کے معنی نکلتے ہیں۔ اُردو زبان کے محاورات میں تشبیہ و تمثیل کا یہ ضابطہ اتنا شائع اور ذائع ہے کہ کوئی صاحبِ علم اس کے ان معانی و مطالب کے استلزام سے انکار نہیں کر سکتا۔

اس بنیاد پر ہمارا یہ دعویٰ شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ مولانا تھانوی بارگاہِ رسالت کے گستاخ ہیں۔ انھوں نے رسول پاک کے علم شریف کو رذائل کے علم سے تشبیہ دیکر اہانت رسول کے خوفناک جرم کا ارتکاب کیا ہے ــــــ۔

② ــــــ علمائے دیوبند کے دوسرے اور تیسرے مذہبی پیشوا مولانا خلیل احمد انبیٹھوی اور مولانا رشید احمد گنگوہی نے براہینِ قاطعہ نامی کتاب میں لکھا ہے کہ زمین کے علمِ محیط کے سوال پر شیطان کا علم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔ شیطان کے مقابلے میں جو شخص رسول کی وسعتِ علم کا عقیدہ رکھتا ہے وہ مشرک ہے۔ کیونکہ شیطان کے علم کی وسعت پر قرآن و حدیث ناطق ہیں۔ رسول کے علم کی وسعت پر نہ قرآن میں کوئی دلیل ہے اور نہ حدیث میں

اس میں قطعاً دو رائے نہیں کہ شیطان کے مقابلے میں رسول پاک کے علم کی تنقیص ایک کھلا ہوا کفر اور ایک کھلی ہوئی گستاخی ہے۔

اسی طرح یہ کہنا بھی کھلی ہوئی گستاخی اور کھلا ہوا کفر ہے کہ شیطان کے مقابلے میں جو

شخص رسول پاک کی وسعتِ علم کا عقیدہ رکھتا ہے وہ مشرک ہے لیکن یہی عقیدہ شیطان کے بارے رکھنا شرک نہیں ہے۔

اسی طرح یہ کہنا بھی رسول پاک کی صریح تنقیص ہے کہ رسول پاک کے علم کی وسعت پر قرآن و حدیث میں کوئی دلیل نہیں ہے۔ لیکن شیطان کے علم کی وسعت پر قرآن میں بھی دلیل ہے اور حدیث میں بھی ــــــــ۔

* * *

③ ـــــــــ علمائے دیوبند کے سب سے بڑے مذہبی پیشوا مولانا قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند نے اپنی کتاب "تحذیرالناس" میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننے سے انکار کیا ہے۔ جبکہ حضور کو خاتم النبیین ہونے کی حیثیت سے آخری نبی ماننا قرآن سے بھی ثابت ہے اور حدیث سے بھی۔

بلکہ اپنی کتاب میں انھوں نے یہاں تک لکھ دیا ہے کہ حضور کے زمانے یا حضور کے بعد بھی اگر کسی نئے نبی کا آنا فرض کیا جائے جب بھی حضور کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ حالانکہ یہ بات آسانی سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ کسی نئے نبی کے آنے کی صورت میں حضور کے آخری نبی ہونے کا عقیدہ باطل ہو جاتا ہے۔ مولانا نانوتوی کی یہی وہ کتاب ہے جسے قادیانی حضرات مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کے جواز کا پیش خیمہ قرار دیتے ہیں۔

واضح رہے کہ ختم نبوت کے مسئلے میں علمائے دیوبند کے ساتھ ہمارا اختلاف فروعی نہیں بلکہ اصولی اور بنیادی ہے۔ اور یہ اختلاف حرمت و حلت کا نہیں بلکہ کفر و اسلام کا ہے۔

دعوت انصاف

دیوبندی علماء کے ساتھ ہمارے اختلاف کی یہ پہلی بنیاد ہے جو ان کی کتابوں کے حوالوں کے ساتھ آپ کے سامنے ہے۔ واضح رہے کہ اس بنیاد کا تعلق اہانت رسول اور انکارِ ضروریاتِ دین سے ہے۔ جس کے کفر ہونے میں قطعاً کوئی شبہ نہیں ہے۔ قرآن کی بیشمار

آیتیں اس عقیدے پر شاہد عدل ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہلکی سی گستاخی بھی اسلام اور ایمان کے رشتے کو منقطع کر دیتی ہے۔ علم اور عبادت کی کوئی فضیلت گستاخی کے انجام بد سے کسی کو ہرگز نہیں بچا سکتی ——۔

اس موقع پر اپنے قارئین سے یہ ضرور عرض کروں گا کہ اکابر دیوبند کی ان اہانت آمیز تحریروں کو آپ اس زاویۂ نظر سے ہرگز مت پڑھئے کہ یہ دیوبند اور بریلی کی ایک مذہبی نزاع ہے۔ بلکہ مطالعہ کرتے وقت اپنی فکر کو اس نقطے پر مرکوز رکھئے کہ اکابر دیوبند کی ان عبارتوں کی ضرب بلاواسطہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و حرمت پر پڑتی ہے۔ اُن کے گستاخ قلم کا حملہ علمائے بریلی پر نہیں بلکہ خاص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات محترم پر ہے۔

اگر خدا نخواستہ آپ نے ان تحریروں کا مطالعہ اس نقطۂ نظر سے کیا کہ یہ دیوبند اور بریلی کے نام سے دو مکتب فکر کے علماء کا باہمی جھگڑا ہے تو جذبے کا وہ والہانہ تقدس باقی نہیں رہے گا جو اپنے رسول کی حمایت میں کسی کے خلاف دو ٹوک فیصلہ کرنے کے لئے مطلوب ہے ——

میری اس گزارش کا مدعا صرف اتنا ہے کہ اپنی کسی بھی محبوب شخصیت کے مقابلے میں "رسول" کو ترجیح دینے کا سوال خود آپ کے اپنے ایمان کا تقاضا ہونا چاہئے۔ اس لے علمائے بریلی کو آپ ایک طرف رکھئے۔ اور خود اپنے "مومن ضمیر" سے دریافت کیجئے کہ اکابر دیوبند کی ان تحریروں سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت مجروح ہوتی ہے یا نہیں؟ اور دین کے اصول و ضروریات سے انحراف کا پہلو واضح ہوتا ہے یا نہیں؟ ان کی یہ تحریریں کسی اجنبی زبان میں نہیں ہیں کہ آپ کو کسی مترجم کی ضرورت پیش آئے۔ وہ سیدھی سادی اردو زبان میں ہیں جنھیں آپ بھی سمجھنا چاہیں تو سمجھ سکتے ہیں۔ ہماری طرف کے حوالوں کی نشاندہی پر آپکو اعتماد نہ ہو تو اصل کتاب منگوا کر دیکھ لیں وہ آج بھی کتب خانوں سے دستیاب ہو جاتی ہیں۔

اب رہ گیا علمائے بریلی کا سوال تو اس سلسلے میں ان کا کردار اس سے زیادہ اور کچھ نہیں ہے کہ اکابر دیوبند کی ان اہانت آمیز عبارتوں کو پڑھنے کے بعد جو انھیں ناقابل برداشت اذیت پہنچی اور جس روحانی کرب کے اضطراب میں وہ اچانک مبتلا ہو گئے اس کے رد عمل کا اظہار انھوں نے برملا کیا۔ تعلقات کی کوئی مصلحت اس راہ میں انھیں حائل نہیں ہوئی۔

اس کے بعد انھوں نے دیوبند کے ان اکابرین سے براہ راست رابطہ قائم کیا اور دلائل کی روشنی میں ان سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی ان کفری عبارتوں سے جو تنقیص شانِ رسالت اور انکار ضروریاتِ دین پر مشتمل ہیں اعلانیہ توبہ صحیحہ شرعیہ کریں اور اپنی کتابوں سے ان دلآزار عبارتوں کو نکال دیں۔ لیکن ان کی جھوٹی عزت و شہرت اس راہ میں حائل ہو گئی اور انھوں نے عار پر نار کو ترجیح دی۔

گستاخانِ رسول کے درمیان ایک قدرِ مشترک

سلسلۂ کلام سے ہٹ کر ایک بات اپنے قارئین کرام کے ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں۔ امید کہ استطراد کا یہ لمحہ آپ کو بار خاطر نہ ہوگا۔

رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ محترم میں گستاخی کرنے والوں کی تاریخ کا جب آپ مطالعہ کریں گے تو ہر گستاخ کی یہ سرشت قدرِ مشترک کے طور پر آپ کو ہر جگہ نظر آئے گی کہ دل کے جذبۂ نفاق کے زیر اثر جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا کوئی کلمہ ان کی زبان یا قلم سے نکل جاتا ہے تو باز پرس کرنے پر ایک شرمسار مجرم کیطرح وہ اپنے کلمۂ کفر سے توبہ کرنے کے بجائے اپنے آپ کو بے گناہ ثابت کرنے کیلئے غلط سلط تاویل اور سخن پروری کے جذبے کا مظاہرہ کرنے لگتے ہیں۔

عہد رسالت میں بھی منافقین مدینہ کا یہی رویہ تھا۔ چنانچہ ایک سفر سے واپسی کے موقعہ پر جب منافقین نے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا کوئی کلمہ استعمال کیا۔ جب صحابۂ کرام کے ذریعہ حضور تک یہ بات پہنچی اور حضور نے منافقین سے اس کے متعلق باز پرس فرمایا تو انھوں نے اعتراف جرم اور توبہ و معافی کے بجائے بات بنانے، تاویل

کے سلسلہ میں حیلے بہانے تراشنے کا رویہ اختیار کیا۔ چونکہ اس وقت نزول وحی کا سلسلہ جاری تھا اس لئے ان کے خلاف یہ آیت نازل ہوئی کہ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ حیلے بہانے مت بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے۔ اگر نزول وحی کا سلسلہ جاری نہ رہتا تو ان کے جھوٹ کا پردہ فاش نہ ہوتا اور وہ کلمہ پڑھ کر مسلم معاشرے میں اپنے کفر کو چھپائے رکھتے۔

محسن پروری کی تازہ مثال

منافقین مدینہ کا یہ کردار عہد حاضر میں آپ دیکھنا چاہتے ہوں تو جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی کے پرو وائس چانسلر کا قضیہ پڑھیے۔ انھوں نے کسی انگلش میگزین کو انٹرویو دیتے ہوئے سیکولر کہلانے کے شوق میں ملعون زمانہ رشدی کی کتاب کے بارے میں اپنے اس خیال کا اظہار کیا کہ حکومت ہند نے اس کتاب پر جو پابندی عائد کی ہے اُسے اٹھا لینا چاہیے کیونکہ ہر شخص کو اپنی رائے کے اظہار کا بنیادی طور پر حق حاصل ہے ——

اس فقرے کا کھلا ہوا مطلب یہ ہے کہ رشدی نے اپنی ملعون کتاب میں جو اہانت رسول کی ہے اس پر اس سے کوئی مواخذہ نہیں کیا جا سکتا کیوں کہ اسے اپنی رائے کے اظہار کا بنیادی طور پر حق حاصل ہے۔ دوسرے لفظوں میں اپنے اس فقرے کے ذریعہ مشیر الحسن نے اہانت رسول کی کھلی ہوئی حمایت کی —— جامعہ ملیہ اسلامیہ کے غیور اور سرفروش طلبا قابل تکریم و تحسین ہیں کہ جب انھوں نے یہ انٹرویو پڑھا تو ایک گستاخ رسول کی حمایت کی بنیاد پر وہ تحفظ ناموس رسول کے جذبے میں مشیر الحسن کے خلاف پوری طرح صف آرا ہو گئے اور انھوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ چونکہ گستاخ کا حامی بھی گستاخ ہی ہوتا ہے اس لئے مشیر الحسن کو اس کے منصب سے فوراً ہٹایا جائے۔ ہم ایسے دل آزار شخص کو کسی قیمت برداشت نہیں کریں گے۔

چونکہ یہ مسئلہ ناموس رسول کا تھا اس لئے جامعہ ملیہ کے اساتذہ کی بڑی تعداد نے بھی ہر طرح کے نتائج سے بے پرواہ ہو کر طلبہ کے موقف کی حمایت کا اعلان کر دیا۔ دہلی کے مسلمانوں تک جب اس قضیہ کی تفصیل پہنچی تو ہر طرف مشیر الحسن کے خلاف نفرت و بے زاری

کی لہر دوڑ گئی اور طلبہ کے مطالبے میں شہر کے عوام بھی شریک ہو گئے۔ ذاکر نگر کی انجمن رضا نے جس جذبۂ سرفروشی کے ساتھ مشیر الحسن کے خلاف اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا اور جامعہ کے طلبہ کی حوصلہ افزائی کی اور انھیں صحیح مشورے دیئے وہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے

لیکن دارالعلوم دیوبند کے علماء؟

صرف دارالعلوم دیوبند کے علماء جن میں مولوی سالم صاحب ابن قاری طیب صاحب اور مولوی احمد علی قاسمی اڈیٹر اخبار قدیم دارالعلوم دیوبند کے ورکنگ جنرل سکریٹری مولوی فضیل احمد کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں، ان تمام حضرات کے نزدیک مشیر الحسن کی گستاخی ثابت نہیں ہے ——— جیسا کہ روزنامہ "قومی آواز" دہلی کی مورخہ ۱۰ رمئی ۹۲ء کی اشاعت میں ان کے مشترکہ بیان کے الفاظ یہ ہیں۔

> "طلبہ کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں یہ دیکھنا چاہیے کہ جس کو شاتم رسول (گستاخ رسول) کہا جا رہا ہے وہ واقعتاً شاتم رسول ہے کہ نہیں" ———

کس قدر افسوس اور قلق کی بات ہے کہ جامعہ ملیہ کے طلبہ کو جو عالم دین نہیں ہیں، جامعہ ملیہ کے اساتذہ کو جو عالم دین نہیں [illegible] دہلی کے مسلمانوں کو مشیر الحسن کی گستاخی سمجھ میں آ گئی۔ لیکن دارالعلوم دیوبند کے علماء اس کی گستاخی کو سمجھنے سے قاصر رہے۔

حالانکہ قومی آواز کی اسی اشاعت میں اخبار کے آخری صفحہ پر مشیر الحسن کی بابت شیخ الجامعہ مسٹر بشیر الدین احمد کی ایک اپیل شائع ہوئی ہے جس کا یہ حصہ مشیر الحسن کے جرم پر بھرپور روشنی ڈالتا ہے ———

> "جامعہ کے پرو وائس چانسلر پروفیسر مشیر الحسن نے اس کتاب (رشدی کی کتاب) پر عائد پابندی اٹھانے سے متعلق جو اظہار خیال کیا ہے وہ چونکہ باعث تکلیف ہے اور اس کی وجہ سے ناراضگی اور احتجاج کی ایک فضا پیدا ہو گئی ہے"

وائس چانسلر کی اسی تحریر سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ مشیر الحسن کے خلاف علماء کا الزام بے بنیاد نہیں ہے۔ کیونکہ پابندی اٹھانے کی بات انھوں نے اسی بنیاد پر کی ہے کہ ہر شخص کو بنیادی طور پر اظہار خیال کی آزادی حاصل ہے۔ اس لئے سلمان رشدی نے پیغمبر اسلام کے خلاف جو کچھ لکھا ہے اپنے حق کا جائز استعمال کیا ہے۔ لیکن سخت افسوس ہے کہ اتنی وضاحت کے باوجود دار العلوم دیوبند کے یہ علماء مشیر الحسن کو بے گناہ سمجھ رہے ہیں۔ ان کے پاس اس کی بے گناہی کی جو سب سے بڑی دلیل ہے وہ یہ ہے۔ پڑھئے اور خون کا گھونٹ پیجئے۔

> "جس شخص کو شاتم رسول (گستاخ رسول) کہا جا رہا ہے وہ وضاحت کے ساتھ کہہ رہا ہے کہ وہ اس گناہ سے بری ہے اور حضور کا مکمل احترام اپنے قلب میں رکھتا ہے۔"

دار العلوم دیوبند کے ان علماء کی کج فہمی پر سر پیٹ لینے کو جی چاہتا ہے کہ انھیں یہ بھی پتہ نہیں کہ کسی دعوے کے ثبوت کے لئے مجرم کا اقرار ضروری نہیں ہے۔ اس کا بیان اور بیان کے الفاظ دعوے کے ثبوت کے لئے بہت کافی ہیں۔ ورنہ بتایا جائے کہ اسلامی تعزیرات کی تاریخ میں کس گستاخ کو اقرار جرم کی بنیاد پر سزا دی گئی ہے۔ تاریخ میں جسے بھی کوئی سزا ملی ہے اس کے الفاظ و بیان ہی کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ کیا دار العلوم دیوبند کا دار الافتاء یہ ثابت کر سکتا ہے کہ کلمۂ کفر کی بنیاد پر جس کی بھی اس نے تکفیر کی ہے اس سے کفر کا اقرار کروا لیا ہے۔ لیکن مشیر الحسن کے بارے میں سوا اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ جذبۂ حب رسول پر مشیر الحسن کی حمایت کا جذبہ اگر غالب نہ آ گیا ہوتا تو دار العلوم دیوبند کے یہ علماء ایسی کچی بات ہرگز نہ کہتے۔ کس مصلحت نے انھیں مشیر الحسن کے حق میں صفائی کا وکیل بنا دیا ہے یہ وہی بتا سکتے ہیں۔

ہم نے تو یہ تذکرہ صرف اسی لئے چھیڑا ہے تاکہ ہمارے قارئین اس بات کو سمجھ سکیں کہ جذبۂ حب رسول کسی گستاخ کے خلاف کس طرح اہل ایمان کو متحد کرتا ہے۔ اور جن لوگوں کا سینہ اس مقدس جذبے سے خالی ہے وہ گستاخ کی حمایت کے لئے کتنی بے حیائی کے ساتھ رکیک اور مضحکہ خیز تاویلوں کا سہارا لیتے ہیں۔

گستاخان رسول کی سرشت اور ان کے حامیوں کا ذہن و کردار سمجھانے کیلئے میں اپنے اٹھاتے ہوئے سلسلہ کلام سے بہت دور نکل آیا۔ اب پھر آپ پچھلے اوراق میں اکابر دیوبند کے خلاف اہانت رسول کے الزامات کی بحث سے اپنے ذہن کا رشتہ جوڑ لیں۔

ٹھیک اسی طرح اسوقت بھی دیوبند کے علماء نے اپنے اکابر کی گستاخیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے معاند کا رویہ اختیار کر لیا اور سخن پروری کے جذبے سے مسلح ہو کر وہ میدان میں اتر آئے اور پوری قوت کے ساتھ عوام میں اس بات کی تشہیر کرنے لگے کہ اہانت رسول کے الزام سے ہمارا دامن بالکل پاک ہے۔ یہ سارا جھگڑا علمائے بریلی کا کھڑا کیا ہوا ہے۔ انھوں نے ہمارے اکابر کے خلاف اہانت رسول کا جو الزام عائد کیا ہے وہ بالکل جھوٹا اور بے بنیاد ہے۔

ان کے پاس ذرائع ابلاغ اور مالی وسائل کی کمی نہیں تھی۔ جب ان کے اس جھوٹے پروپیگنڈہ سے عوام متاثر ہونے لگے تو ان کا جھوٹ فاش کرنے کے لئے مجبوراً ہمیں بحث و مناظرہ کا راستہ اختیار کرنا پڑا۔ تاکہ عوام کی عدالت میں بالکل آمنے سامنے یہ حقیقت آشکار ہو جائے کہ ان کے اکابر کے خلاف اہانت رسول کا الزام جھوٹا نہیں بلکہ امر واقعہ ہے۔

چنانچہ ہر مناظرے کی مجلس میں انہی کے مناظر علماء کے سامنے ان کی کتابوں سے وہ اہانت آمیز عبارتیں صفحہ اور سطر کی نشاندہی کے ساتھ پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی رہیں اور ان کے علماء نے کبھی یہ نہیں کہا کہ یہ کتابیں ہمارے اکابر کی تصنیف کردہ نہیں ہیں اور عبارتیں ان کتابوں میں موجود نہیں ہیں ــــــ۔

بحث و مناظرہ کے ان معرکوں سے بڑا فائدہ یہ حاصل ہوا کہ ملک کے عوام کی سمجھ میں یہ بات اچھی طرح اتر گئی کہ اکابر دیوبند کے خلاف اہانت رسول کا الزام بے بنیاد نہیں ہے۔ اور یہ بھی لوگوں نے واضح طور پر محسوس کر لیا کہ علمائے اہلسنت کا یہ سارا اضطراب اور تحریر و تقریر کے ذریعہ ان کی بےچینیوں کا یہ سارا مظاہرہ صرف تحفظِ ناموس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبے میں ہے۔

علمائے دیوبند کے ساتھ ہمارے اختلاف کی دوسری بنیاد

علمائے دیوبند کے ساتھ ہمارے اختلاف کی پہلی بنیاد ان کے اکابر کی وہ عبارتیں ہیں جو اہانتِ رسول اور انکارِ ضروریاتِ دین پر مشتمل ہیں، جنہیں آپ گذشتہ اوراق میں پوری تفصیل کے ساتھ پڑھ چکے ——— اگر آپ کی نگاہ میں ہمارے ایمانی احساسات کی کوئی قیمت ہے تو آپ نے اچھی طرح اندازہ لگالیا ہوگا کہ ان اہانت آمیز عبارتوں کے ردِ عمل میں علمائے دیوبند کے خلاف ہماری نفرت و بےزاری کبھی ختم نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ ہمارے ایمان کا تقاضا ہے ———.

یہی ایک بنیاد ان سے ہماری علیحدگی کے لئے بہت کافی تھی جب کہ یہ معلوم کر کے آپ حیران رہ جائیں گے کہ اس کے علاوہ علمائے دیوبند کے کچھ مخصوص عقائد بھی ہیں، جو فاصلہ بڑھانے میں نہایت اہم رول ادا کرتے ہیں۔ ان عقائد کی تفصیل کتابوں کے حوالوں کے ساتھ ذیل میں ملاحظہ فرمائیے ———.

① امتی عمل میں انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں ——— (تحذیر الناس)

② مرتکبِ جھوٹ سے انبیاء کا محفوظ رہنا ضروری نہیں ہے ——— (تصفیۃ العقائد)

③ کذب کو شانِ نبوت کے منافی سمجھنا غلط ہے ——— (تصفیۃ العقائد)

④ انبیاء کو معاصی سے معصوم سمجھنا غلط ہے ——— (تصفیۃ العقائد)

(۵) نماز میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف خیال لے جانے سے نمازی مشرک ہو
جاتا ہے ——— (صراط مستقیم)

(۶) نماز میں نبی کا خیال زنا کے خیال اور گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے
سے بھی بدتر ہے ——— (صراط مستقیم)

(۷) خدا کا جھوٹ بولنا ممکن ہے ——— (یکروزی)

(۸) خدا کو زمان و مکان سے منزہ سمجھنا گمراہی ہے ——— (ایضاح الحق)

(۹) جادوگروں کے شعبدے انبیاء کے معجزات سے بڑھکر ہوتے ہیں ——— (منصب امامت)

(۱۰) صحابہ کرام کو کافر کہنے والا سنت جماعت سے خارج نہیں ہے ——— (فتاویٰ رشیدیہ)

(۱۱) محمد یا علی جس کا نام ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں ——— (تقویۃ الایمان)

ہر مخلوق چھوٹا ہو (جیسے عام بندے) یا بڑا (جیسے انبیاء و اولیاء) وہ اللہ کی شان
(۱۲) کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے ——— (تقویۃ الایمان)

(۱۳) جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے دن اپنا وکیل اور سفارشی سمجھتا ہے
وہ ابوجہل کے برابر مشرک ہے ——— (تقویۃ الایمان)

(۱۴) رسول بخش، نبی بخش، غلام معین الدین اور غلام محی الدین نام رکھنا شرک ہے ———
——— (تقویۃ الایمان)

(۱۵) "رَحمَۃٌ لِّلعٰلَمِینْ" ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ امتی
بھی رحمۃ للعلمین ہو سکتے ہیں ——— (فتاویٰ رشیدیہ)

(۱۶) بزرگان دین کی فاتحہ کا تبرک کھانے سے دل مردہ ہو جاتا ہے ——— (فتاویٰ رشیدیہ)

(۱۷) حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بڑے بھائی ہیں ہم انکے چھوٹے بھائی ہیں ——— (تقویۃ الایمان)

(۱۸) یہ کہنا کہ خدا و رسول چاہے گا تو فلاں کام ہو جائیگا شرک ہے ——— (بہشتی زیور)

(۱۹) کسی نبی یا ولی کے مزارات کی زیارت کیلئے سفر کرنا، ان کے مزار پر روشنی کرنا، فرش
بچھانا، جھاڑو دینا، لوگوں کو پانی پلانا اور ان کیلئے وضو اور غسل کا انتظام کرنا شرک ہے (تقویۃ الایمان)

اپنے قارئین کرام سے درخواست کروں گا کہ انصاف و دیانت کے ساتھ آپ دیوبندی مکتبِ فکر کے ان مخصوص عقائد پر غور فرمائیں۔ ان میں سے کچھ تو وہ ہیں جن سے عقیدۂ توحید کے تقدس کو ٹھیس پہنچتی ہے اور کچھ وہ ہیں جو شانِ منصبِ رسالت کو مجروح کرتے ہیں اور کچھ وہ ہیں جنہیں اگر صحیح مان لیا جائے تو دنیا کے نوے کروڑ مسلمانوں کے ایمان و اسلام کی سلامتی خطرے میں پڑ جاتی ہے اور بات یہیں تک نہیں رکتی بلکہ صدیوں پر مشتمل ماضی کے وہ لاکھوں اسلافِ کرام بھی زد میں آجاتے ہیں جنہوں نے ان عقائد و اعمال کے مخالف سمت کو اسلامی عقائد و اعمال کی حیثیت سے قبول کیا ہے۔

تھوڑی دیر کے لئے اہلِ بریلی کو ایک کنارے رکھئے اور اپنے مذہبی شعور کی بنیاد پر آپ خود بتلائیے کہ کیا ان عقائد و اعمال کی صحت سے آپ اتفاق کرتے ہیں اور بغیر کسی تردد کے ہاں یا نہیں میں اس بات کا بھی دو ٹوک فیصلہ کیجئے کہ کیا آج کا مسلم معاشرہ انہی عقائد و اعمال کی بنیاد پر قائم ہے ـــــ اگر نہیں ہے اور یقیناً نہیں ہے تو ان علمائے حق کے بارے میں آپ صاف صاف اپنے خیال کا اظہار کیجئے جنہوں نے علمائے دیوبند کے ان خانہ زاد عقائد و اعمال سے اختلاف کیا ہے اور اسلام کے ایک پرجوش محافظ کی حیثیت سے امت کو ان گندے عقائد سے بچانے کی بھرپور جد و جہد کی ہے اور ہمیں اس کے مخالف سمت میں اسلام کے صحیح عقائد کے ساتھ انہیں منسلک رکھا ہے۔

اب جمہور مسلمین ہی کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ ان علمائے حق کا یہ عظیم کارنامہ ان کے حق میں ہے یا ان کے خلاف ہے اور اپنے ان گراں قدر خدمات کے ذریعہ ان علمائے حق نے امت میں تفرقہ ڈالا ہے یا انہیں ٹوٹنے سے بچایا ہے۔

اگر اس حقیقت سے آپ اتفاق کرتے ہیں کہ آج بھی روئے زمین کے جمہور مسلمین کا وہی مذہب ہے جس کی حمایت ان علماء نے اپنی زبان و قلم سے کی ہے تو اس حقیقت سے بھی آپ کو اتفاق کرنا پڑے گا کہ جمہور مسلمین کے صحیح پیشوا بھی یہی علماء ہیں۔ جو لوگ دشمن کے پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر ان علماء کے خلاف تفرقہ اندازی کا الزام عائد کرتے ہیں وہ مذہبی تاریخ میں سب سے بڑے احسان فراموش کہلانے کے مستحق ہیں۔ آپ نہ بھی اپنے آپ کو بریلوی کہیں جب بھی آپ کو علمائے بریلی کے اس

عظیم الشان کردار کا شکر گزار ہونا پڑے گا کہ انہوں نے آپکو دیوبند کے غلط مذہب فکر کا شکار ہونے سے بچا لیا ـــــ اور امت مسلم کو صحیح عقائد و اعمال کے ساتھ منسلک رکھا۔

علمائے دیوبند کے ساتھ ہمارے اختلاف کی تیسری بنیاد

تیسری بنیاد کے ضمن میں علمائے دیوبند کے وہ فتاوی اور تحریرات ہیں جن کے ذریعہ انہوں نے جمہور مسلمین کی مذہبی روایات کو حرام اور بدعت ضلالت قرار دیا ہے۔ ذیل میں آپ اُن کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں ـــــ۔

① انبیاء و اولیاء کے ساتھ توسل کو وہ حرام اور گناہ قرار دیتے ہیں۔

② حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں بعطائے الٰہی بھی وہ علم غیب کا عقیدہ تسلیم نہیں کرتے۔

③ تقویۃ الایمان کی صراحت کے مطابق وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں عقیدہ رکھتے ہیں کہ معاذ اللہ وہ مر کر مٹی میں مل گئے۔

④ وہ محافل میلاد کے انعقاد اور قیام و سلام کو حرام قرار دیتے ہیں۔

⑤ بزرگان دین اور اموات مسلمین کے لئے ایصال ثواب اور عرس و فاتحہ کو وہ حرام کہتے ہیں۔

⑥ مجلس ذکر شہادت حسین اور غوث پاک کی فاتحہ گیارہویں اور غریب نواز کی فاتحہ چھٹی کو وہ حرام کہتے ہیں۔

⑦ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کے موقعہ پر وہ خوشی منانے اور جلسہ و جلوس کے انعقاد کو حرام قرار دیتے ہیں۔

⑧ مزارات اولیاء اور مقابر صلحاء پر گنبد کی تعمیر ان کے نزدیک حرام ہے۔

⑨ نعرۂ یا رسول اللہ اور یا نبی سلام علیک کو وہ حرام قرار دیتے ہیں۔

⑩ عقیقہ و ختنہ اور بسم اللہ کی تقریبات میں اعزہ و اقارب اور احباب کو جمع کرنا ان کے نزدیک ناجائز ہے۔

⑪ تیجہ، دسواں، چالیسواں اور شب برأت کا حلوہ ان کے نزدیک ناجائز ہے۔

(۱۲) شادی، بیاہ، منگنی اور چوتھی میں ان کے نزدیک نہ کسی کو بلانا جائز ہے اور نہ کسی کے یہاں جانا جائز ہے۔

(۱۳) شادی کے موقع پر سہرا باندھنے کو وہ مشرکانہ فعل قرار دیتے ہیں۔

(۱۴) جو شخص مزارات اولیاء پر چادر چڑھاتا ہو، بزرگوں کا عرس کرتا ہو اس کے لڑکے کے ساتھ کسی مسلمان لڑکی کے رشتۂ نکاح کو وہ حرام قرار دیتے ہیں، اس کے جنازے میں شریک ہونے، اس کی بیمار پرسی کرنے اور اسے سلام کرنے سے بھی یہ لوگ منع کرتے ہیں ـــــــ۔

(۱۵) ارواح اولیاء سے فیض حاصل کرنے اور مدد طلب کرنے کو بھی یہ لوگ حرام قرار دیتے ہیں۔

(۱۶) حضور اکرم سید عالم صلی علیہ وسلم کا نام پاک سنکر انگوٹھا چومنے کو بھی یہ لوگ حرام کہتے ہیں۔

(۱۷) رجب کے مہینے میں امام جعفر صادق کی فاتحہ کو بھی یہ لوگ حرام کہتے ہیں۔

(۱۸) رمضان المبارک میں ختم قرآن کے موقع پر مساجد میں چراغاں کرنے کو بھی یہ لوگ حرام کہتے ہیں۔

(۱۹) اموات مسلمین کی قبروں پر تاریخ وفات کا پتھر نصب کرنے کو بھی یہ لوگ حرام کہتے ہیں۔

(۲۰) نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنے کو بھی یہ لوگ ناجائز کہتے ہیں۔

(۲۱) عید کے دن معانقہ کرنے اور بغلگیر ہونے کو بھی یہ لوگ حرام کہتے ہیں۔

آپ ہی انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں

علمائے دیوبند کے ساتھ ہمارے اختلاف کی یہ تیسری بنیاد بھی آپ کے سامنے ہے ـــ اب آپ ہی انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں کہ کیا آپ علمائے دیوبند کے ان فتوؤں سے متفق ہیں۔ اور کیا یہ فتوے جمہور مسلمین کی روایات کی مخالفت میں نہیں ہیں ـــ؟ اور کیا ہمارے معاشرے کا مذہبی اور اجتماعی نظام ان فتوؤں سے مجروح نہیں ہوتا۔ اگر ہوتا ہے اور یقیناً ہوتا ہے تو آپ ہی فیصلہ کریں کہ ان فتوؤں کے مطابق عام مسلمان صبح سے شام اگر حرام ہی کا ارتکاب کرتے

رہتے ہیں تو ہمارا اسلامی معاشرہ کہاں ہے ۔ ؟

یہی وہ منزل ہے جہاں واضح طور پر آپ کو علمائے دیوبند اور علمائے بریلی کے درمیان ایک واضح لکیر کھینچی ہوگی کہ علمائے دیوبند کی ساری محنت اس بات پر صرف ہوئی کہ مسلم معاشرے کے ہر فرد کو گنہگار و حرام کار ثابت کیا جائے ۔ اور علمائے بریلی نے اپنے علم کا سارا زور اس بات پر لگایا کہ جو چیز اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک حرام نہیں ہے اسے کون حرام کہہ سکتا ہے ۔ جن مذہبی اور اخلاقی روایات پر ہمارا معاشرہ کھڑا ہے انھیں بلاوجہ حرام قرار دینا علم اور فکر کی گمراہی بھی ہے اور مسلم دشمنی بھی ۔

ہمارے قارئین کرام جذبۂ انصاف سے کام لیں تو انھیں ماننا پڑے گا کہ علمائے بریلی کی ساری جدوجہد جمہور مسلمین کی حمایت میں ہے ۔ جبکہ علمائے دیوبند کی ساری کوششیں جمہور مسلمین کی مخالفت میں ہیں ۔

اب اس سے بڑھکر ناقدری اور زیادتی کیا ہوگی کہ جو لوگ آپ پر حملہ آور ہیں وہ آپ کے سب سے بڑے خیر خواہ ہو گئے ۔ اور جو علماء اپنی جان اور آبرو جوکھم میں ڈال کر آپ کا دفاع کر رہے ہیں انھیں آپ دشمن سمجھتے ہیں ۔

حاصلِ گفتگو

اختلاف کی پہلی بنیاد سے لیکر یہاں تک جو کچھ ہم نے آپ کے سامنے پیش کیا ہے اس کا مدعا صرف اتنا ہے کہ آپ اختلافات کی نوعیت کو پوری طرح سمجھ لیں اور ہماری برہمی ۔ بیزاری اور علیحدگی کو کسی اور جذبے پر محمول نہ کریں ۔ علمائے دیوبند کے گستاخ قلم کا حملہ ہماری اپنی ذات پر ہوتا تو عفو و درگذر اور مصالحت کی بہت سی راہیں نکل سکتی تھیں ۔ لیکن جب انھوں نے منصب رسالت کی عظمتوں کو نشانہ بنا کر اللہ اور اس کے پیارے رسول کو اذیت پہنچائی ہے تو اب ان کے متعلق جو فیصلہ ہوگا وہیں سے ہوگا ۔

کسی بھی عالم کے ساتھ ہمارا رشتہ براہ راست نہیں ہے بلکہ نبی کے توسط سے ہے ۔

جب اپنا رشتہ وہیں سے کوئی کاٹ دے تو ہمارے ساتھ رشتہ جوڑنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ نبی پاک کے ساتھ وفاداری کے جذبے ہی کا یہ تقاضا ہے کہ جب تک ہمارے جسم میں جان ہے، نہ یہ کہ ان گستاخوں سے ہم اپنا رشتہ منقطع رکھیں گے، بلکہ ہماری کوشش جاری رہے گی کہ ہر مومن وفادار کا رشتہ ان سے منقطع کرتے رہیں ————۔

ہمارے خلاف علمائے دیوبند کے الزامات

علمائے دیوبند کے ساتھ ہمارے اختلافات کی تاریخ ادھوری رہ جائے گی اگر ان الزامات کا ذکر نہ کریں جو علمائے دیوبند نے ہمارے خلاف عائد کئے ہیں۔

ہمارے خلاف ان کا سب سے بڑا الزام یہ ہے کہ ہم نے صاحب علم و فضل علماء کی تکفیر کی ہے اور ہم کفر کا فتویٰ دینے میں بہت بے باک اور غیر محتاط واقع ہوئے ہیں اور اپنے مسلک میں ہم بہت شدت پسند اور متعصب ہیں ———— اس الزام کے دفاع میں اس سے زیادہ اور ہم کچھ نہیں کہنا چاہتے کہ ہماری کتاب "حسام الحرمین" میں صرف پانچ اشخاص کے خلاف یہ الزام اہانت رسول و انکار ضروریات دین کفر کے فتوے صادر کئے گئے ہیں۔ جن پر حرمین طیبین اور بلاد عرب کے اکابر علماء اور مشائخ نے بھی اپنی مہر توثیق ثبت فرمائی ہے ————۔

ان میں چار تو یہی اکابر علماء دیوبند ہیں جن کا تذکرہ پہلی بنیاد کے ضمن میں گذر چکا ہے اور پانچواں مرزا غلام احمد قادیانی کذاب ہے۔

اب اگر کوئی اپنی شامت عمل سے ان پانچوں میں سے کسی کے بھی کلمات کفریہ کی حمایت کرتا ہے تو اس کے لازمی نتائج اور واجبی تعزیرات کا ذمہ دار وہ خود ہے ———— علمائے بریلی کو اس بات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ بلا وجہ کسی کو دائرہ اسلام سے خارج کیا جائے۔ اہانت رسول اور کلمہ کفر

کی حمایت کر کے اپنی عاقبت برباد کرنے کا انتظام وہ خود کرتے ہیں۔ کسی اور کو مطعون کرنے سے کیا فائدہ۔

ایک ضروری نکتہ

اس مقام پر اس نکتے کی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ جس طرح ایک غیر مسلم کو کلمۂ ایمان و اسلام کے اقرار کے بعد مسلم سمجھنا ضروری ہے اسی طرح ایک مسلم کو اگر وہ معاذ اللہ کفر کا مرتکب ہو جائے تو اسے غیر مسلم سمجھنا بھی دین ہی کا ایک فریضہ ہے ــــــ

مخصوص حالات میں یہ ناخوشگوار فریضہ جس طرح علمائے بریلی کو انجام دینا پڑا ہے علمائے دیوبند بھی اس فرض کی ادائیگی میں کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ ثبوت کیلئے مولانا عبدالماجد دریابادی کی مشہور کتاب "حکیم الامۃ" میں مولانا امین احسن اصلاحی کا یہ خط ملاحظہ فرمائیں۔ یہ خط اس دور کا ہے جب مولانا اصلاحی مدرسۃ الاصلاح سرائے میر ضلع اعظم گڈھ کے منتظم تھے۔ موصوف کے خط کا یہ حصہ خاص طور پر پڑھنے کے قابل ہے ــــــ۔

> "مولانا تھانوی کا فتویٰ شائع ہو گیا ہے کہ مولانا شبلی نعمانی اور مولانا حمید الدین فراہی کافر ہیں۔ اور چونکہ مدرسہ انہی دونوں کا مشن ہے اس لئے مدرسۃ الاصلاح مدرسۂ کفر و زندقہ ہے۔ یہاں تک کہ جو علماء اس مدرسے کے (تبلیغی) جلسوں میں شرکت کریں وہ بھی ملحد و بے دین ہیں۔" (حکیم الامۃ ص ۷۵،۴)

مولانا عبدالماجد دریابادی تھانوی صاحب کے مرید و خلیفہ ہیں اس لئے مولانا امین احسن اصلاحی کا خط موصول ہونے کے بعد انھوں نے ایک معتقد کی حیثیت سے تھانوی صاحب کو ایک مفصل خط لکھا جس میں انھوں نے مولانا شبلی نعمانی اور مولانا حمید الدین فراہی کیطرف سے صفائی پیش کرتے ہوئے ان کی عبادت و ریاضت، اُن کی نماز تہجد اور ان کے زہد و تقویٰ کو ان کے اسلام و ایمان کے ثبوت میں پیش کیا تھا ــــــ ان کا مقصد یہ تھا کہ ایسے متدین لوگوں کے خلاف کفر کا فتویٰ حلق کے نیچے نہیں اترتا ــــــ۔

ــــــ تھانوی صاحب نے ان کے خط کا جو جواب دیا ہے وہ یہ ہے۔

"یہ سب اعمال و احوال ہیں۔ عقائد ان سے جداگانہ چیز ہے۔ صحت عقائد

کے ساتھ فساد اعمال واحوال اور فساد عقائد کے ساتھ صحت اعمال احوال
جمع ہو سکتا ہے۔ (حکیم الامۃ ص ۴۲۶)

اس جواب کا سوائے اس کے اور کیا مطلب ہے کہ شہرت علم و کمال اور فضل و تقویٰ کے باوجود مولانا شبلی نعمانی اور مولانا حمید الدین فراہی کے خلاف مولانا تھانوی نے کفر کا جو فتوے صادر کیا ہے وہ درست اور صحیح ہے۔ تھانوی صاحب کے چاہنے والے معتقدین اس فتوی کو صحیح ثابت کرنے کے لئے یہی تاویل کریں گے کہ مولانا تھانوی نے ان دونوں حضرات کی تحریر یا تقریر میں کفر کی کوئی بات ضرور دیکھی ہوگی۔ بغیر کسی شرعی وجہ کے انھوں نے کفر کا فتویٰ ہرگز صادر نہیں کیا ہوگا

اب یہی بات اگر ہم تھانوی صاحب اور دیگر اکابر دیوبند پر اُلٹ دیں کہ ان حضرات کے خلاف بھی کفر کا جو فتویٰ حرمین طیبین سے صادر ہوا وہ بھی بلا وجہ نہیں تھا۔ تکفیر کی کوئی شرعی وجہ ان کی نظر میں ضرور ہوگی جیسا کہ پہلی بنیاد میں اس کی ساری تفصیل آپ کی نظر سے گذر چکی ہے ـــــ اگر مولانا شبلی نعمانی اور مولانا حمید الدین فراہی کے علم و فضل اور زہد و تقویٰ کی شہرت، ان کی تکفیر سے مانع نہیں ہوتی تو اکابر دیوبند کے حق میں آسمان سے کونسی وحی نازل ہوتی ہے کہ کفر اور اہانت رسول کے جرم کے ارتکاب کے باوجود انھیں تکفیر سے مستثنیٰ رکھا جائیگا۔

تصلب اور شدت پسندی کے الزام کا جواب

ہمارے خلاف علمائے دیوبند کا یہ الزام بھی ہے کہ ہم اپنے مسلک میں نہایت متصلب اور شدت پسند واقع ہوتے ہیں۔ اس الزام کا اس سے زیادہ موزوں اور مؤثر جواب کوئی اور نہیں ہو سکتا کہ ہم انھیں آئینہ دکھائیں کہ آپ خود اپنی تصویر اس آئینہ میں دیکھ لیں پھر کسی پر انگلی اٹھائیں ـــــ

ابھی مولانا امین احسن اصلاحی کے خط میں تھانوی صاحب کا فتویٰ بھی آپ پڑھ چکے ہیں کہ مدرسۃ الاصلاح سرائے میر بھی چونکہ انہی کافروں کا مشن ہے اس لئے وہ بھی مدرسۂ کفر و زندقہ ہے۔ یہاں تک کہ جو علماء اس مدرسے کے جلسوں میں شرکت کریں وہ بھی ملحد و زندیق ہیں۔

اب آپ ہی فیصلہ کریں کہ اس سے زیادہ مسلک کی شدت پسندی اور کیا ہوگی۔ تھانوی صا

اپنے مسلک میں اتنے شدت پسند ہیں کہ جن لوگوں کو وہ بددین سمجھتے ہیں ان کی تحریر بھی وہ اپنے معتقدین کو نہیں پڑھنے دیتے۔ "کمالات اشرفیہ" نامی کتاب میں ان کے ملفوظات کا مرتب ان کا یہ ملفوظ نقل کرتا ہے۔

> "بددین آدمی اگر دین کی بھی باتیں کرتا ہے تو ان میں ظلمت لپٹی ہوتی ہے۔ ان کی تحریر کے نقوش میں بھی ایک گونہ ظلمت لپٹی ہوتی ہے۔ اس لئے بے دینوں کی صحبت اور بے دینوں کی کتابوں کا مطالعہ ہرگز نہ کرنا چاہئے۔"
>
> (کمالات اشرفیہ ص ۵۵)

اب ہماری مظلومی کے ساتھ انصاف کیجئے کہ جن لوگوں کو اہانت رسول اور ضروریات دین کے انکار کے الزام میں ہم بے دین سمجھتے ہیں، اگر ہم بھی ان کی صحبت ان کی تقریروں اور ان کی تحریروں کے بارے میں یہی شدت اختیار کریں تو ہم کیوں لائق گردن زنی ٹھہرائے جائیں ــــــ شریعت کی جو مصلحت ان کے سامنے ہے وہ ہمارے سامنے بھی کیوں نہیں ہونی چاہیئے؟

شدت پسندی کی ایک اور مثال

جو لوگ ندوہ کی تاریخ سے واقف ہیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ دیوبند کے اکابر ندوہ کے سخت مخالف تھے۔ یہاں تک کہ ندوہ کے ناظم مولانا محمد علی مونگیری جب ندوہ کے سالانہ اجلاس میں شرکت کی دعوت لے کر مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب سے ملنے دیوبند گئے تو انھوں نے نہ صرف دعوت قبول کرنے سے انکار کیا بلکہ ملنے سے بھی انکار کر دیا۔ یہاں تک کہ جب مولانا مونگیری کی طرف سے اصرار ہوا کہ آپ خود شریک نہیں ہو سکتے تو کم از کم اپنے کسی آدمی کو شرکت کی اجازت دے دیجئے تو اس کے جواب میں انھوں نے فرمایا ــــــ۔

> "مجھے معلوم کرایا گیا ہے کہ انجام اس کا بخیر نہیں۔ اس واسطے میں اپنی طرف سے کسی کو اجازت نہیں دے سکتا۔" (تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۲۰۵)

"انجام اس کا بخیر نہیں" اس الہام خداوندی کا اس سے زیادہ واضح ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے کہ آج ندوہ پر دیوبندی فرقے کا تسلط ہو گیا ہے۔

اسلام کی وحشت ناک تصویر اور خیال ہو جائے گی اگر اس کا آغاز بھی آپ تصور میں رکھیں۔

مولانا شبلی نعمانی کے بارے میں اہل علم اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ ندوہ کے بانیوں میں ایک مؤثر شخصیت کے مالک تھے۔ ان کا ایک مضمون مقالات شبلی کے حصہ ششم میں شائع ہوا ہے۔ یہ مضمون اس وقت کا ہے جب مولانا شبلی سے ندوہ کے ناظم کی چشمک ہو گئی تھی۔ بتدریج اختلافات یہاں تک بڑھے کہ مولانا کی حمایت میں ندوہ کے طلبہ نے اسٹرائک کر دیا۔ اس کے بعد کی سرگزشت خود مولانا کے قلم سے پڑھئے۔ لکھتے ہیں کہ ———

> "میں اسی حالت میں مولود شریف کا زمانہ آیا اور طلبہ نے جیسا ہمیشہ کا معمول تھا مولود شریف کرنا چاہا۔ لیکن اس خیال سے کہ مولود شریف میں بیان کروں گا وہ مولود سے روک گئے اور تین دن تک یہ مرحلہ رہا۔ آخر لوگوں نے سمجھایا کہ مولود کے روکنے سے شہر میں عام برہمی پھیلے گی مجبوراً شرطوں اور قیدوں کے ساتھ مولود شریف کی منظوری دی گئی۔"

(مقالات شبلی، ج ۶، ص ۱۳۱)

لیکن کیا آج بھی دار العلوم ندوۃ العلماء کے احاطے میں محفل مولود شریف کے انعقاد کی اجازت مل سکتی ہے؟ کیا آج بھی ہمیشہ کا یہ معمول وہاں کے طلبہ میں زندہ اور باقی ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ کیونکہ اب ندوہ پر اہل دیوبند کا غاصبانہ قبضہ ہو گیا ہے۔

غور فرمائیے! وہ آغاز تھا اور یہ انجام ہے۔ اور غضب یہ ہے کہ گنگوہی صاحب کا الہام انجام ہی کے بارے میں ہے۔ آغاز کے بارے میں نہیں ہے ———۔

شدت پسندی کا ایک اور مکروہ نمونہ

دیوبندی مذہب کے مشہور پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی اپنے مسلک میں کتنے شدت پسند تھے اس کی ایک مثال ندوہ کے سلسلے میں آپ پڑھ چکے صاحبان کی شدت پسندی، سخت مزاجی کا ایک اور مکروہ نمونہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیے۔

بزرگانِ دین اور ان کے مزارات طیبات سے انھیں اتنی سخت نفرت تھی کہ وہ ان کے عرسوں سے بھی سخت نفرت کرتے تھے۔

سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ کے مشہور بزرگ، قطب عالم حضرت عبد القدوس گنگوہی کا مزار مبارک اسی گنگوہ میں ہے جو مولوی رشید احمد صاحب کا وطن مالوف ہے۔ ان کی طرف سے مولوی صاحب کے دل میں کتنی کدورت تھی اور وہ ان کے عرس شریف سے کس قدر نفرت کرتے تھے اس کا اندازہ آپ مولوی زکریا شیخ الحدیث سہارنپوری کی اس تحریر سے لگائیے ——

موصوف اپنی کتاب "تاریخ مشائخ چشت" میں لکھتے ہیں۔

> " حضرت شاہ عبد القدوس کا عرس جس کے بند کرنے پر آپ قادر نہ تھے، وہ اس درجہ آپ کو اذیت پہنچاتا تھا کہ آپ کو صبر کرنا دشوار تھا۔ اول اول آپ ان دنوں گنگوہ چھوڑ دیتے اور رامپور تشریف لے جاتے۔ مگر آخر میں اس اذیت قلبی کے برداشت کرنے کی آپ کو تکلیف دی گئی تو یہ زمانہ بھی آپ کو اپنی خانقاہ میں رہ کر گذارنا پڑا۔
>
> موسم عرس میں آپ کو اپنے منتسبین کا آنا بھی اس درجہ ناگوار ہوتا تھا کہ آپ اکثر ناراض ہو جاتے اور ان سے بات چیت کرنا بھی چھوڑ دیتے۔ ایک بار جناب مولوی محمد صالح صاحب جالندھری جو آپ کے خلفاء اور مجازین میں سے تھے، آپ کی زیارت کے شوق میں بیتاب ہو کر گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔ اتفاق سے عرس کا زمانہ تھا۔ اگرچہ آنے والے خادم کو اس کا وہم بھی نہ گذرا۔ مگر حضرت امام ربانی نے بجز سلام کا جواب دینے کے ان سے یہ بھی نہ پوچھا کہ روٹی کھائی یا نہیں اور کب آئے اور کیوں آئے۔ مولوی محمد صالح صاحب کو دو دن اسی طرح گذر گئے۔ حضرت کا رُخ پھرا ہوا دیکھنا ان کو اس درجہ شاق گذرتا تھا کہ اس کو انھی کے دل سے پوچھنا چاہیے۔ آخر اس حالت کی تاب نہ لا کر حاضر خدمت ہوتے اور

رو رو کر عرض کیا کہ حضرت مجھ سے کیا قصور ہوا جس کی یہ سزا مل رہی ہے۔ معذرت کے طور پر عرض کیا کہ حضرت خدا شاہد ہے مجھے تو عرس وغیرہ کے ساتھ ابتدا ہی سے شوق نہیں۔ واللہ نہ میں اسوقت اس خیال سے گنگوہ آیا۔ اور نہ آجکل یہاں عرس ہونے کا مجھے علم تھا۔

حضرت امام ربانی نے فرمایا کہ اگرچہ تمہاری نیت عرس میں شرکت کی نہیں تھی۔ مگر جس راستے میں دو آدمی عرس کے آنے والے آتے تھے اس میں میرے تم تھے۔ ——— (تاریخ مشائخ چشت ص ۲۹۴)

اب قارئین کرام ہی انصاف فرمائیں کہ اس سے بڑھ کر اپنے مسلک میں شدت پسندی کیا ہو سکتی ہے کہ ان کا مرید عرس شریف میں شرکت کی غرض سے گنگوہ نہیں گیا تھا۔ بلکہ اپنے پیر کی ملاقات کے لئے وہاں حاضر ہوا تھا۔ لیکن صرف اتنی سی بات پر کہ وہ عرس کے زمانے میں گنگوہ کیوں آیا اسے ایسی ذلت آمیز سزا دی کہ جیسے اس سے کوئی بہت بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہو۔

اب سوال یہ ہے کہ مولوی رشید احمد گنگوہی کو قطب عالم کے عرس سے اتنی ہی نفرت تھی تو وہ سلسلۂ چشتیہ صابریہ میں مرید ہی کیوں ہوئے۔ جبکہ اس سلسلے کے سارے اکابر جن میں خواجۂ خواجگان چشت حضرت خواجہ معین الدین چشتی سے لیکر قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار، بابا فرید شکر گنج، محبوب الٰہی حضرت نظام الدین، حضرت صابر پاک، حضرت چراغ دہلی، حضرت بندہ نواز گیسو دراز، حضرت ترک پانی پتی، حضرت شیخ عبدالحق ردولوی، حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی، حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری، حضرت اخی سراج، حضرت علاء الحق پنڈوی اور حضرت سلطان اشرف جہانگیر سمنانی تک کون ایسا بزرگ ہے جس نے اپنے پیروں کا عرس شریف نہ کیا ہو۔

تعجب ہے کہ مولوی رشید احمد گنگوہی صرف اتنی سی بات پر کہ عرس کے زمانے میں ان کا مرید کیوں آیا اس سے منہ پھیر لیا۔ لیکن سلسلۂ چشتیہ کے جو مشائخ کبار ساری زندگی اپنے پیروں کا عرس کرتے رہے انہیں وہ اپنا پیر دستگیر مانتے ہیں۔ یہ سوال گنگوہی صاحب کے سر پہ تیغ کی طرح لٹک رہا ہے کہ جو پیر گنگوہی صاحب کے مسلک کے مطابق خود محرمات وبدعات میں مبتلا

ہو وہ کسی کا ہاتھ پکڑ کر خدارسی کی منزل تک۔ یونہی پہنچا سکتا ہے ——

ہمارے خلاف علمائے دیوبند کا دوسرا الزام

جن لوگوں کے اعتقادی مفاسد پر امام اہلسنت اعلیٰحضرت فاضل بریلوی نے اپنے قلم کا نشتر چلایا تھا وہ زخموں کی تاب نہ لاکر زندگی بھر کراہتے رہے۔ انتقام ہر زخمی کا فطری تقاضا ہے اور فطرت ہی کا یہ بھی داعیہ ہے کہ جب آدمی دشمن پر قابو نہیں پاتا تو دشنام طرازیوں پر اتر آتا ہے چنانچہ اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا۔ علم و استدلال کے ذریعہ جو لوگ اپنے خلاف اہانت رسول کے الزام کا دفاع نہیں کر سکے انھیں اپنے جذبۂ انتقام کی تسکین کی یہی صورت نظر آئی کہ جس طرح بھی ممکن ہو "مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی" کی شخصیت کو مجروح کیا جائے۔

علمی جلالت اور کردار کے تقدس پر انگلی رکھنے کی کوئی جگہ نہ ملی تو یہ الزام تراشا گیا کہ انہوں نے سنتوں کی بجائے بدعتوں کو زندہ کیا ہے۔ حالانکہ مجدد ہونے کی حیثیت سے احیائے سنت اور امتیاز میان حق و باطل ہی اعلیٰحضرت کا اصل کارنامہ ہے جس کی بشمار مثالیں اُن کے فتاوٰی کی ضخیم مجلدات میں جگہ جگہ بکھری ہوئی ہیں۔

اس طرح کے الزام تراشنے والوں میں شیخ دیوبند مولوی حسین احمد صاحب صدر جمیعۃ علمائے ہند کا نام سرورق پر ہے۔ انہوں نے اپنی کتاب "الشہاب الثاقب" میں اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کو پانی پی پی کر تقریباً چھ سو گالیاں دی ہیں۔ انہی میں ایک گالی "مجدد البدعات" کی بھی ہے۔ جس سے ان کی کتاب کا ورق داغدار ہے ——۔

لیکن اس مقام پر اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کے کردار کی ارجمندی کو بار بار سلام کرنے کو جی چاہتا ہے کہ ان کے خلاف کذب بیانی اور الزام تراشی کا کاروبار کرنے والے اپنی ہزار دشمنی کے باوجود اب تک یہ الزام ان پر عائد نہ کر سکے کہ وہ بدعتوں کے موجد بھی ہیں۔

"مُجَدِّد" اور "مُوْجِد" کے درمیان جو معنوی فرق ہے وہ اہل علم پر مخفی نہیں ہے۔ اب جو لوگ اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کو "مجدد البدعات" کہتے ہیں انھیں یہ بتانا ہوگا کہ جن بدعات

کو انھوں نے زندہ کیا ہے ان کا موجد کون ہے۔ اور اپنی کارگذاریوں کی یہ رپورٹ بھی پیش کرنی ہوگی کہ علمائے دیوبند نے اُن موجدین کو کتنی گالیاں دی ہیں۔

اس وقت میرا موضوع یہ نہیں ہے ورنہ میرے پاس ان بدعات کی ایک لمبی فہرست ہے جن کی ایجاد کا سہرا خود علمائے دیوبند کے سر بندھتا ہے۔ وقت اگرچہ نہیں ہے لیکن مقام کی مناسبت سے علمائے دیوبند کی ایجاد کردہ بدعات کی طرف ایک ہلکا سا اشارہ کرکے گذر جانا چاہتا ہوں تاکہ الزام بغیر سند کے نہ رہے ——— ذیل میں ان بدعتوں کے چند نمونے ملاحظہ فرمائیں۔

① دفع بلا اور قضائے حاجات کے نام پر مدرسہ کی مالی منفعت کے لئے ختم بخاری شریف کی بدعت کا موجد کوئی اور نہیں بلکہ خود دیوبند کا دارالعلوم ہے۔

② نماز جنازہ کے لئے انتظامی مصلحت کی بنیاد پر نہیں بلکہ غلط اعتقاد کی بنیاد پر احاطۂ دارالعلوم میں ایک جگہ مخصوص کرنے کی بدعت کا موجد کوئی اور نہیں بلکہ خود دیوبند کا دارالعلوم ہے

③ مسلم میت کے کفن کے لئے "کھدر" کی شرط لگانے اور کھدر کے بغیر نماز جنازہ پڑھنے اور پڑھانے سے انکار کر دینے کی بدعت کا موجد بھی کوئی اور نہیں بلکہ خود شیخ دیوبند مولوی حسین احمد ہیں

④ وراثت انبیاء کی سند تقسیم کرنے کے لئے اہتمام تزک کے ساتھ صد سالہ اجلاس منعقد کرنے اور ایک نامحرم اور مشرک عورت کو اسٹیج پر بلا کر اسے کرسی پر بٹھانے اور اپنے مذہبی اکابر کو اس کے قدموں میں جگہ دینے کی بدعت سیئہ کا موجد بھی کوئی اور نہیں بلکہ خود دیوبند کا دارالعلوم ہے۔

⑤ دینی درسگاہ کے احاطے میں مشرکانہ الفاظ پر مشتمل قومی ترانہ کے لئے "قیام تعظیمی" کی بدعت سیئہ کا موجد بھی کوئی اور نہیں بلکہ خود دیوبند کا دارالعلوم ہے۔

⑥ کانگرسی امیدوار کو کامیاب بنانے کے لئے انتہائی جد و جہد کو مذہبی فریضہ سمجھنے کی بدعت کا موجد بھی کوئی اور نہیں بلکہ خود شیخ دارالعلوم دیوبند ہیں۔

⑦ اپنے اکابر کی موت پر "اہتمام و تزک" کے ساتھ جلسہ تعزیت منعقد کرنے اور ضلالات اباطیل پر مشتمل منظوم مرثیہ پڑھنے اور پڑھانے کی بدعت کا موجد بھی کوئی اور نہیں بلکہ خود دارالعلوم

واقعہ تو گزر چکا اب تو صرف اس کا ذکر ہی باقی رہ گیا ہے —— آپ حضرات دیوبند میں اپنے دارالعلوم کا جشن صد سالہ مناتے ہیں تو شریعت آپ کا ہاتھ نہیں پکڑتی۔ اور ہمارے جشن عید میلادالنبی پر آپ کا دارالعلوم گرجنے او برسنے لگتا ہے۔ سچ کہا ہے کہنے والوں نے کہ جب کسی کی ذات سے دل میں کسی طرح کی جلن ہو جاتی ہے تو اس کے ذکر سے بھی دل جلنے لگتا ہے۔

ایک چبھتا ہوا سوال اور اس کا جواب

میری یہ تحریر پڑھنے کے بعد ہر خالی الذہن شخص کے دماغ کی سطح پہ یہ سوال ضرور اُبھرے گا کہ ہندوستان میں دیوبندی فرقے کے علاوہ اور بھی بہت سارے باطل فرقے ہیں۔ لیکن کیا وجہ ہے کہ کسی اور فرقے کے خلاف علمائے اہلسنت اس طرح صف آرا نظر نہیں آتے جیسی صف بندی اُن کے یہاں اہل دیوبند کے مقابلے میں نظر آتی ہے۔

اس سوال کا جواب دینے سے پہلے یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ بحمدہٖ تعالےٰ علمائے اہل سنت نے ہر باطل فرقے کے خلاف تحریر و تقریر اور بحث و مناظرہ کے ذریعہ رد و ابطال کے فرائض جس گرم جوشی اور دیانت داری کے ساتھ انجام دیئے ہیں وہ مہر نیمروز کی طرح روشن ہیں۔ دین حق کے خلاف اُٹھنے والے فتنے کی سرکوبی کے سلسلے میں ہم نے کبھی اہل زمانہ کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہیں کیا ہے۔ شیعوں، قادیانیوں اور غیر مقلدین وغیرہ کے رد میں امام اہلسنت اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کے بہت سارے رسائل لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ اُن کے بعد اُن کے خلفاء، تلامذہ اور متوسلین و متبعین نے تحریرات و خطبات کے ذریعہ جو خدمات انجام دی ہیں ان کے اثرات سے زمین کا کوئی خطہ بھی خالی نہیں ہے —— ایسی بات ہرگز نہیں ہے کہ دوسرے فرقہائے باطلہ کے لئے کوئی نرم گوشہ ہمارے دلوں میں موجود ہے۔

دیوبندی فرقے کیخلاف شدت پسندی کی وجوہات

اب رہ گئی یہ بات کہ دیوبندی فرقے کے خلاف علمائے اہلسنت کا رویہ اتنا سخت کیوں

ہے تو اس کی متعدد وجوہات ہیں۔ جنھیں ٹھنڈے دل سے پڑھنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے ۔۔۔

پہلی وجہ تو یہ ہے کہ جن کفریات و ضلالات کی وجہ سے دیوبندی فرقے کے ساتھ ہمارا بنیادی اختلاف ہے ان کا تعلق عقائد سے ہے اور عقائد یا تو ان کے دلوں میں ہیں یا ان کی کتابوں کے اوراق میں چھپے ہوئے ہیں۔ اب جہاں تک عمل کا تعلق ہے تو وہ بھی اپنے آپ کو حنفی کہتے ہیں۔ ظاہر میں بالکل ہماری ہی طرح وہ بھی نماز پڑھتے ہیں، بالکل ہماری ہی طرح وہ بھی اذان دیتے ہیں، بالکل ہماری ہی وہ بھی تراویح پڑھتے ہیں ، بالکل ہماری ہی طرح وہ بھی عیدین کی نماز پڑھتے ہیں۔ ظاہری سطح پر اُن کے ظاہر میں کوئی ایسی واضح علامت موجود نہیں ہے جس کے ذریعہ سادہ لوح مسلمانوں کو ان کی شناخت ہو سکے اس لئے ان کے متعلق عوام کا غلط فہمی میں مبتلا ہونا بالکل یقینی امر ہے۔ اسی بنیاد پر یہ ضرورت داعی ہوئی کہ عقیدے کی سطح سے عوام میں ان کا اتنا واضح تعارف کرایا جائے کہ انھیں پہچاننے میں کوئی دشواری پیدا نہ ہو۔

لیکن جہاں تک شیعوں کا تعلق ہے تو جہاں انھوں نے اذان دی یا نماز کی نیت باندھی تو فوراً پتہ چل گیا کہ یہ اور ہیں اور ہم اور ہیں۔ یہی حال غیر مقلدین کا بھی ہے۔ ان کی فرض نمازیں، ان کی وتر اور ان کی تراویح اور ان کی عیدین نمازیں چیخ چیخ کر عوام کو تنبیہ کر دیتی ہیں کہ یہ دوسرے مذہب کے لوگ ہیں۔ اس لئے عوام کو ان سے خبردار کرنے کی اتنی سخت ضرورت نہیں ہے جتنی سخت ضرورت عوام کو دیوبندی فرقے سے بچانے کی ہے۔

دیوبندی حضرات سُنی عوام کو کس طرح بدعقیدہ بناتے ہیں؟

یہ گھس پیٹھیے ہیں جو ہماری صفوں میں گھس کر اور ہمارا بن کر ہمارے عوام کو مختلف ترکیبوں سے قریب کرتے ہیں۔ اور جب وہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہمارا تیر نشانے پر بیٹھ گیا تو وہ مختلف طریقوں سے انھیں اپنی جماعت کے اکابر کا عقیدتمند بناتے ہیں۔ اور اس کے بعد انھیں اتنا بدل دیتے ہیں کہ وہ اہلسنت کے ان سارے عقائد و روایات جنھیں وہ ایمان کی طرح عزیز رکھتے تھے اب شرک و بدعت سمجھنے لگتے ہیں۔ اور کچھ دنوں کے بعد ان کے دلوں پر بدبختیوں کی ایسی مہر لگ جاتی ہے کہ نہ وہ قرآن کی کوئی بات سنتے ہیں اور نہ حدیث کی واضح رہے کہ ساری باتیں میں

مفروضے کے طور پر نہیں لکھ رہا ہوں بلکہ یہ ہمارے دن رات کے مشاہدات ہیں۔ ان حالات میں اہلسنت کے سادہ لوح عوام کو انبیاء و اولیاء کی جناب میں بدعقیدہ ہونے سے بچانے کیلئے ہمارے پاس سوا اسکے اور کیا راستہ ہے کہ ہم اپنے عوام کو دیوبندیوں کے عقائد اور ان کے مکر و فریب کے ہتھکنڈوں سے پوری طرح باخبر کریں ـــــ۔

دوسری وجہ

دیوبندی مذہب کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ حقیقت پوری طرح آشکار ہو جاتی ہے کہ قرآن حکیم میں منافقین مدینہ کی جو خصلتیں بیان کی گئی ہیں، اُن ساری خصلتوں کے یہ حقیقی وارث ہیں۔ مثال کے طور پر منافقین کے پاس دو زبانیں تھیں۔ ایک زبان تو وہ تھی جو صرف ان کے اپنے گروہ میں کھلتی تھی۔ اور دوسری زبان وہ تھی جسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثاروں کے سامنے کھولتے تھے ـــــ۔

قرآن نے ان کی اس خصلت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝

اور جب وہ نبی کے جانثاروں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی تمہاری ہی طرح جاں نثار ہیں اور جب تنہائی میں اپنے شیاطین کے ساتھ ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو حقیقت میں تمہارے ساتھ ہیں۔ ہم تو صحابہ کے ساتھ صرف مذاق کرتے تھے

ٹھیک یہی حال دیوبندی فرقے کا بھی ہے۔ ان کے پاس بھی دو زبانیں ہیں۔ ایک زبان تو وہ ہے جو انبیاء و اولیاء کے وفاداروں اور عقیدت مندوں کے سامنے کھلتی ہے اور دوسری زبان وہ ہے جس زبان میں وہ اپنے گروہ کے لوگوں سے باتیں کرتے ہیں۔

عقیدہ و عمل کے تضاد کا ایک دلچسپ قصہ

اس کی زندہ مثال دیکھنی ہو تو آپ دہلی تشریف لے جائیے۔ یہاں جمیل الیاسی نام کے ایک مشہور شخص ہیں جو اپنی پیدائشی سرشت و خمیر کے اعتبار سے کٹر دیوبندی و تبلیغی ہیں۔ ان کے نام کے ساتھ "الیاسی" کا پیوند ہی ان کے اندر کا سارا حال بتا دیتا ہے۔ ایک طرف دہلی میں وہ دیوبندیت و تبلیغیت کے اتنے سرگرم مبلغ ہیں کہ شاید ہی دہلی میں کوئی مسجد بچی ہو جسے دہلی وقف بورڈ اور وقف کونسل ممبر ہونے کی حیثیت سے انھوں نے

نیمت کی چادر میں تبدیل کر دیا ہو۔

لیجیے صاحب ان کی تصویر کا دوسرا رخ ملاحظہ فرمائیے اور سر پیٹیے کہ دہلی کے بائیس خواجگان کی شاید ہی کوئی ایسی درگاہ ہو جہاں عرس کے موقع پر وہ پیش پیش نہ رہتے ہوں۔ شری راجیو گاندھی جب پہلی بار وزیر اعظم ہوئے تو ان کی چادر لیکر یہی حضرت اجمیر شریف گئے اور ان کی طرف سے خواجہ کے مزار شریف پر چڑھائی ـــــ

اور اس سے بھی زیادہ دلچسپ قصہ یہ ہے کہ جس زمانے میں شریمتی اندرا گاندھی وزارت عظمیٰ کی کرسی سے اتار دی گئی تھیں اور اپنی ناکامی کے کرب میں زندگی گذار رہی تھیں تو خوش آئند مستقبل کی نشاندہی کرنے والے جیوتشیوں کی طرح یہ حضرت بھی ایک دن وہاں پہنچ گئے اور اندرا گاندھی سے کہا کہ دنیا میں صرف ایک ہی ذات ہے جو آپ کا گیا ہوا تخت و تاج واپس دلا سکتی ہے۔ اور وہ ہے غوث اعظم کی ذات جن کا مزار مبارک بغداد شریف میں ہے ـــــ۔

اندرا گاندھی کو اور کیا چاہیے تھا فوراً بغداد شریف کے سفر کا انتظام کرادیا۔ اور یہ بغداد شریف کے لئے روانہ ہو گئے۔ وہاں مزار شریف پر پندرہ دن تک چلہ کش رہے۔ اور واپس آکر اندرا گاندھی کو خوشخبری دی کہ وہاں مجھے مزار شریف سے بشارت ہوئی ہے کہ نو مہینے کے بعد آپ کے دن پلٹ آئیں گے ـــــ۔

انصاف کیجئے! اپنے عقیدے کے ساتھ اتنی زبردست جنگ سوائے دیوبندی فرزندان کے اور کون لڑ سکتا ہے ـــــ دیوبندی زبان کے محاورے میں قبروں کی پرستش بھی کرتے رہے اور مشرک بنانے والوں کو اپنا امام بھی مانتے رہے ـــــ۔ اب آپ ہی فیصلہ کیجئے کہ ایسے لوگوں سے بچنا کتنا مشکل ہے جن کے کئی چہرے ہیں۔ دیوبند اور سہارنپور میں کچھ ہے اور بغداد و اجمیر چلے گئے تو کچھ اور ہو گئے!

دیوبندی مذہب کا ایک اور جنازہ

جن حضرات نے "تقویۃ الایمان" اور "بہشتی زیور" کا مطالعہ کیا ہے وہ اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں کہ علمائے دیوبند کے نزدیک قبروں سے

مدد مانگنا شرک جلی ہے، لیکن اپنے گھر کے بزرگوں کی قبروں کے بارے میں وہ کیا عقیدہ رکھتے ہیں، اُسے سہارنپور کے شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب کی کتاب "تاریخ مشائخ چشت" میں ملاحظہ فرمائیے۔

اپنی اس کتاب میں وہ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کے پیر و مرشد میاں جی نور محمد جھنجھانوی کے سفر آخرت کا ذکر کرتے ہوئے حاجی صاحب کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ اپنے مرض الموت میں ان کے پیر و مرشد نے ارشاد فرمایا کہ ـــــ۔

> میرا ارادہ تھا کہ تم سے مجاہدہ و مشقت لوں گا لیکن مشیت باری سے کوئی چارہ نہیں۔ پیام سفر آخرت آ گیا ہے۔ جب حضرت نے یہ کلمات فرمائے تو میں پالکی کی پٹی پکڑ کر رونے لگا۔ حضرت نے تسلی دی اور فرمایا کہ فقیر مرتا نہیں بلکہ ایک مکان سے دوسرے مکان میں انتقال کرتا ہے۔ فقیر کی قبر سے وہی فائدہ ہوگا جو ظاہری زندگی میں ہوتا تھا۔ (ص ۲۰۲)

میاں جی نور محمد کی قبر سے متعلق ایک عبارت ان کی سوانح حیات سے بھی ملاحظہ فرمائیے جو ادارہ تالیفات اشرفیہ تھانہ بھون سے شائع ہوئی ہے۔ اور جس پر قاری طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند کی تقریظ ہے۔ مصنف کتاب لکھتے ہیں کہ ـــــ۔

> "حضرت میانجیو رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد بھی آپ کی روح پر فتوح سے وہی فیضان و عرفان کا چشمہ جاری اور آپ کے ارشاد کے مطابق آپ کے مزار مقدس سے بھی وہی فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں جو آپ کی ذات قدسی صفات سے ہوتے تھے۔" (سوانح حیات میانجیو ص ۰۰)

اب اس دعوے کے ثبوت میں کہ ان کے انتقال کے بعد ان کی قبر سے بھی وہی فائدہ ہوتا ہے جو ان کی ظاہری زندگی میں ہوتا تھا، ان کی سوانح حیات کے مصنف نے یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ ـــــ۔

> "ایک بار حاجی امداد اللہ صاحب نے فرمایا کہ میرے حضرت کا ایک جولاہا مرید تھا۔ بعد انتقال حضرت کے مزار پر حاضر ہوا اور فاتحہ کے بعد اس نے عرض کی کہ حضرت میں بہت پریشان اور تنگی معاش میں مبتلا ہوں میری کچھ دستگیری فرمائیے۔ حکم ہوا کہ تم کو ہمارے مزار سے دو آنے روز ملا کریں گے۔

> ایک مرتبہ میں زیارت کو گیا وہ شخص بھی حاضر تھا اس نے کل
> کیفیت بیان کر کے کہا کہ مجھے ہر روز وظیفہ مقررہ قبر کی پائنتی سے ملا کرتا
> ہے ۔ (سوانح میانجیو ص ۹۰)

انصاف کیجئے ! دیوبندی فرقے کی مشہور کتابوں تقویۃ الایمان، بہشتی زیور اور فتاوی رشیدیہ میں نہایت صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ کسی قبر پر حاضر ہو کر مدد مانگنا اور مصیبتوں میں اس سے دستگیری کی درخواست کرنا صریح شرک ہے ۔ لیکن آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس واقعہ میں شرک کا وہ سارا نقشہ ہی ایمان کے لباس میں تبدیل ہو گیا ۔

اب آپ ہی فیصلہ کیجئے ! کہ جس فرقے کے چہرے پر نفاق کے اتنے دبیز پردے جھلکتے ہیں اپنے مذہب کے عقیدے چھپا لیں اس کی پہچان کتنی مشکل ہے ۔

دیوبندی فرقے کے اسی دورنگی مذہب کے مفاسد سے بچانے کیلئے علمائے اہلسنت کو ضرورت پیش آئی کہ عوام کو ان کے حقیقی چہرے کے خدوخال سے بار بار واقف کرائیں تاکہ وہ ان کے فریب میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہیں ۔

بدعت کی بحث

دیوبندی فرقے کے یہاں بدعت کا لفظ بھی بہت کثیر الاستعمال ہے ۔ بات بات پر اہلسنت کو بدعتی کہنا ان کی عام بول چال ہے ۔ یہاں تک کہ انھوں نے اہلسنت کا نام ہی بدعتی رکھ دیا ہے ۔ جیسا کہ اپنی اسی کتاب تاریخ مشائخ چشت میں مولانا زکریا نے حاجی امداد اللہ صاحب کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ۔

> " میں کسی کو بیعت کرنے سے اس لئے انکار نہیں کرتا کہ وہ شخص کسی
> بدعتی کے پنجے میں نہ گرفتار ہو جائے ۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھ سے مواخذہ
> فرماویں کہ وہ تمہارے پاس گیا تھا تم نے کیوں رد کر دیا جس کی وجہ
> وہ ایسی جگہ پہنچا ۔ " (تاریخ مشائخ چشت ص ۲۶۶)

[illegible] کے ایک واقعہ سے کہ حاجی صاحب جو کہ دیوبندیوں کے

پیرومرشد ہیں اس لئے تنہا وہی سنت کے طریقے پر ہیں باقی دوسرے مشائخ طریقت تو سرتا سر بدعتی ہیں۔

اب اسی مقام پر تصویر کا دوسرا رُخ بھی آپ کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت محسوس کرتا ہوں۔ اسی کتاب میں مولانا زکریا نے لکھا ہے کہ حاجی صاحب نے اپنے پیرومرشد میاں جی نور محمد جھنجانوی کے مزار پر پتھر کا ایک کتبہ نصب کیا ہے جس پر یہ اشعار کندہ ہیں۔

شہر جھنجانہ ہے اک جائے بھلے۔ مسکن وماویٰ ہے جس جا آپ کا
مولیٰ پاک آپکا ہے اور مزار اس جگہ تو جان لے اے ہوشیار
اس جگہ ہے مرقدِ پاک جناب سَر جھکاتے ہیں سب شیخ و شاب
جس کو ہو شوق دیدارِ خدا اُن کے مرقد کی زیارت کو وہ جا
دیکھتے ہی اس کے مجھ کو ہے یقیں اُس کو ہو دیدار ربُّ العٰلمیں

غور فرمائیے! مرقد پاک کی زیارت کرنے کے لئے جانا اور مرقدِ پاک کے دیدار سے رب العٰلمین کا دیدار کرنا کیا ساری باتیں دیوبندی مذہب میں جائز ہیں؟ مولٰنا زکریا سے لے کر دیوبندی فرقے کے سارے اصاغر و اکابر کو میں چیلنج کرتا ہوں کہ تقویۃ الایمان، بہشتی زیور اور فتاویٰ رشیدیہ میں بیان کردہ عقائد کی روشنی میں وہ ثابت کریں کہ یہ اشعار دیوبندی مذہب کے مطابق ہیں۔ لیکن بات پھر وہیں پلٹ کر آتی ہے کہ یہ عمل چونکہ اپنے گھر کے بزرگ کا ہے اس لئے آنکھ بند کر کے اسے جائز ماننا ہی پڑے گا۔

اپنے بزرگوں کی خاطر اصولوں کا خون کرنا دیوبندی فرقے کا یہی وہ دورنگی مذہب ہے جس کا پردہ چاک کرنے کے لئے علمائے اہلسنت کو کتابیں بھی لکھنا پڑیں، مناظرہ بھی کرنا پڑا اور اسی کلمۂ حق کو اپنی زندگی کا مشن بھی بنانا پڑا۔

۱۷ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ
۱۹ جولائی ۱۹۹۲ء
(ارشد القادری غفرلہٗ)
بانی و مہتمم جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء نئی دہلی

ارشد القادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خلاصۂ استفتا

سلام ہماری طرف سے مکہ معظمہ کے عالموں اور مدینہ طیبہ کے فاضلوں پر آپ کی جناب میں عرض یہ ہے کہ غلام احمد قادیانی نے مثیل مسیح ہونے کا دعوے کیا، پھر وحی کا ادعا کیا پھر کہہ دیا کہ اللہ وہی ہے جس نے اپنا رسول قادیان میں بھیجا، پھر اپنے کو بہت انبیا علیہم الصلاۃ والسلام سے افضل بتانا شروع کیا اور کہا ہے ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ اور کہا کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ معجزے مسمریزم سے دکھاتے تھے میں ایسی باتوں کو مکروہ نہ جانتا تو میں بھی کر دکھاتا اور لکھا پہلے چار سو انبیاء کی پیشگوئیاں جھوٹی ہو چکی ہیں اور سب میں زیادہ جس کی پیشین گوئیاں جھوٹی ہوئیں وہ عیسیٰ ہیں علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تصریح کر دی کہ یہودی جو عیسیٰ اور اُن کی ماں پر طعن کرتے ہیں اُن کا ہمارے پاس کچھ جواب نہیں نہ ہم ہرگز اُن پر رد کر سکتے ہیں۔ اور تصریح کر دی کہ عیسیٰ کی نبوت پر کوئی دلیل نہیں بلکہ متعدد دلیلیں اُن کے بطلان نبوت پر قائم ہیں۔ ہم انہیں صرف اس وجہ سے نبی مانتے ہیں کہ قرآن مجید نے انہیں انبیاء میں شمار کر دیا ہے۔ ان کے سوا اس کے کفریات طوماً اور بہت ہیں۔

قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس میں لکھا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے صفحہ ۱۴ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی [illegible] بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا صفحہ [illegible] عوام کے خیال میں تو

رسول اللہ کا خاتم بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں صفحہ ۳

رشید احمد گنگوہی اپنے ایک فتوے میں لکھ گیا کہ جو اللہ سبحنہٗ وتعالیٰ کو بالفعل جھوٹا مانے اور تصریح کرے کہ اللہ تعالےٰ نے جھوٹ بولا اور یہ بڑا عیب اُس سے صادر ہوچکا تو اُسے کفر بالائے طاق گمراہی درکنار فاسق بھی نہ کہو اس لئے کہ بہت سے امام ایسا ہی کہہ چکے ہیں، جیسا اُس نے کہا اور بس زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ اُس نے تاویل میں خطا کی اور اُسی گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھی نے اپنی کتاب براہین قاطعہ میں تصریح کی کہ اُن کے پیر ابلیس کا علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔ اُس کا بُرا قول خود اُس کے بد الفاظ میں یہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ اور اس سے پہلے لکھا کہ شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔

اشرف علی تھانوی نے چھوٹی سی رسلیا حفظ الایمان میں تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچے اور ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چارپائے کو حاصل ہے۔ اور اس کی ملعون عبارت یہ ہے۔ آپکی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اسمیں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمر و بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔ آیا یہ لوگ اپنی ان باتوں میں ضروریات دین کے منکر ہیں۔ اگر منکر ہیں اور مرتد کافر ہیں تو آیا مسلمان پر فرض ہے کہ انہیں کافر کہے، جیسا کہ تمام منکران ضروریات دین کا حکم ہے جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا جو اُن کے کفر وعذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔ جیسا کہ شفا السقام وبزازیہ ومجمع الانہر ودر مختار وغیرہا روشن کتابوں میں ہے۔ اور جو ان میں شک کرے یا انہیں کافر کہنے میں تامل کرے یا اُن کی تعظیم کرے یا اُن کی تحقیر وتوہین سے منع کرے تو شرع میں ایسے شخص کا کیا حکم

ہے۔ ہمیں جواب افادہ کیجیے اور بادشاہ حقیقی اللہ تعالیٰ سے بہت ثواب لیجیے۔

خلاصہ فتاوائے مبارکہ حسام الحرمین شریف

مسمّی بنام تاریخی

فوائد فتاوے کا خلاصہ

۱۳۲۵

اُن اقوال کے قائلین بدعت کفریہ والے اشقیا سب کے سب مرتد ہیں باجماع امت اسلام سے خارج ہیں۔ بیدینی و بدمذہبی کے خبیث سردار ہر خبیث اور مفسد اور ہٹ دھرم سے بدتر۔ بالجملہ سب کافروں سے کمینہ تر کافروں میں ہیں۔ محمد کذاب بددین زیان کار گمراہ ستمگار خارجی مذہب کے کتے شیطان کے گروہ کافروں کے یہاں کے منادی ہیں۔ دین محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو باطل کرنا چاہتے ہیں۔ جاہلوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ کافروں کے راتوار ہیں۔ دین کے دشمن ہیں۔ ان باتوں سے ان کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں۔ اِن کے کفر میں کوئی شبہ نہیں نہ شک کی مجال۔ اُن میں کوئی دین متین کو پھینکتا ہے۔ کوئی ضروریات دین کا انکار کرتا ہے۔ اسلام میں اُن کا نام نشان کچھ نہ رہا۔ مفتری ظالم ہیں۔ وہابی ہیں۔ اُن سے بڑھ کر ظالم کون۔ اللہ کی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ اپنی خواہش کو خدا بنا لیا۔ اُن کی کہاوت کتے کی طرح ہے کہ تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکال کر ہانپے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے۔ حد سے گزرے ہوئے ہیں۔ توبہ سے محروم ہیں۔ اسلام کے نام کو پردہ بناتے ہیں۔ تمام علما کے نزدیک دین سے نکل گئے جیسے بال آٹے سے۔ جب تک اپنی بدمذہبی نہ چھوڑیں اُن کا نہ روزہ قبول نہ نماز نہ زکوٰۃ نہ حج نہ کوئی [illegible] ان [illegible] سرکشی

میں اندھے ہو رہے ہیں۔ اہل بطلان اہل فساد، کافروں سے بھی بدتر، سخت رسوائی کے مستحق، بطلان والے شیطان، عقلا میں رسوا۔ ان کا مرتد ہونا پھر دن چڑھے کے آفتاب سا روشن ہے، وہ وہ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی، انہیں بہرا کر دیا۔ ان کی آنکھیں اندھی کر دیں ان کو دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔ انہیں اللہ نے گمراہ کر دیا۔ ان کے کانوں اور دلوں پر مہر لگا دی۔ ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا، ان کافروں سے دین میں ان کا نقصان زیادہ سخت ہے۔ کہ عالموں فقیروں نیکوں کی شکل بنتے ہیں اور دل ان خباثتوں سے بھرا ہوا، عوام مسلمانوں پر ان سے سخت خطرے کا خوف ہے۔ قیامت تک ان پر وبال ہے، بدمذہب گھنونی گندگیوں میں لتھڑے، کفری نجاستوں میں بھرے، زندیق بیدین دہریے ہیں، الوہیت و رسالت کی شان گھٹاتے ہیں، ان پر وبال اور ذلت لازم ہو چکی، وہ زمین میں فساد پھیلانے والے ہیں اندھے جاتے ہیں انہوں نے شانِ الٰہی کو ہلکا جانا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو خفیف ٹھہرایا، شامت پھیلانے والے زہر دیے ہوئے ہیں، انہوں نے خود اللہ و رسول پر زیادتی کی۔ چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ نہ مانے گا مگر اپنے نور کا پورا کرنا۔ پڑتے برا مانیں کافر، شیطان نے ان کی نظروں میں ان کے کام اچھے کر دکھائے تو انہیں راہِ حق سے روک دیا کہ ہدایت نہیں پاتے، وہ اس آیت کریمہ کے سزاوار ہیں کہ اے نبی ان سے فرما دے کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد، شیطان نے اپنی خواہشوں کو ان کے سامنے آراستہ کیا، ان میں، اپنی مراد کو پہنچ گیا، طرح طرح کے کفران کے لیے گڑھے تو ان میں اندھے ہو رہے ہیں یہاں تک کہ خود رب کریم کی بارگاہ میں حملہ کر بیٹھے اور نہایت گندی راہ چلے اور ان پر جرأت کی جو سب رسولوں کے خاتم ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو ان اقوال کا معتقد ہو کافر ہے گمراہ ہے دوسروں کو گمراہ کرتا ہے۔

الٰہی ان [illegible] شامت [illegible] ان کی باتوں کی تصدیق کرے

سب کو ایسا کر دے کہ پھر بھاگے ہوئے ہو کر مردود الٰہی۔ ان سے شہروں کو خالی کر۔ انہیں تمام خلق میں نکٹا کر۔ انہیں عاد و ثمود کی طرح ہلاک کر۔ ان کے گھر کھنڈر کر دے۔ خدا ان پر لعنت کرے۔ ان کو رسوا کرے۔ ان کا ٹھکانہ جہنم کرے۔ ان پر ایسے کو مسلط کرے جو ان کی شوکت کی بنیاد کو کھود کر پھینک دے۔ اور ان کی جڑ کاٹ دے تو وہ یوں صبح کریں کہ ان کے مکانوں کے سوا کچھ نظر نہ آئے۔ اللہ ان کی ناک خاک میں رگڑے انہیں ہلاکی ہو۔ خدا ان کے اعمال برباد کرے ان پر اور ان کے مددگاروں پر اللہ کی لعنت ہو انہیں قتل کرے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس پر جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دی اور اللہ تعالیٰ کی لعنت اس پر جس نے کسی نبی کو ایذا دی۔ بیشک بزازیہ اور درر و غرر اور فتاوٰے خیریہ اور مجمع الانہر اور در مختار وغیرہ معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو شخص ان کے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد ان کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔ شفا شریف میں فرمایا ہم اسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو کافر نہ کہے۔ یا ان کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے۔ ان لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنے ان کے جنازے کی نماز پڑھنے ان کے ساتھ شادی بیاہ کرنے ان کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا کھانے ان کے پاس بیٹھنے ان سے بات چیت کرنے اور تمام معاملات میں ان کا حکم بعینہ وہی ہے جو مرتد کا ہے یعنی یہ تمام باتیں سخت حرام اشد گناہ ہیں۔ جیسا کہ ہدایہ غرر ملتقی۔ در مختار۔ مجمع الانہر۔ برجندی۔ فتاوٰے ظہیریہ اور طریقہ محمدیہ حدیقہ ندیہ۔ فتاوٰی عالمگیری وغیرہا میں تصریح ہے۔ ہاں ہاں احتیاط کہ بیشک کافر کی توقیر نہ کی جائے گی اور بیشک گمراہی سے بچنا سب سے زیادہ اہم ہے۔ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ لوگوں کو ان سے ڈرائے اور نفرت دلائے ان کے فاسد راستوں باطل عقیدوں کی برائی بیان کرے ہر مجلس میں ان کی تحقیر و توہین واجب ان کے عیب سب پر ظاہر کرنا درست ہے۔ اللہ رحم فرمائے اس مرد پر جو کافروں اور گمراہوں سے دور ہو اور ان کے پھندوں میں پڑنے سے اللہ کی پناہ چاہے۔ وہ لوگ تمام علماء کے نزدیک سزاوار اور تذلیل ہیں۔ کافروں سے ان کا نقصان زیادہ [illegible]۔ [illegible] کافروں سے عوام بچتے ہیں اور یہ تو عالموں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں

تو عوام ان کا ظاہری دیکھتے ہیں جس کو انہوں نے خوب بنایا ہے اور اُن کا باطن جو ان خباثتوں سے بھرا ہے وہ اُسے نہیں جانتے تو دھوکا کھاتے اور جو کفر اُن سے سنتے ہیں اُسے قبول کر لیتے ہیں۔ عوام مسلمانوں پر اُن سے سخت خطرہ کا خوف ہے۔ خصوصاً اُن شہروں میں جہاں حاکم مسلمان نہیں۔ ہر مسلمان پر اُن سے دُور رہنا فرض ہے جیسے آگ میں گرنے اور خونخوار درندوں سے دور رہتا ہے۔ اور جس سے ہو سکے کہ ان کو ذلیل کرے اُن کے فساد کی جڑ اُکھیڑے اُس پر فرض ہے کہ اپنی حدِ قدرت تک اسے بجا لائے جو اُن کی ناپاکیوں کے سبب انہیں چھوڑے اُس پر اللہ کی رحمت و برکت۔ ہر عقل والے پر واجب ہے کہ ان کی تعظیم نہ کرے۔ مشہور علما جن کی زبان کو اللہ نے وسعت دی ہے ان پر فرض ہے کہ ان لوگوں کی بدمذہبیاں مٹانے کی کوشش کریں اور شہر اور ذہن اُن کی تکلیفوں سے راحت پائیں اور فرض ہے ہر مسلمان پر جو اللہ تعالےٰ اور اُس کے عذاب سے ڈرے اور اُس کی رحمت و ثواب کا اُمیدوار ہو کہ اُن لوگوں سے پرہیز کرے اور اُن سے ایسا بھاگے جیسا شیر اور جذامی سے بھاگتا ہے۔ کہ اُس کے پاس پھٹکنا سرایت کر جانے والا مرض ہے اور چلتی ہوئی بلا اور نحوست ہے واجب ہے کہ منبروں پر اور رسالوں اور مجلسوں اور محفلوں میں مسلمانوں کو اُن سے ڈرایا جائے اُن سے نفرت دلائی جائے تاکہ اُن کے شر کا مادہ جل جائے اور اُن کے کفر کی جڑ کٹ جائے کہیں اُن کی گمراہی کی روح اسلامی دُنیا کی طرف سرایت نہ کرے۔ اللہ عزوجل سے دُعا ہے کہ تمام مسلمانوں کو اُن کافروں گمراہ گروں کی تمرات عقائد سے بچائے آمین۔

اسمائے مبارکہ

مفتیانِ حرمین طیبین جن کی تصدیقیں حسام الحرمین پر ہیں

۱۔ شیخ العلمائے مکۂ معظمہ مفتی شافعیہ مولنا شیخ محمد سعید بابصیل
۲۔ شیخ الخطباء روالائمہ بمکۂ معظمہ مولنا شیخ احمد ابوالخیر میرداد
۳۔ ناصرِ سنن فتنہ شکن سابق مفتی حنفیہ مولنا محمد صالح کمال

۴۔ صاحب رفعت و افضال مولانا شیخ علی بن صدیق کمال
۵۔ بقیۃ الاکابر عمدۃ الاماثل جوہر گوہر عشق مولانا شیخ محمد عبدالحق مہاجر الہ آبادی
۶۔ محافظ کتب خانہ حرم حضرت علامہ مولانا سید اسمٰعیل خلیل
۷۔ صاحب علم و کرم مولانا علامہ سید ابوالحسین مرزوقی
۸۔ سرشمع اہل عرب و کبیر مولانا شیخ عمر بن ابی بکر باجنید
۹۔ سابق مفتی مالکیہ مولانا شیخ عابد بن حسین مالکی
۱۰۔ فاضل ماہر کامل مولانا شیخ علی بن حسین مالکی
۱۱۔ قدوۃ الابدال والقرین مولانا شیخ جمال بن محمد بن حسین
۱۲۔ نادرۂ روزگار مولانا شیخ اسعد بن احمد دہان مدرس حرم شریف
۱۳۔ عبقری روزگار مولانا شیخ عبدالرحمٰن دہان
۱۴۔ مدرس مدرسہ صولتیہ مولانا محمد یوسف افغانی
۱۵۔ اجل خلفائے حاجی امداد اللہ صاحب مولانا شیخ احمد مکی امدادی مدرس مدرسہ احمدیہ
۱۶۔ عالم عامل فاضل کامل مولانا محمد یوسف خیاط
۱۷۔ والا منزلت بلند رفعت حضرت مولانا محمد صالح بن محمد بافضل
۱۸۔ صاحب فیض یزدانی مولانا حضرت عبدالکریم ناجی داغستانی
۱۹۔ فاضل کامل مولانا شیخ محمد سعید بن محمد یمانی
۲۰۔ فاضل کامل حضرت مولانا حامد احمد محمد جداوی
۲۱۔ مفتی حنفیہ حضرت سیدنا و مولانا تاج الدین الیاس مفتی مدینہ طیبہ
۲۲۔ عمدۃ الافاضل افضل الافاضل سابق مفتی مدینہ طیبہ عثمان بن عبدالسلام داغستانی
۲۳۔ فاضل کامل شیخ مالکیہ سید شریف مولانا سید احمد جزائری
۲۴۔ [illegible] حضرت حرم خلیل ابن ابراہیم خربوتی

٢٥۔ صاحب خوبی و نکوئی شیخ الدلائل مولانا سید محمد سعید

٢٦۔ عالم جلیل فاضل عقیل مولانا محمد بن احمد عمری

٢٧۔ ماہر علامہ صاحب عزو شرف حضرت مولنا سید عباس بن جلیل محمد رضوان شیخ الدلائل

٢٨۔ فاضل کامل العقل مولانا عمر بن حمدان محرسی

٢٩۔ فاضل کامل عالم عامل مولنا سید محمد بن محمد مدنی دیداوی

٣٠۔ مدرس حرم مدینہ طیبہ مولنا شیخ محمد بن محمد سوسی خیاری

٣١۔ مفتی شافعیہ مولانا سید شریف احمد برزنجی شافعی

٣٢۔ فاضل نامور حضرت مولنا محمد عزیز وزیر مالکی مغربی اندلسی مدنی تونسی

٣٣۔ شیخ فاضل مولنا عبدالقادر توفیق شلبی

فتاوائے

علمائے اہلسنت وجماعت ہند در تصدیق حسام الحرمین شریف

الاستفتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم

کیا فرماتے ہیں علمائے اہلسنت مفتیان دین وملت کثرہم اللہ تعالیٰ وایدہم اس مسئلہ میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعوےٰ کیا اور سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سخت سخت توہینیں اور گستاخیاں کیں، رشید احمد گنگوہی نے عزوجل کو جھوٹا کہا اور اسی گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ [illegible] کو [illegible] علم سے [illegible] بتایا۔ اور

اشرف علی تھانوی نے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم اقدس کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپایوں کے علم کی طرح کہا اور قاسم نانوتوی نے حضور آخر الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نئے نبی آنے کو جائز اور ختم نبوت میں غیر مخل ٹھہرا۔ ان لوگوں کے متعلق حرمین شریفین کے علمائے کرام و مفتیان عظام سے استفسار کیا گیا۔ ان حضرات کرام نے بالاتفاق فتویٰ دیا کہ یہ لوگ اپنے ان اقوال ملعونہ کے سبب کافر مرتد ہیں اور جو شخص ان کے ان کفریات پر مطلع ہونے کے بعد بھی ان کو مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے یا انہیں کافر کہنے میں توقف کرے وہ بھی کافر مرتد ہے ان فتاویٰ مقدسہ کا مجموعہ مدت ہوئی حسام الحرمین کے نام سے چھپ کر شائع ہو گیا ہے۔ یہ فتاویٰ حق ہیں یا نہیں اور تمام مسلمانوں پر ان کا ماننا اور ان کے مطابق عمل کرنا لازم و ضروری ہے یا نہیں۔ اظہار حق فرمائیے اور اللہ عزوجل سے اجر پائیے۔ بینوا توجروا۔ المستفتی عرب حسن بن احمد مصری عفی عنہما واردِ حال کاٹھیاوار۔ رسالدار پنشنر ریاست جوناگڑھ۔

فتوائے سرکار مارہرہ مطہرہ

الجواب اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب بیشک فتاویٰ مبارکہ "حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین" حق و صحیح ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھی اور اشرف علی تھانوی اور قاسم نانوتوی اپنے اُن کفریات واضحہ صریحہ ناقابل توجیہ و تاویل کی بنا پر جن کا حوالہ اس استفتا اور مجموعہ فتاویٰ مبارکہ حسام الحرمین میں ہے ضرور کفار مرتدین ملعونین ہیں ایسے کہ جو اُن کے ان کفریات پر مطلع ہو کر بھی ان کے کفر میں شک کرے اور انہیں کافر نہ جانے وہ خود کافر۔ مسلمان پر احکام "حسام الحرمین" کا ماننا فرض قطعی ضروری اور ان کے مطابق عمل کرنا حکم شرعی لازم حتمی۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

الفقیر اولاد رسول محمد میاں القادری البرکاتی عفی عنہ

کتبہ

خانقاہ برکاتیہ مارہرہ جمادی الاخریٰ ۱۳۴۵ھ

اولاد رسول محمد میاں قادری

الجواب صحیح

فقیر اسمٰعیل حسن عفی عنہ قادری
احمدی برکاتی

قادری برکاتی سید اسمٰعیل حسن

سنہ ۱۳۴۲ ہجری

جامعہ رضویہ دار العلوم منظر اسلام اہل سنت و جماعت بریلی شریف کا فتوے

کتاب لاجواب حسام الحرمین الشریفین کے سب احکام بیشک وارتیاب حق و صواب ہیں۔ بے شبہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے کثیر کفریات و اضحہ شنیعہ قبیحہ کے سبب کافر ہے اور یقینًا ایسا کہ اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں ادنےٰ شک ذرا تامل کچھ تردد تھوڑا سا شبہ کرنے والا بھی اسی کی طرح کافر کہ جس طرح ایمان کو ایمان جاننا لازم ہے۔ یونہیں کفر کو کفر ماننا۔ کفر ضد ایمان ہے اور الاشیاء تعرف باضدادہا جو کفر کو کفر نہ جانے گا وہ ایمان کی قدر کیا جانے گا، اندھے کو روشنی کا حال کیا کھلیگا۔ تو جو کفر کو کفر نہیں جانتا یقینًا وہ اندھے کی طرح ہے۔ روشنی ایمان سے اس کا قلب محروم ہے۔ ہر مسلمان کو بحکم قرآن کفر و ایمان دونوں کی پہچان ہے قال تعالےٰ فمن یکفر بالطاغوت و یؤمن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ جس نے کفر کیا طواغیت سے اور ایمان لایا اللہ پر تو اس نے بیشک مضبوط گرہ تھامی۔ تو جو بات اللہ عزوجل کے ساتھ کفر ہے اُسے

ہر مسلمان ضرور کافر جانتا ہے۔ اور جو اسے کافر نہ جانے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔ قادیانی اس لئے کافر ہے کہ اس نے ختم نبوت کا انکار کیا اور انکار ختم نبوت قرآن کا انکار ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ آدمی کچھ کافر ہو کچھ مسلمان۔ اگر سارے قرآن پر دعوے ایمان رکھتا ہو ایک کلمہ کی قرآنیت سے منکر ہو، وہ سب کا منکر اور کھلا کافر ہے۔ قال تعالیٰ افتؤمنون ببعض الکتب وتکفرون ببعض۔ قادیانی اپنی نبوت کا مدعی ہے جو جھوٹا نبی ہے وہ مفتری علی اللہ کافر باللہ ہے۔ قادیانی حضرت روح اللہ وکلمۃ اللہ و نبی اللہ عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرتا ہے۔ یوں ہی موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بلکہ بہت سے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی۔ اور جو کسی ایک نبی کی توہین کرے وہ اجماعاً قطعاً یقیناً کافر ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ اُس کے کفریات اس قدر ہیں جن کا شمار دشوار ہے۔ اور کسی کیا ذکر ہے کہ جو ایک ہی وجہ سے کافر ہو انہیں کفار کی طرح مبتلائے قہر قہار مستوجب غضب جبار مستحق سخت عذاب نار لعنت حضرت کردگار ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الغفار یوں ہی قاسم نانوتوی جس نے قرآن عظیم پر بے ربطی کی تہمت لگائی، جس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر صحابہ کرام ائمہ عظام و علمائے اعلام اور سب مسلمانوں خواص و عوام کو نافہم و خطا کار ٹھہرایا، جس نے وضاحت سے ختم نبوت کا انکار کیا وغیرہ ذلک من الہذیانات۔ یوں ہی رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبیٹھی جنہوں نے شیطان کے علم کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم عظیم سے زائد بتایا جنہوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم غیب ماننے کو شرک جانا اور خود شیطان کے لئے علم محیط ارض مانا اور یوں ابلیس کو خدا کا شریک جانا۔ جنہوں نے مجلس میلاد مبارک کو کنہیا کے جنم سے بدتر کہا۔ گنگوہی صاحب نے تصریح کی کہ میلاد مبارک جس طرح بھی ہو ہر طرح ناجائز و بدعت ہے۔ جس نے صاف منہ بھر کہا کہ وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے یعنی معاذ اللہ خدا کے کذب کا امکان تو امکان وقوع ہو لیا۔ یوں ہی اشرف علی تھانوی جس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان رفیع میں وہ سخت گندی ناپاک گالی بکی، ضروریہ سب کے سب بے شبہ ایسے کافر مرتد ہیں جن کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے۔ مجمع الانہر و درمختار

وغیرہا معتمدات اسفار میں ہے۔ من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر والعیاذ باللہ تعالےٰ مسلمانوں پر حسام الحرمین شریف کے احکام ماننا اور اُن کے مطابق عمل فرض ہے۔

واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم قالہٗ بفمہ وامر برقمہ الفقیر مصطفےٰ رضا القادری نوری عفی عنہٗ

مصطفیٰ رضا خاں قادری
آل الرحمٰن محمد عرف
ابوالبرکات محی الدین جیلانی

ھذا ھو الحق والحق بالاتباع احق
حررہ الفقیر الی رحمۃ ربہ
ونعم حبیبہ محمد ه
المدعو

(۴) بحامد رضا القادری النوری الرضوی البریلوی حماہ
ربہ من کل شر ضری
وسقاہ من غیر منہل
کرمہ المروی آمین

(۵) لقد اصاب من اجاب رحیم الٰہی غفرلہٗ (صدر المدرسین دارالعلوم اہلسنت وجماعت)

(۶) الجواب صحیح الفقیر القادری محمد عبدالعزیز عفی عنہ (مدرس دوم دارالعلوم منظر اسلام)

(۷) ذلك كذلك خویدم الطلبہ محمد حسنین رضا القادری البریلوی

(۸) للہ در المجیب محمد ابراہیم رضا رضوی عفی عنہ (مہتمم دارالعلوم منظر اسلام)

(۹) الجواب صحیح سردار علی البریلوی عفی عنہ

(۱۰) لقد اجاد المجیب وافادہ محمد لقدس علی قادری رضوی غفرلہٗ (نائب مہتمم دارالعلوم)

(۱۱) ذلك ھو الحق وبالقبول فقیر احسان علی عفی عنہ مظفرپوری (مدرس چہارم منظر اسلام)

مظفرپوری
نقی
محمد احسان علی

(۱۲) الجواب صحیح محمد نورالہدیٰ حیات پوری

(۱۳) الجواب صحیح عبدالرؤف عفی عنہ فیض آبادی

(۱۴) انہ جواب صحیح لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ واللہ تعالیٰ اعلم

رقمہ بیمینہ الخادم فقیر سید غلام محی الدین جماعتی سید مولانا مولوی جماعت اللہ قادری عفی عنہ

(۱۵) هذا هو التحقیق الحق الحقیق والحق
بالاتباع یلیق العبد المسکین غلام
معین الدین اللکهنوی

(۱۶) الجواب صحیح فقیر صدیق اللہ بناری

(۱۷) الجواب نور والمجیب منصور محمد نور عفا اللہ عنہ آروی

(۱۸) صح الجواب واللہ اعلم بالصواب مختار احمد عفی عنہ بہاری

(۱۹) ذلک کذلک انا مصدق لذلک واللہ خیر مالک فقیر غلام جیلانی اعظمی قادری برکاتی
غفرلہ ما تقدم من ذنبہ وما سیاتی مدرس دارالعلوم منظر اسلام بریلی

(۲۰) الجواب صحیح ابوالانوار سید محمد شرف الدین اشرفی جیلانی جائسی غفرلہ

(۲۱) هذا الجواب صحیح فقیر حسین الدین قادری رضوی فریدپوری

(۲۲) الجواب صحیح والمجیب نجیح فقیر عبد العزیز القادری الرضوی المصطفوی المظفرپوری
ثم الگورکھپوری غفرلہ ذنبہ المعنوی والصوری

(۲۳) الجواب صحیح محمد شاہد الحق عفی عنہ قادری

(۲۴) صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم فقیر ابوالمعانی محمد ابرار حسن صدیقی تلہری عفا اللہ تعالیٰ عن ذنبہ
الجلی والخفی (مفتی دارالافتاء جامعہ رضویہ دارالعلوم منظر اسلام بریلی،

(۲۵) حسام الحرمین حسام وهو احق بالاتباع واللہ ولی الانعام وهو اعلم
نمقہ عبدہ الفانی سلطان احمد البریلوی عفی عنہ

(۲۶) حسام الحرمین شمشیر براں ہے جس کی دھار مخالفین مبین کے کرانے سے کند نہیں سکتی۔
فقیر ہیچمدان وزیر احمد خاں محمدی سنی حنفی قادری ابوالحسینی رضوی غفرلہ

(۲۷) محمد نجیح الفرح عطاء اللہ محمد علی سنی حنفی القادری الحامدی المالوی غفرلہ

ذنبہ الجلی والخفی مولاہ العلی القوی آمین۔

(۲۸) الجواب صواب والمجیب مثاب وعلی من خالفہ اشد العذاب وسوء العقاب

فقیر ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علی قادری رضوی لکھنوی غفرلہ ربہ القوی

(۲۹) بیشک حسام الحرمین حق ہے اور اس میں جن اشخاص کی بابت فتوائے کفر ہے وہ صحیح ہے مسلمانوں پر فرض ہے کہ اسے مانیں اور اس پر عمل کریں۔ واللہ تعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

کتبہ

الفقیر حشمت علی السنی الحنفی القادری البریلوی غفرلہ

مہر پڑھی نہیں گئی

فتوائی آستانہ کچھوچھہ مقدسہ

(۳۰) الجواب بعون اللہ الوہاب اقول وباللہ التوفیق بیشک مرزا غلام احمد قادیانی دعوے نبوت کرکے کافر ہوا۔ بلاشبہ رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبیٹھی و اشرف علی تھانوی و قاسم نانوتوی نے سرکار الوہیت و دربار رسالت میں گستاخی اور منہ زوری کی جس کی بنا پر مردود بارگاہ ہوئے اور ذریت ابلیس میں پناہ پایا علمائے حرمین طیبین نے جو فتوی ان کے حق میں صادر فرمایا ہے اس کا لفظ لفظ صحیح اور نقطہ نقطہ حق و درست ہے۔ جس کا انکار نہ کرے گا مگر جاہل یا منافق اور اسی بنا پر ہم ان لوگوں کو کافر مرتد جانتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں۔ اور ہر وہ شخص جو اپنے مسلمان ہونے کا مدعی ہو اس پر فرض ہے کہ ان گستاخان بارگاہ محبوب ذی الجلال والجاہ کو کافر جانے اور دل میں ایسا ہی اعتقاد رکھے کہ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر فقہائے کرام کا قانون ہے۔ ھذا ما عندی والعلم عند اللہ سبحنہ وتعالٰی وعلمہ اتم واحکم وصلی اللہ تعالٰی علی خیر خلقہ و نور عرشہ سیدنا محمد افضل العالمین۔ کتبہٗ السید المسکین محمد المدعو بافضل الدین البہاری

حرره العبد . [illegible] فی الجامعة الاشرفیة [illegible] کچھوچھہ المقدسہ ضلع فیض آباد ۔

(۳۱) فہم الجواب وجدنا التحقیق بالقبول والا انها جوری حقیق والله تعالیٰ اعلم

وانا العبد الحقیر محمد اشرف القادری الچشتی الاشرفی الجیلانی کان له الفضل الربانی ۔

(۳۲) لا ریب ان فتاوی علماء الحرمین المحترمین

فی تکفیر ہؤلاء المذکورین صحیحة وانا الفقیر

العبد السید محمود اشرفی

عفی عنہ [illegible]

دار الافتاء جامعہ اشرفیہ [illegible] کچھوچھہ مقدسہ ضلع فیض آباد

سنی حنفی چشتی قادری

محمد ا

(۳۳) لنا مثل لما الجواب ان وہابیہ ایضا کافرون کما افتی بہ علمائنا من الحرمین الشریفین صلی اللہ تعالیٰ علی منورہما والہ وصحبہ وبارک وسلم فهو حق صحیح لا نشک فیہ ولا ینبغی ان یرتب فیہ احد بعد ان شہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ کیف وانہم کذبوا اللہ ورسولہ فہم الذین امنوا بافواہہم ولم تؤمن قلوبہم بما قد ردوا اللہ حق قدرہ ختم اللہ علی قلوبہم وعلی ابصارہم غشاوة ولہم عذاب عظیم ۔ قالہ بفمہ وحررہ بیدہ الفقیر معین الدین احمد غفر لہ الاحد صدر المدرسین فی الجامعة الاشرفیة ۔

(۳۴) للہ در المجیب المصیب فی ما اظہر الحق وبین ان اولئک المذکورین قد کفروا باللہ العظیم فلا اعتذار لہم بعد ان کفروا بعد ایمانہم وہذا اعتقادنا انہم اتبعوا الشیطان واستغولہم امرہم واتخذہ ولیا ومن یتخذ الشیطان ولیا فاد ولیا ۔ قالہ بفمہ وحررہ بیدہ العبد المسکین ابو المعین السید محی الدین الاشرفی [illegible]

اشرفی جیلانی

ابو المعین محی الدین

(۳۵) الجواب صحیح سید حبیب اشرف

(۳۶) الجواب صحیح فقیر محمد سلیمٰن اگرپوری

فتوائے حضرات جبلپور

(۳۷) فتاوی مبارکہ حسام الحرمین بے شبہ حق وصواب مطابق سنت وکتاب ہے۔ اُس کا ماننا اُس کے ارشادات جلیلہ کو عین مطلوب شرع مطہر اور اُصول ومقاصد مذہب حق سے جاننا اس کے مطابق عقیدہ رکھنا عمل رکھنا مسلمانوں پر فرض اور اُن کے کامل الایمان صحیح الاعتقاد سچے پکے سنی مسلمان ہونے کی دلیل اور فرمان الٰہی جل وعلا فان تنازعتم فی شئ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الاخر ذلک خیر واحسن تاویلا۔ کی عین تعمیل ہے اور اُس کا انکار اُس سے انحراف مذہب حق وہدایت اور عقائد اہل سنت واجماع آئمہ ملت سے انحراف اور حدیث شریف اتبعوا السواد الاعظم کے صریح خلاف اور تہدید نبوی من شذ شذ فی النار اور وعید شدید قرآنی ومن یشاق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جھنم وساءت مصیرا کے تحت حکم اپنے داخل ہونے کا اعتراف ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم وعلمہ عز مجدہ اتم واحکم۔

کتبہ الفقیر عبد الباقی محمد برہان الحق
القادری الرضوی الجبلفوری غفرلہٗ

محمد عبد الباقی ۱۳۲۹
برہان الحق

(۳۸) الجواب صحیح
محمد عبد السلام ضیا صدیقی
حنفی قادری برکاتی رضوی مجددی جبلپوری غفرلہٗ

محمد عبد السلام ۱۳۰۶

فتوٰی دربار علی پور شریف

(۳۹) حسام الحرمین کے فتاوے حق ہیں اور اہل اسلام کو ان کا ماننا اور ان کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے۔ جو شخص ان کو تسلیم نہیں کرتا وہ راہِ راست سے دور ہے۔ حضرت رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان مبارک میں جو شخص عمداً و سہواً بھی گستاخی کرے اور آپ کی ادنیٰ توہین و تنقیص کا تقریراً یا تحریراً مرتکب ہو وہ اسلام سے خارج اور مرتد ہے۔ جو شخص اس کافر و بے ایمان کو مسلمان سمجھتا ہو وہ بھی اسی کا حکم رکھتا ہے۔ اہانۃ الانبیاء کفر عقائد کا صریح مسئلہ ہے۔ اور رضا بالکفر بھی کفر ہے۔ جیسا کہ کتب اسلامیہ میں باتفاق جمہور علمائے متقدمین و متاخرین مرقوم ہے۔ اس لئے ان اشخاص سے جو کہ حضرت رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام یا دیگر حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوات والتسلیمات کی اہانت کریں نفرت و بیزاری ضروری و لازمی امر ہے۔

الراقم جماعت علی عفا اللہ عنہ بقلم خود از علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ پنجاب۔

(۴۰) الجواب صحیح محمد حسین عفا اللہ عنہ مہتمم مدرسہ نقشبندیہ علی پور سیداں۔

(۴۱) جواب صحیح ہے۔ محمد کرم الٰہی بی۔ اے سکرٹری انجمن خدام الصوفیہ علی پور سیداں۔

(۴۲) الجواب حق العاصی خان محمد بقلم خود مدرس اول مدرسہ اسلامی ٹوڑ ضلع اٹک۔

(۴۳) الجواب صحیح محمد کامران بقلم خود

فتوائی سرکار اعظم جمیعت مقدس

(۴۴) [illegible] وجہ سے [illegible] خارج از اسلام [illegible] کے بارے میں

ارشاد ہوا کہ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر تو ان کے اقوال پر مطلع ہو کر ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔ فتاوائے علمائے حرمین شریفین بلاشبہ حق ہیں۔ اور اتباع ان کا اہم الفرائض اور ان کا ماننا نہایت ضروری۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر ابو العلا محمد امجد علی اعظمی عفی عنہ

محمد امجد علی اعظمی رضوی ۱۳۲۹ھ

(۴۵) بیشک دعوائے نبوت کفر اور گستاخیاں شان اطہر صلی اللہ علیہ وسلم میں کفر اور ارتداد اور خدائے عزوجل صادق وسبحان کو کذب کا عیب لگانا کفر صریح علیٰ ہذا علم اقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو شیطان ملعون کے علم سے کم بتانا موجب لعنت وکفر نیز حضور اقدس وانور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم اعلیٰ کو مذکورہ اشیاء کے علم سے تشبیہ دینا توہین علوم نبوی اور موجب ارتداد وکفر۔ اور ان کفریات کا قائل اور یہ اشخاص جن کی کتب مطبوعہ سے اس قسم کے عقائد ثابت ہیں۔ حسب فتاوائے علمائے حرمین شریفین نہ محض بے ادب اور گستاخ بلکہ خدا اور رسول کے دشمن اور بقاعدہ شرعیہ کافر ومرتد ہوئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم امتیاز احمد انصاری مفتی دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف

(۴۶) بے شک ان اقوال کا قائل ومعتقد کافر ہے اور فتاوائے حرمین حق ہے۔

محمد عبد المجید عفی عنہ مدرس دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف۔

(۴۷) ان کان ذلک فذلک عبد الحی عفی عنہ مدرس دار العلوم عثمانیہ اجمیر شریف۔

(۴۸) الجواب صحیح فقیر غلام علی عفی عنہ

(۴۹) لاریب فیما صرح فی کتاب حسام الحرمین المکرمین الشریفین فالعمل به واجب فقیر محمد حامد علی عفی عنہ

(۵۰) جواب صحیح ہے۔ غلام محی الدین احمد عفی عنہ۔ پھلواری

(۵۱) جواب صحیح ہے۔ فقط احمد حسین رامپوری عفی عنہ

(۵۲) الجواب صحیح قاضی محمد احسان الحق نعیمی مفتی [illegible]

(۵۳) ما اجاب بہ المجیب اللبیب فھذا ھو الحق الصریح احمد مختار الصدیقی
صدر جمعیۃ علمائے صوبہ بمبئی۔

(۵۴) الجواب صحیح والمجیب مصیب محمد عظیم اللہ علمی عفی عنہ

(۵۵) اصاب من اجاب ابوالحسنات سید محمد احمد رضوی قادری الوری۔

(۵۶) اصاب من اجاب خادم شرع ظہور حسام غفرلہ

(۵۷) ختم نبوت کے بعد دعوت نبوت کفر۔ توہین سرکار رسالت کفر بلکہ اعظم المکفرات
والعیاذ باللہ حررہ الفقیر محمد عبد القدیر قادری بدایونی فرزند حضرت تاج الفحول
رحمۃ اللہ علیہ)

(۵۸) اشخاص مذکورہ کا کفر ظاہر ہے اور فتوے حسام الحرمین واجب العمل
فقیر سید غلام زین العابدین سہسوانی

(۵۹) حسام الحرمین الشریفین بے شک صحیح اور اس پر عمل لازم۔
فقیر محمد فخر الدین [illegible] غفرلہ

(۶۰) جواب صحیح ہے۔ فقیر اسد الحق مرادآبادی عفی عنہ

(۶۱) حسام الحرمین میں جو کچھ لکھا ہوا ہے سب برحق ہے۔ فقیر محمد محسن عفی عنہ

(۶۲) فتاوی حسام الحرمین الشریفین بلاشبہ حق ست و بدان عمل کردن از ضروریات دین
است۔ فقیر غلام معین الدین بہاری عفا عنہ الباری

(۶۳) من اعتقد او تفوہ بقول من الاقوال المذکورۃ فھو کافر بلا شبھۃ و
من شک فی کفرہ فقد کفر و حسام الحرمین صحیح حق والعمل بہ واجب واللہ اعلم
الفقیر الساقط عبد العزیز المرادآبادی غفرلہ اللہ ذنوبہ الابادی

(۶۴) فتاوے حسام الحرمین بلاشبہ حق ہے اور اس پر عمل و اعتقاد اہم الفرائض۔
[illegible] الدین [illegible] الطیب [illegible]

فتوائی دارالافتائے مُرادآباد

(۶۵) حسام الحرمین ہندوستان کے فخر و عزت حضرت عظیم البرکۃ خاتم الفقہاء شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا الحاج المولوی الشاہ محمد احمد رضا خان صاحب قدس سرہ العزیز کا محققانہ فتویٰ ہے جسمیں بیدینان ہند کے کفر کا حکم فرمادیا ہے۔ حرمین طیبین کے نامدار افاضل نے اس کی تصدیق فرمائی ہیں۔ براہین ساطعہ و حجج واضحہ سے مُوَثَّق و مؤید ہے۔ اہل حق کو اس کے حق ہونے میں شبہ نہیں کہ وہ حکم صاف ہے۔ شریعت غرائے مصطفویہ کا عمل صاحبہا الف الف صلاۃ و سلام و تحیۃ واللہ سبحٰنہٗ اعلم کتبہ العبد المعتصم بحبلہ المتین محمد نعیم الدین عفاعنہ المعین۔

محمد نعیم الدین ۱۳۲۶ھ
مفتی شرع محمد عمر

(۶۶) ما اجاب بہ سیدی فہو حق صُرَاح عمر النعیمی

(۶۷) الجواب صحیح محمد عبدالرشید غفرالمجید

فتوائی مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور

(۶۹) حسام الحرمین جو فتوی علمائے حرمین شریفین ہے۔ وہ سراپا حق و بجا ہے اور جن اقوال پر فتوے دیا گیا ہے فریقین میں منصف کو ان کی کتابوں سے ان اقوال کو مطابق کرکے دیکھنا کافی ہے اور معاند کو تمام قرآن بھی پڑھے نفع نہیں بخشتا۔ اللہ جلشانہ مسلمانوں کو توفیق انصاف دے اور ان بیدینوں سے اپنی امن میں رکھے۔ فقط

ابو محمد دیدار علی [illegible]

ابو محمد سید محمد دیدار علی رضوی مجددی قادری
سابق مفتی مسجد جامع شاہی اکبرآباد و حال خطیب
و مدرس مسجد وزیرخان واقع دارالخلافہ لاہور
سنہ [illegible]۳۱ ہجری

(۶۹) الحمد للہ و نصلی علی حبیبہ الکریم۔ لاریب حسام الحرمین مجموعہ فتاوے علمائے حرمین طیبین زادہما اللہ تشریفا و شرفا حق صریح ہے۔ اور جملہ مسلمانان عالم کا فرض اولین ہے کہ اس کو مانیں اور حق جانیں۔ قالہ بفمہ و رقمہ بقلمہ العبد الراجی رحمۃ ربہ القوی ابوالبرکات سید احمد سنی حنفی قادری رضوی الوری مدرس دارالعلوم حنفیہ مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور

نقوی سید احمد
سراج اہل

(۷۰) الجواب صحیح سید فضل حسین نقشبندی مجددی قادری گجراتی۔

(۷۱) الجواب صحیح سید عبدالرزاق نقشبندی مجددی حیدرآبادی۔

(۷۲) ذلک کذلک انا مصدق لذلک نور محمد قادری ودلوری کا شیخوپوری

(۷۳) ہذا الجواب صحیح مفتی محمد شاہ پنجوری۔

(۷۴) الجواب المذکور صحیح عبدالغنی ہزاروی کارکری

(۷۵) الجواب صحیح محمد مقصود علی عفی عنہ

(۷۶) الجواب صحیح خاکسار حاجی احمد نقشبندی عفی عنہ

(۷۷) ہذا الجواب صحیح محمد عبدالغنی لاہور۔

فتوائے مدرسہ فیض الغربا آرہ

(۸۱) [illegible] اللہ و رسول

ہے یہ لوگ اس آیت کریمہ کے سزاوار ہیں قُلْ اَبِاللّٰہِ وَاٰیٰتِہٖ وَرَسُوْلِہٖ کُنْتُمْ تَسْتَھْزِءُوْنَ ○ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ کَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ ﷺ یعنی کہہ دیجئے اے نبی ان سے کیا اللہ اور اُس کی آیتوں اور اُس کے رسول کے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔ عالمگیری میں یکفر اذا وصف اللہ تعالیٰ بما لا یلیق بہ او نسبہ الی الجہل او العجز او النقص الخ جو شخص اللہ تعالےٰ کی ایسی شان بیان کرے جو اس کے لائق نہیں یا اُسے جہل یا عجز یا کسی ناقص بات کیطرف نسبت کرے۔ وُہ کافر ہے۔ اسی طرح جو اُسے اچھا سمجھے یا اُس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے۔ اعلام میں ہمارے علمائے اعلام سے کفر متفق علیہ کی فصل میں منقول ہے۔ من تلفظ بلفظ الکفر یکفر (الی قولہ) وکذا کل من ضحک علیہ او استحسنہ او رضی بہ یکفر جو کفر کا لفظ بولے کافر ہوا۔ اسی طرح جو اُس پر ہنسے یا اُسے اچھا سمجھے یا اس پر راضی ہو کافر ہو جائے گا۔ میں نے حسام الحرمین کو شروع سے آخر تک دیکھا ہے۔ جو کچھ اُس میں ہے صحیح ہے۔ مسلمانوں کو اُس پر عمل کرنا واجب ہے اس کا منکر گمراہ ہے۔ فقط واللہ تعالےٰ اعلم فقیر محمد ابراہیم عفی عنہ آروی حنفی قادری رضوی۔ مدرس مدرسہ فیض الغربا آرہ۔

(۷۹) بیشک ایسے عقائد کفریہ کا قائل کافر ہیں۔ میں نے حسام الحرمین کو دیکھا ہے صحیح ہے۔ اُس پر مسلمانوں کو عمل کرنا چاہیے۔ فقط محمد عبد الغفور عفی عنہ مدرس اول مدرسہ فیض الغربا آرہ۔

(۸۰) صح الجواب محمد اسمٰعیل عفی عنہ مدرس مدرسہ فیض الغربا آرہ۔ ضلع شاہ آباد۔

(۸۱) صح الجواب محمد نور القمر عفی عنہ مدرس مدرسہ فیض الغربا آرہ۔

(۸۲) الجواب فقیر محمد حنیف حنفی آروی عفی عنہ

(۸۳) الجواب صحیح سلطان احمد آروی عفی عنہ

(۸۴) الجواب صحیح محمد نعیم الدین عفی عنہ

(۸۵) اصاب من اجاب عبدالحکیم آروی عفا اللہ عنہ
(۸۶) الجواب صحیح فقیر محمد عبدالمجید غفرلہ المجید رضوی آروی۔
(۸۷) الجواب صحیح عبدالرحمن دربھنگوی
(۸۸) اصاب من اجاب محمد حنیف مدرس مدرسہ فیض الغربا آرہ۔
(۸۹) اصاب من اجاب محمد نصیر الدین آروی عفی عنہ
(۹۰) الجواب صحیح محمد غریب اللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ فیض الغربا آرہ۔

فتویٰ بانکی پور پٹنہ

(۱) فتاوائے حرمین طیبین ضرور حق ہیں۔ جن کی حقیت میں اصلاً شبہ نہیں اس کی حقیت پر آفتاب سے بھی روشن تر دلیل یہ ہے کہ ان اقوال کے قائلوں نے اس کے مقابل نہ صرف سکوت کیا بلکہ حکم میں اتفاق کیا جس کا مجموعہ ایک مستقل رسالہ میں بنام الختم علی لسان الخصم دیوبند میں چھپ چکا ہے۔ جس میں انہوں لوگوں نے تصریح کی کہ بیشک ایسے اعتقاد و خیال و اقوال والے کافر ہیں۔ رہی یہ بات کہ ایسے اقوال کن لوگوں کے ہیں جن پر باتفاق علمائے بریلی و دہلی و دیوبند کفر کا فتوے ہے۔ ان مطبوعہ کتابوں کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے جن کا حوالہ "حسام الحرمین" میں ہے۔ جسے چھپے ہوئے بیس سال ہو گئے۔ کیا قادیانیوں کے ارتداد اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں کے کفر جیسے اتفاقی مسئلہ میں بھی استفسار و سوال کی ضرورت ہے۔ واللہ اعلم

محمد ظفر الدین قادری رضوی غفرلہٗ

محمد ظفر الدین قادری رضوی
ملک العلماء فاضل بہاری

فتوائے سیتا پور

(۹۲) صورت مسئولہ میں جن لوگوں کے نام لکھے گئے ہیں وہ ہر ایک شخص اپنے اقوال کی بنا پر دائرہ اسلام سے خارج اور جو شخص ان کے اقوال پر واقفیت تامہ رکھتے ہوئے ان کو دائرہ اسلام سے خارج نہیں جانتا یا کچھ شک رکھتا ہے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ کتاب مستطاب حسام الحرمین الشریفین حق ہے اور علمائے حرمین شریفین نے جو فتوے دیا ہے۔ وہ قطعاً یقیناً حق ہے۔ اس حسام الحرمین کو غلط نہ جانے گا مگر وہ شخص اپنے پیارے جان سے زیادہ عزیز ایمان سے ہاتھ دھوئے گا۔ اس فتاویٰ مبارکہ کے حق ہونے میں اور اس کے مسائل کے حق ہونے میں شک کرنا سراسر ایمان سے ہاتھ دھونا ہے۔ اللہ عزوجل اپنے پیارے حبیب ومحبوب طالب ومطلوب دانائے کل غیوب کے صدقہ اور طفیل میں ہر ایک مسلمان کو اس مبارک فتوے پر عمل کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے اور عامۂ مسلمین کو ان عقائد باطلہ سے اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ اور ان دشمنانِ دین کی ظاہری تقویٰ وطہارت پر والہ وشیدا ہونے سے بچائے۔ یہ اشخاص مذکورہ بالا اسلام سے کوسوں دور ہیں ان کی نماز وروزہ سب نامقبول اور عند اللہ تعالیٰ یہ مشرکین ونصاریٰ سے بدتر۔ واللہ الموفق للحق والصواب وما علینا الا البلاغ۔ فقیر سید ارتضا حسین قادری برکاتی خادم سجادہ برکاتیہ مارہرہ ضلع ایٹہ وارد حال ضلع سیتاپور۔ اودھ

فتوائے ریاست جلال آباد

(۹۳) مجموعہ حسام الحرمین یقیناً حق و درست ہے۔ اور اس کی تصدیقات میں علمائے آفاق کا

اتفاق اُس کی حقانیت پر آفتاب سے زیادہ روشن بُرہان ہے۔ صرف چند نجدی خیالات والے توہب پرست اگر انکار کریں تو حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے خادمان والا کو کچھ ضرر نہیں دے سکتا مولیٰ تعالےٰ مسلمانوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ مجموعۂ حسام الحرمین پر عمل کر کے سچے پکے مسلمان اور صاحب ایمان رہیں۔ واللہ تعالےٰ اعلم

محمد اسمٰعیل محمود آبادی مفتی ریاست جلال آباد ضلع فیروز پور پنجاب

فتوائے پوکھریرا ضلع مظفر پور

(۹۴) رب زدنی علما حسام الحرمین ایک معتبر اور مستند واجب العمل فتوےٰ ہے۔ اس کے مفتی علام وحید العصر فرید الدہر مفتی اسلام مرجع عام امام انام بیخ کنِ نجدیان صف شکن بدمذہبان ہیں اور اس کے مصدقین عالیمقام ومقرظین اعلام علمائے بلد اللہ الحرام اور ساکنانِ بلدۂ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء عنا وعن سائر المسلمین۔ ان خبثائے مذکورین فی السوال کے اقوال ملعونہ ان کی خباثتِ باطنی کا نمونہ ہیں۔ اے اللہ مجھے اور میرے سب سُنی بھائیوں کو ان کے کید سے بچا۔ بجاہ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آمین یا رب العلمین حسام الحرمین سُنی مسلمانوں کا دستور العمل ہے ہر سُنی اُس کو اپنا دستور العمل بنائے اور جس سے بچنے اور دُور رہنے کو یہ رسالہ کہتا ہے اُس کو اپنے سے دُور کردے گو اپنا ہی کیوں نہ ہو۔ ھذا بیان للناس وھدی وموعظۃ وبشری للمومنین واللہ تعالیٰ اعلم وعندہ ام الکتاب

محمد
عبدالرحمٰن مجتبیٰ

خادم مفتی الاسلام ابوالوفی محمد عبدالرحمٰن مجتبیٰ ناظم نور الاسلام پوکھریرا
محلہ پور الحلیم شاہ۔ تشریف آباد ڈاکخانہ رائپور ضلع مظفر پور

(۹۵) الجواب صحیح والمجیب نجیح فقیر رشید احمد عرف صاحبجان مکیاوی
دربھنگہ، کان اللہ و رسولہ

(۹۶) زہے کتاب مبارک حسام الحرمین ست کہ مزین بتصدیقات علمائے حرمین طیبین ست۔ دران لغو و دروغ بنظر نمی آید مگر کسے راکہ قائل کذب خدائے قدوس باشد وصف حقانیت او از من میرسید بر حقیقت او گواہ عادل کلام اہل حرم را بہ بینید۔

محمد عطاء الرحمٰن المتخلص بعطا عفی عنہ مدرس دوم مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریرا۔

(۹۷) حسام الحرمین کتاب لاریب فیه هدی للمتقین قہر رب العالمین علی المرتدین من الوهابین والضدیین والقادیین خذلهم الله انی یوفکون۔

محمد ولی الرحمٰن غفرلہ المنان قادری رشیدی علیمی حلیمی مدرس اول مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریرا۔

(۹۸) صدق المجیب محمد شفاء الرحمٰن قادری رضوی کان اللہ لہ مدرس سوم مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریرا۔

(۹۹) الجواب حق والمجیب محق شرف الدین مدرس اول مدرسہ نور العلوم واقع کوہان۔

(۱۰۰) کتاب حسام الحرمین کے ہر مسئلہ پر مسلمان کو عمل کرنا ضروری ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

محمد رحیم بخش قادری رضوی عفی عنہ

(۱۰۱) فتاوے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً کا ہر فتویٰ محقق و واجب العمل ہے رہے مخالفین تو لہم فی الدنیا خزی و لہم فی الآخرۃ عظیم حین۔

محمد حبیب الرحمٰن مدرس چہارم مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریرا۔

(۱۰۲) مجیب محقق کا جواب لاجواب ہے۔

فقیر عبدالکریم بلیاوی

(۱۰۳) حسام الحرمین صارم ہندی برگردن بدمذہبی ہے۔

فقیر عبدالحفیظ دربھنگوی غفرلہ

(۱۰۴) الجواب لاریب فیہ فقیر ابوالحسن مظفرپوری عفی عنہ

فتاوٰی ریاست بہاولپور

(۱۰۰) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ الکریم سیدنا ومولانا محمد معدن الجود والکرم وآلہ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین۔ اما بعد اشخاص مذکورین فی السوال اعنی مرزا غلام احمد قادیانی وقاسم نانوتوی و رشید احمد گنگوہی وخلیل احمد انبیٹھی واشرف علی تھانوی بلاشک وشبہ اپنے اقوال ملعونہ خبیثہ موجبہ کفر وضلال کے باعث یقیناً کافر ومرتد ہیں اور جو شخص ان کے اقوال کفریہ پر مطلع ہونے کے بعد بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں توقف کرے وہ بھی کافر ومرتد ہے کتاب مستطاب حسام الحرمین شریف میں علمائے کرام ومفتیان عظام حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً کے جو فتاوے مبارکہ مندرج ہیں وہ بالکل حق وصحیح ہیں اور مسلمانوں کو ان کا ماننا اور ان کے مطابق عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔ ذلک ما عندی واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ الاکرم سیدنا ومولانا محمد معدن الجود والکرم وآلہ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین۔ کتبہ عبدہ المذنب الفقیر ابو محمد محمدن المدعو بغلام رسول البہاولپوری عفی عنہ بحرمت المصطفیٰ النبی الامی وآلہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم وسلم۔

فقیر غلام رسول محمدی سنی عفی عنہ
حنفی قادری رضوی بہاولپوری

فتاوٰی گڑھی اختیار خان بہاولپور

(۱۰۱) حسام الحرمین استفتاء کا کافی جواب اور سراسر حق وصواب ہے۔ اور میں نہ عالم ہوں اور

یعنی، صرف سرکار ابد قرار مظہر تم لاسم اللہ الاعظم سمیع بصیر علیم وخبیر بہر غائب و حاضر در ہر زمان و مکان حاضر و ناظر سید المرسلین محبوب رب العلمین قاسم الرزاق اولین وآخرین المنزہ عن ادناس البشریۃ والماء والطین صلے اللہ تعالے علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین وبارک وسلم الیٰ یوم الدین کا نعت خوان اور سگِ آستان حضرت حسان ہوں۔ الحمد للہ علیٰ احسانہ۔ توہین انبیاء ومرسلین صلوات اللہ علیہم اجمعین متفق علیہ کفر ہے۔ حضرت مولانائے روم رحمۃ القیوم کے ایک شعر پر جو مثل شیر نر حملہ آور ہے ختم کرتا ہوں ؎

کیست کافر غافل از ایمانِ شیخ ٭ کیست مردہ بیخبر از شانِ شیخ

ایک دو اور بھی سُن لیجیے ؎

کافراں دیدند احمد را بشر ٭ چوں ندیدند از وے انشق القمر
ہاں وہاں ترکِ حد کن مہاں ٭ ورنہ ابلیسے شوی اندر جہاں

فقط عبد النبی المختار محمد یار فریدی محمدی معینی چشتی قادری۔ بقلم خود از گڑھی اختیار خاں ریاست بہاولپور

فتوائے کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ

(۱۰۷) الجواب وباللہ التوفیق فتاوی حسام الحرمین میں نے خود دیکھا مفتیان اعظم نے جو جو کچھ لکھا ہے بالکل صحیح و درست۔ اہل اسلام کو ان فتاوے کا ماننا اور ان کے مطابق عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔ کتبہ ابو یوسف محمد شریف الحنفی الکوٹلوی عفا اللہ عنہ۔

(۱۰۸) حسام الحرمین میں جو فتوے مندرج ہیں وہ حق اور صواب ہیں جو ان کو نہ مانے خود کافر اور بے دین ہے۔ ابو الیاس امام الدین حنفی قادری رضوی عفی عنہ از کوٹلی لوھاراں ضلع سیالکوٹ۔

(۱۰۹) الجواب صحیح ابو صالح سید میر حسین امام مسجد کوٹلی لوہاراں

فتوائے کھروٹہ سیداں ضلع سیالکوٹ

(۱۱۰) حسام الحرمین نہایت صحیح فتاوے کا مجموعہ ہے۔ علمائے حرمین کا اتباع ضروری ہے۔ جو نقائص سوال میں درج ہیں وہ واقعی کفریات ہیں خداوند قدوس پر جھوٹ کی تہمت لگانا صریح کفر ہے انعیاذ باللہ من ہذا القیاس حضور پرنور شفیع یوم النشور صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی توہین خواہ کسی طرح ہو کفر ہے۔ واللہ تعالی اعلم وعلمہ اتم

الفقیر السید فتح علیشاہ القادری عفی عنہ۔ من مقام کھروٹہ من مضافات سیالکوٹ۔

فتوائے چتوڑ۔ راجپوتانہ

(۱۱۱) بیشک فتاوے حسام الحرمین حق ہیں اور ان میں جن جن کو کافر کہا گیا وہ واقعی کافر ہیں ہر مسلمان کو ان کا ماننا ضروری ہے۔ بلکہ ان کا کفر ایسا کھلا ہوا ہے کہ بقول علمائے کرام ان کے قول سے واقف ہو کر بھی جو شخص ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے اور حسام الحرمین میں تو ان خبثا کے اقوال کی عبارتیں ان کی اصل کتابوں سے صفحہ بصفحہ نقل کر دی گئیں جن کو دیکھ کر ہر منصف حق و باطل میں تمیز کر سکتا ہے اور مسلمانوں کو ایسے خبثا سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ ھذا ھو الحق الصریح وخلافہ باطل قبیح واللہ تعالی اعلم الفقیر عبد الکریم غفرلہ المولی الرحیم۔ چتوڑی

فتوائے مفتی لدھیانہ

الحمد للہ الرحمن الرحیم [illegible] ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد: استفتا میں جو کچھ درج ہے وہ سب صحیح ہے۔ تمام مسلمانان اہلسنت وجماعت کو کتاب مستطاب حسام الحرمین کے مندرجہ فتاوے کو مان کر ان پر عمل پیرا ہونا لازم ہے اس کے سوا ایک دیگر کتاب "تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل" مصدقہ علماء آفاق امرا بوحرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیما میں بھی اسی طرح لکھا ہے جیسے کہ کتاب حسام الحرمین، یہ بات طے شدہ ہے کہ عقائد و اقوال مندرجہ استفتا کلمات کفریہ ہیں پس تمام مسلمانان اہل سنت وجماعت کو حدیث شریف فایاکم وایاہم اور آیات وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ اور وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ پر عمل کرکے ان مذکورہ بالا اشخاص اور ان کے پیروؤں سے مقاطعہ کرنا ضروری ہے جب تک کہ وہ علی الاعلان تحریری توبہ نہ کریں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ فقیر قاضی فضل احمد عفا اللہ عنہ سنی حنفی نقشبندی مجددی مقیم لودھیانہ پنجاب۔

فتوائے دہلی

(۱۱۳) اس عاجز کا یہ کہاں زہرہ کہ حضرات علمائے کرام حرمین شریفین کے مخالف لب کشائی کرسکے اُن حضرات نے جو کچھ فرمایا حق وواجب العمل ہے۔ فقط محمد مظہر اللہ غفر لہ امام مسجد فتحپوری دہلی

فتوائے مزنگ لاہور

(۱۱۴) باسمہ سبحانہ۔ الجواب بعون الملک الوہاب فتوے حسام الحرمین شریفین زادہما اللہ تشریفا وتکریما حق ہیں۔ والحق احق واحری بالقبول اہل اسلام کو اُن کا ماننا لازم بلکہ الزام ہے۔ اور اُن پر عمل کرنا لابدی امر ہے۔ مذکورۃ الصدر اشخاص ذئاب فی ثیاب ہیں۔ ان سے اجتناب کلی ضروری ہے هذا ما عندنا واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

[illegible]

وانا العبد المفتقر الی العزیز ابو رشید محمد عبد العزیز عفا اللہ عنہ خطیب جامع مسجد مزنگ لاہور متصل چاہ چنڈ والا۔

(۱۱۵) فتاوی حرمین میں جو کچھ ہے چاہے کسی شخص یا کسی قول یا فعل کی بابت بیان اور حکم ہے، وہ سب مسلمانوں کو ماننا لازم اور واجب ہے۔ جیسا کہ مجیب مصیب نے تحریر فرمایا ہے۔

گل محمد امام مسجد مرزا احمد دین۔ محلہ چاہ پھواڑہ۔ مزنگ لاہور

فتوائے سہاور ضلع ایٹہ

(۱۱۶) اعلیٰحضرت مجدد مائۃ حاضرہ فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم سب متبع ہیں اور اس بارے میں ان کی تصریحات و تحقیقات بلیغ کی طرف رجوع کرنا بہت کافی و وافی ہے بہ نسبت اس کے کہ اب کسی سے جدید فتوے حاصل کئے جائیں۔ والسلام علی من اتبع الھدی۔

فقط فقیر ہیچمدان بلید محمد عبد المجید عفی عنہ

فتوائے مدراس

(۱۱۷) حسام الحرمین کے فتاوے حق ہیں اور مسلمانوں پر ان کا ماننا لازم اور ضروری اور واجب العمل ہے۔ ان فتاوی کا انکار گمراہی ہے۔ واللہ اعلم فقیر محمد خلیل الرحمن بہاری قادری حنفی رضوی مقیم مدراس۔

فتوائے بھیں ضلع جہلم

(۱۱۸) [illegible] حسام الحرمین میں جو کچھ لکھا ہے [illegible] دیوبندی جن کے سرگروہ

خلیل احمد و رشید احمد ہیں۔ نجدی گروہ متبعین محمد بن عبد الوہاب نجدی سے بھی زیادہ خطرناک ہیں۔ کیوں کہ نجدی تو پہلے ہی سے مسلمانانِ مقلدین سے الگ تھلگ ہوگئے۔ مسلمانوں کو اُن کے عقائدِ خبیثہ سے آگاہی ہوگئی اور اُن سے مجتنب ہوگئے۔ لیکن دیوبندی حنفی وہابی نما حنفی مسلمانوں سے شکر و شیر ہو کر گویا حلوے میں زہر ملا کر ان کو ہلاک کر رہے ہیں۔ اعاذنا اللہ منہم۔ اور اب تو ابن سعود نجدی کے مداح بن کر عملاً مسلمانوں سے انہوں نے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ بہرحال نجدیوں اور دیوبندیوں کے دلوں میں خدا و رسول خدا کی کچھ عظمت نہیں ہے۔ امکان کذب باری کے قائل ہو کر انہوں نے توہین باری تعالےٰ کے جرم کا ارتکاب کیا۔ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیصِ شان میں مشرکین سے بھی بڑھ گئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم معاذ اللہ حیوانات اور مجانین کی طرح اور شیطان کے علم سے کم بتایا۔ میلاد النبی کو کنھیا کے سوانگ سے تشبیہ دی اور میلاد کرنے والوں کو مشرک کہا۔ آں حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین اور چوں کہ ان لوگوں کے دلوں میں حبِ رسول صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا ذرہ بھی موجود نہیں۔ اس لئے یہ خارج از اسلام اور کافر ہیں۔ جیسا کہ علمائے حرمین شریفین کا مدلل و مفصل فتویٰ ان کی نسبت صادر ہو چکا ہے۔ والسلام

خاکسار ابوالفضل محمد کرم الدین عفا اللہ عنہ از بھیں تحصیل چکوال ضلع جہلم۔

(۱۹) الجواب صحیح احمد دین واعظ الاسلام۔ از باوستہائی ضلع جہلم۔

(۲۰) صح الجواب محمد فیض الحسن عفا عنہ (مولوی فاضل) مدرس عربی گورنمنٹ ہائی اسکول چکوال ضلع جہلم۔

فتوائے سنبھل ضلع مراد آباد

(۲۱) مجموعہ حسام الحرمین میں نے از اول تا آخر دیکھا اُس کے سب فتاویٰ حق اور اقوال معتبرہ ہیں۔ اور کیوں نہ ہو کہ اُس میں اُن علمائے کرام کی تحقیقات [illegible] ہیں جو کہ علاوہ فضل

کمال کے فیض حضوری کا بھی شرف حاصل ہے۔ واقعی غلام احمد قادیانی، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی خلیل احمد انبیٹھی، اشرف علی تھانوی اپنے اپنے مذکورۂ بالا اقوال کی بنا پر کافر مرتد خارج از اسلام ہیں۔ اور ان کے اقوال کی کفری مراد ایسی ظاہر ہے۔ کہ ان میں کسی ایسی تاویل کی گنجائش نہیں جس سے اُن کا اسلام ثابت ہو سکے۔ لہٰذا جو شخص باوجود اقوال مذکورہ پر مطلع ہونے کے اُن کو مسلمان جانے یا اُن کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

کتبہٗ محمد اجمل القادری مدرس المدرسۃ الاسلامیۃ الحنفیہ۔ مین سنبھل۔

فتوائے دادوں، ضلع علیگڑھ

(۱۲۲) الجواب وھو الموفق بالصدق والصواب کتاب حسام الحرمین بے شک درست اور بالکل صحیح اور بلاریب قابل عمل ہے۔ جن جن اشخاص پر جو جو حکم لگایا گیا وہ میرے نزدیک یقیناً حتماً جزماً حق و صواب ہے۔ اور وہ شخص بحکم شریعت غرّائے محمدیہ صلی اللہ تعالٰے علیٰ صاحبہا و آلہٖ وبارک وسلم وکرم ایسے ہی ہیں۔ اور جو شخص ان ملاعنہ کے اقوال خبیثہ پر یقینی اطلاع پاکر ان کو مسلمان جانے وہ کفر میں ان کا ساتھی ہے۔ العیاذ باللہ العلی العظیم اُن کی یہ بھیانک کالی بلا اس کو بھی لپٹ گئی۔ واللہ سبحٰنہٗ وتعالٰے بالصواب علم وعلمہٗ جل مجدہٗ اتم واحکم۔

وانا الفقیر القادری محمد المدعو بعماد الدین الجمالی غفرلہٗ

(۱۲۳) میں مجیب کی حرف بحرف تصدیق کرتا ہوں۔ فقیر غلام محی الدین قادری جمالی غفرلہٗ

فتوائے شاہجہان پور

(۱۲۴) [illegible] علیہ الصلوٰۃ و

اسلام کی شان اقدس میں سخت گستاخیاں اور دریدہ دہنیاں کی ہیں اور نانوتوی نے اپنی کتاب تحذیر الناس میں نئے نبی آنے کو جائز اور ختم نبوت میں غیر مخل ٹھہرایا اور رشید احمد گنگوہی نے امکان کذب باری کو تسلیم کیا بلکہ محمود حسن دیوبندی نے جسے وہابیہ شیخ الہند کا خطاب دیتے ہیں ہر عیب کا ذات باری میں امکان مانا۔ اور خلیل احمد انبیٹھی نے کتاب براہین قاطعہ مصدقہ رشید احمد گنگوہی میں علم اقدس کو شیطان کے علم سے کم بتایا اور اشرف علی تھانوی نے کتاب حفظ الایمان میں علم اقدس کو بچوں پاگلوں وغیرہ کے علم سے تشبیہ دی اور بہت کچھ خرافات بکے۔ جس کی بنا پر علمائے حرمین طیبین زادہما اللہ شرفاً نے کفر کے فتوے دیے جو حسام الحرمین میں سب موجود ہیں۔ حسام الحرمین کے فتاوے کے موافق ہر مسلمان کو عمل کرنا چاہیئے بلاریب یہ سب فتوے درست اور صحیح ہیں اور ان کے حق ہونے میں ذرہ برابر شک وشبہ نہیں۔

خادم الاطبا فقیر سلامت اللہ قادری رضوی عفی عنہ۔ از نگین چوپال شاہجہان پور

فتوائے نکودر ضلع جالندھر

(۱۲۵) کتاب براہین قاطعہ مؤلفہ مولوی خلیل احمد ومصدقہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی صفحہ ۲ میں لکھا ہے۔ امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے۔ اور اس پر طعن کرنا مشائخ پر طعن کرنا ہے۔ اور اس پر تعجب کرنا محض لاعلمی ہے۔ مذکورہ بالا عبارت سے معلوم ہوا کہ یہ دونوں امکان کذب کے قائل ہیں۔ اسی کتاب کے صفحہ ۵۱ میں ہے۔ شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہے فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے۔ صفحہ ۵۲ میں ہے ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ۔ اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ شیطان اور ملک الموت کا علم حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہے۔ اور یہ قرآن

سے ثابت ہے۔ حضرت کی وسعتِ علم قرآن سے ثابت نہیں۔ دوسری عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم ملک الموت کے برابر بھی نہیں زیادہ ہونا تو علیحدہ ہے مولوی اشرف علی تھانوی حفظ الایمان صفحہ ۸ میں لکھتے ہیں۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں، تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ یہ اقوال باطلہ ہیں اور گمراہی پیدا کرنے والے ہیں۔ ہر مومن مسلمان کو ایسے بدعقیدے سے توبہ کرنی چاہیئے۔ ان اقوال کا قائل اور ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص گمراہ ہے۔ حسام الحرمین کے فتاوے صحیح ہیں اور علمائے حق کے لکھے ہوئے ہیں۔ براہین قاطعہ کے بیجا مقامات پر فاتحہ علی الطعام و میلاد شریف کو بھی ناجائز لکھا ہے یہ بھی غلط ہے۔ ایسی بیہودہ کتاب کا پڑھنا بھی درست نہیں ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق تو فتاوے مطبوعہ کثرت سے ہیں۔ جن میں اس کو قطعی کافر لکھا گیا ہے۔ اور دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔

فقیر سید محمد حنیف چشتی مفتی نکودر ضلع جالندھر۔

فتوائے مئو، ضلع اعظم گڑھ

(۱۲۹) فتاوے مقدسہ حسام الحرمین بہت درست اور حق ہیں۔ صحیح الاعتقاد مسلمانوں کو اس کا ماننا ضروری ہے۔ بد باطنوں کا ذکر نہیں۔ ابو المحامد احمد علی از مئو ناتھ بھنجن ضلع اعظم گڑھ

ملخص از فتوائے معسکر بنگلور

(۱۳۰) اہل ایمان کے لئے رسالۂ قاہرہ حسام الحرمین حجت قوی ہے۔ اہل سنت اس رسالہ [illegible] ہے۔

اس کے مصنف مجدد مأتہ حاضرہ صاحب حجت قاہرہ امام المنفیہ شیخ الاسلام بحرالعلوم علامہ زخار مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب قادری حنفی سنی بریلوی قدس سرہ ہیں۔ اس رسالہ پر ہم اہلسنت کو عمل کرنا واجب ہے۔ کیونکہ وہ ہم اہلسنت کے امام تھے پس اعلحضرت بریلوی قدس سرہٗ پر اور آپ کی تصانیف پر اعتراض کرنے والا وہابی خبیث ہے۔ اور وہابیہ کے لئے علمائے عرب بالخصوص مفتیان حرمین طیبین کا یہ فتوے ہے۔ من لم یکفر النجدیۃ الوھابیہ فھو کافر جو شخص نجدیوں اور وہابیوں کو کافر نہ کہے تو وہ کافر ہے اور کفر بھی ایسا سخت کہ "من شک فی کفرہ وعذابہ قد کفر" یعنی جو شخص وہابیوں و دیوبندیوں کے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد بھی اُن کے کافر ہونے میں شک کرے وُہ خود کافر ہے۔ فتاوی الحرمین اور فتاوئے حرمین کا تازہ عطیہ ملاحظہ ہو کہ اعلیٰ حضرت مجدد مأتہ حاضرہ کو علمائے عرب و مفتیان حرمین طیبین نے کن خطاب سے یاد کیا اور آپ کی ذات بابرکات کو معظمات سے جانا اور آپ کے وجود پر افتخار فرمایا۔ واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

حررہ الراجی لطف ربہ القوی
عبد النبی الامی السید حیدر شاہ القادری الحنفی بجتروالہ
المقیم فی معسکر بنگلور

فتوائے امروہہ ضلع مرادآباد

(۱۲۸) ان اقوال کے کفریہ ہونے میں جو حکم فتاوی حسام الحرمین میں دیا گیا ہے حق ہے۔ مسلمانوں کے لئے واجب الاعتقاد و واجب العمل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

محمد خلیل عفی عنہ مدرس مدرسہ اہلسنت وجماعت مسماۃ بمدرسہ محمدیہ حنفیہ امروہہ

(۱۲۹) علمائے حرمین شریفین کی رائے سے [illegible] متفق ہوں [illegible] العزیز

(۱۳۰) الجواب صحیح سید سعید احمد عفی عنہ مدرس سوم مدرسہ محمدیہ حنفیہ امروہہ

(۱۳۱) الجواب صحیح والمجیب مصیب عبدالحمید بقلم خود عفی عنہ مدرس دوم مدرسہ محمدیہ حنفیہ امروہہ

نقل از فتوائے گھنوڑہ ضلع ہوشیار پور

(۱۳۲) جو کچھ حسام الحرمین میں لکھا ہے بالکل صحیح و درست ہے۔ اس پر عمل کرنا ہر مسلمان کو لازم بلکہ الزم ہے۔ مسلم مع نووی جلد ۱ صفحہ ۱۰ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ یکون فی اٰخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بمالم تسمعوا انتم ولا اٰباؤکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم آخر زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے بڑے دھوکے باز بڑے جھوٹے تمہارے پاس وہ باتیں لائیں گے جو نہ تم نے سنیں نہ تمہارے باپ دادا نے ان سے دور بھاگو انہیں اپنے پاس سے دور کرو وہ تم کو گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تم کو فتنہ میں نہ ڈالدیں۔

حررہ الراجی لعفو ربہ القوی احمد علی غفرلہ الولی۔ مقام گھنوڑہ ضلع ہوشیار پور پنجاب۔

فتوائے دیگر از لاہور

(۱۳۳) حامداً ومصلیاً جو شخص گنگوہی و تھانوی و دیوبندی مذکورین کا معتقد ہو وہ ضرور وہابی کافر و مرتد ہے۔ اس کی کلمہ گوئی و قبلہ روئی وغیرہ کا کوئی اعتبار نہیں وہ قولہ تعالےٰ ومن الناس من یقول اٰمنا باللہ وبالیوم الاٰخر وما ھم بمومنین کا مصداق ہو کر اہل اسلام سے خارج ہو گیا گو بظاہر مسلمان کہلائے حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ نے آیات منافقین میں تمام گمراہ گروہ [illegible] مظہری شریف میں فرماتے ہیں

اے بسا ابلیس آدم روی ہست ؛ پس بہر دستے نباید داد دست

دیوبندی علماء آدم نما ابلیس ہیں۔ مسلمانوں کی بول بول کر کافر بناتے ہیں۔ جیسے مثنوی میں فرماتے ہیں ؎ زانکہ صیاد آورد بانگ صفیر ؛ تا فریبد مرغ را آں مرغ گیر

ان لوگوں کا کفر و الحاد اُن کی تصنیفات مردودہ سے اظہر من الشمس ہے۔ مسلمانوں پر حجت قائم ہو گئی۔ اہل اسلام ایسے ڈاکوؤں سے ایمان بچائیں اور ان کی چرب لسانی و وساوس شیطانی اور دھوکوں سے بچیں۔ کتاب حسام الحرمین شریف ایسے ڈاکوؤں سے بچنے کے لئے نہایت عمدہ کتاب ہے۔ بلکہ سپر ایمان ہے۔ مسلمانوں کو اُس پر عمل کرنا فرض ہے۔ اور جو شخص اس کو بُرا کہے اُسے مردود وہابی دیوبندی سمجھیں۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی نے دعوے رسالت کھلم کھلا کیا۔ اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سخت توہین کی، اس کے کفریات لا تعداد و لا تحصی ہیں۔ جو شخص ایسے ملحدوں کو کافر نہ جانے وہ خود کافر ہوتا ہے۔ فقیر صانہ القدیر محمد نبی بخش حلوائی لاہوری کان اللہ لہٗ

(۱۳۴) واقعی کتاب حسام الحرمین شریف پر عمل کرنا اہلسنت وجماعت کے لئے ایمان کی سپر ہے جو اُسے بُرا کہے وہ کاذب اور گمراہ گر ہے۔ سید مختار علی شاہ حال لاہوری۔

(۱۳۵) حسام الحرمین واقعی صحیح کتاب ہے۔ فی زمانہ اوستی ایمان کے لیے اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اور اُس کا خلاف ضلالت در ضلالت ہے۔ محمد فضل الرحمٰن حنفی

فتوائے وزیرآباد

(۱۳۶) واقعی ایسے عقائد والے شخص دائرہ اسلام سے خارج ہیں لہذا ایسے شخصوں کے ساتھ اہل اسلام کو مؤانست و مؤاکلت و مشاربت و مجالست کرنا شرعاً حرام ہے۔ دیوبندی ہو چاہے قادیانی ہو۔ واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم ومن یضلل فلا ہادی لہ اور کتاب حسام الحرمین [illegible] پڑھا [illegible] درست ہیں۔ اللہ

عالے مؤلف کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ ابو المسعود خادم شریعت محمد نظام الدین ملتانی حنفی
ادری سہروردی عفی عنہ حال وارد وزیر آباد دروازہ موچیاں۔

فتوائے رامپور

(۱۴۷) فتاوے حسام الحرمین یقیناً قابل عمل ہے اور صحیح ہے۔
محمد ریحان حسین المصری المجیدی مدرس مدرسہ ارشاد العلوم

مجددی
حسین
محمد ریحان

فتوائے کان پور

(۱۴۸) فتاوے حسام الحرمین واقعی علمائے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً کے دستخط کردہ شدہ اور مصدقہ تحریر کردہ ہیں۔ ان علماء میں سے اکثر کو میں جانتا ہوں۔ اس زمانہ میں جبکہ ابن سعود نامسعود کے جور و تشدد کا زمانہ آیا تو ہندوستان کے غیر مقلدین و وہابیین کی بن آئی، انہوں نے اپنی ریشہ دوانی سے ان علمائے جو بچ رہ گئے تھے ان کو اپنے دستگیر ابن سعود کے ذریعے سے انواع واقسام کی تکالیف دلوائیں یہاں تک کہ بہت سے اہل مکہ و علمائے مکہ طائف میں شہید کر دیئے گئے اور بہتوں نے حجاز کو چھوڑ دیا کوئی افریقہ میں اور کوئی یمن میں اور کوئی ملک جاوا میں جاکر امن پذیر ہوا۔ ان فتاوے پر ہر مسلمان اہل سنت و جماعت کو عمل کرنا ضروری ہے۔ اور جو مسلمان بعد اطلاع کے عمل نہ کرے گا۔ یا شک کرے گا انہیں وہابیوں کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔ وما علینا الا البلاغ ہر سنی مسلمان کا فرض ہے کہ ان فتاوے کے مطابق عمل کرے۔ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم واللہ تعالٰے اعلم۔

حررہ محمد مشتاق احمد عفا عنہ الصمد بن مسکین مدرس مدرسہ شمس العلوم بیرون حال ازیل کان پور مسجد

زنگیان مدرسہ دار العلوم ۔

(۱۳۹) الجواب صحیح وللمجیب مصیب العبد فقیر محمد غفر لہ الصمد مدرس مدرسہ احسن المدارس کانپور۔

(۱۴۰) جواب صحیح ہے اور مجیب نجیب ہے۔ واقعی ان فتووں پر عمل کرنا ضروری ہے اور امور بالا کے معتقد کافر اور مرتد ہیں۔ کتبہ محمد سلیمان عفا عنہ ذنوبہ خادم آستانہ احمدیہ کانپور

(۱۴۱) الجواب حق لاشک فیہ خادم العلماء ابو المکرم محمد وسیم خان عفا عنہ المنان دار العلوم مدرسہ دار العلوم کانپور۔

فتوائے انولہ ضلع بریلی

(۱۴۲) نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔ کتاب مستطاب حسام الحرمین مصنفہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق اور بلاریب حق اور عین حق ہے۔ اس کتاب کی جلالت اس کے صفحات پر ضیا سے ظاہر اس کی رفعت مکان اس کے اوراق پر فضا سے باہر۔ جن علمائے اعلام و مقتدیان انام کے زریں دستخطوں سے مزین ہے وہ ہستیاں ہمارے لئے مایہ ناز ہیں اور ان کے مواہیر اس کی تصدیق کے لئے مہر ہیں۔ جو کچھ اس کتاب میں مسطور ہے وہ بالکل واقع کے مطابق مسائل شرعیہ کے موافق ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے بیشک دعوائے نبوت کیا اس سے وہ مرتد ہوا۔ خلیل احمد انبیٹھی نے اپنی کتاب براہین قاطعہ میں جس کی تصدیق رشید احمد گنگوہی نے کی۔ رب ذوالجلال کو کذب پر قادر ہونا لکھا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو شیطان و ملک الموت کی وسعت علم سے کم بتایا۔ اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان میں حضور کے علم کو زید و عمرو صبی و مجنون و حیوانات و بہائم کے علم کے برابر لکھا۔ ہر مسلمان جس کے دل میں ایک ذرہ ایمان ہوگا۔ وہ صاف اپنے ایمان سے فیصلہ کرے گا۔ آیا یہ کلمات شان اقدس میں توہین ہیں یا نہیں۔ انہیں توہین آمیز کلمات کے قائلین پر علمائے حرمین طیبین نے کفر و ارتداد کے فتوے دیئے تاکہ مسلمان ان کی ظاہری صورت کو دیکھکر ان

کے مکروکید سے محفوظ رہیں. حررہ الفقیر القادری محمد عبدالحفیظ الحنفی السنی عفی عنہ ابن الحضرۃ عظیم البرکۃ مولانا المولوی الحافظ الحکیم الحاج محمد عبدالمجید القادری الآنولوی البریلوی ادام اللہ علینا ظلالہ ۔

(۱۴۳) الحمد للہ الذی نور قلوبنا بنور الایمان ووفقنا من شر الفرقۃ الضالۃ المضلۃ الوہابیۃ وجمیع المرتدین واہل الطغیان وافضل الصلاۃ واکمل السلام علی النبی العالم ما یکون وما کان المنزہ من کل عیب ونقصان وعلی آلہ وصحبہ رفیع المکان واولیاء امتہ وعلماء ملتہ ذوی الفضل والاحسان. آمین بیشک کتاب لاجواب حسام الحرمین حق وصواب اور اہل سنت وجماعت کی جان کا ایمان اور ایمان کی جان دلوں کا سرور آنکھوں کا نور اور اللہ واحد قہار اور اس کے حبیب سید ابرار جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں کے سروں پر غیظ وغضب کا پہاڑ اُن کی آنکھوں میں غصہ وغم کا جلتا کھٹکتا انگارا اور خار اور دلوں میں رنج والم کا خنجر آبدار ہے. لاریب اس میں علمائے کرام ومفتیان عظام حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیما نے اُن سرگروہ وہابیہ ملاعنہ مذکورین فی السوال اور غلام احمد مرزا قادیانی خذلہم اللہ تعالیٰ فی الدنیا والآخرۃ پر اُن کے عقائد خبیثہ فاسدہ واقوال کفریہ باطلہ کے سبب فتوائے کفر وارتداد دیا اور صاف صاف بالاتفاق فرما دیا اور حکم شرع سنا دیا کہ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر جو ان خبثائے ملاعنہ کے اقوال کفریہ پر مطلع ہو کر ان کے کفر وعذاب میں شک کرے. وہ بھی انہیں جیسا کافر ومرتد ہے. اس لیے کہ اس نے اللہ عزوجل کی جلالت وعزت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت وحرمت کو ہلکا جانا اور اُن کے بدگویوں کو کافر نہ جانا واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم.

کتبہ

الحقیر الفقیر الی جناب القدیر محمد عبداللطیف القادری الحنفی السنی الآنولوی البریلوی عفی عنہ وعن والدیہ بجاہ النبی الرؤف الرحیم علیہ وعلی آلہ واصحابہ افضل الصلاۃ والتسلیم اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

فتوائے ہلدوانی ضلع نینی تال

(۱۴۴) حسام الحرمین شریف کے فتاوی سراسر حق و ہدایت ہیں ان کا ماننا اور ان پر عمل کرنا مسلمانوں کے لئے لازم و ضروری ہے ان کا خلاف نہ کرے گا مگر گمراہ بددین بندۂ شیاطین واللہ تعالٰی اعلم وعلمہ اتم۔ حررہ ابوالفیاض عبدالحی علیمی غفرلہ خادم مدرسہ معین الاسلام ہلدوانی۔

(۱۴۵) ھذا الجواب صحیح واللہ تعالٰی اعلم وعلمہ اتم۔ کتبہ محمد اسمٰعیل

فتوائے مان بھوم

(۱۴۶) علمائے حرمین شریفین نے ان کے اقوال پر مطلع ہو کر فتوٰی دیا اور اُن کو حق تھا کہ ایسے اقوال ملعونہ کہنے والے کے لئے اللہ اور اُس کے رسول جل وعلا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا حکم صاف صاف بیان فرمادیں۔ مولٰی تعالٰی اُن کو بہتر جزا دے آمین۔ حسام الحرمین شریفین کے فتاوی بیشک حق ہیں اُن میں شک کرنے والا وہی ہیں جو اللہ و رسول جل وعلا و صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں۔ کل مسلمانوں کو ان کا ماننا اور اُن پر عمل کرنا ضروری ہے۔

واللہ اعلم بالصواب فقیر ابوالکشف محمد یحیی العلیمی غفرلہ ذنوبہ مدرس مدرسہ اسلامیہ کنوا ڈیہ ضلع مان بھوم

فتوائے حیدر آباد دکن

(۱۴۷) ان سب قادیانی گنگوہی نانوتوی انبہٹی تھانوی کی ہرزہ سرائی اور یاوہ گوئی اور گستاخی و بے ادبی کا دندان شکن جواب حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب قادری بریلوی

رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت مدلل طریقہ سے دیا ہے۔ فتاویٰ حسام الحرمین میں بھی ان کی اچھی خبر لی گئی ہے۔ ہدایت پانے والوں کے لئے یہ بہترین کتاب ہے۔ البتہ جن کے قلب پر قساوت کی مہر لگا دی گئی ہو اُن کے نہ تو قرآن شریف ہی ہدایت کا ذریعہ بن سکتا ہے اور نہ رسولوں کی تبلیغ ومن یضلل اللہ فلا ھادی لہ۔ علاوہ ان خبیث عقائد کے سب سے بڑا فتنہ جو ان کی کتابوں سے برپا ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ جس کسی مسلمان کو انہوں نے اپنے عقائد سے چاہے جزئیات ہی میں کیوں نہ ہوں مختلف پایا ساتھ ہی اُس کو کافر ٹھہرایا ان کی اس کوتاہ نظری اور کافر گری کے باعث ان کے ہم خیال معدودے چند جواریوں کے سوا باقی روئے زمین کے چالیس کروڑ مسلمان کافر ٹھہرتے ہیں۔ العیاذ باللہ جس گروہ کا صبح سے شام تک یہ کام ہو کہ مسلمانوں کو کافر بنایا کرے اُن کی متعلق جو کچھ بھی کہا جائے کم ہے۔ اور اُن کی اس کافر گری کے سبب علمائے حرمین نے اپنی کتاب حسام الحرمین میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ سراسر حق ہے۔ اس کتاب کے طبع ہونے کے بعد سے حق واضح اور باطل سرنگوں ہو چکا خود اس کتاب کا اسم گرامی اپنی حقانیت کا آپ ضامن ہے اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ پروردگار عالم ہر عاشق رسول صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو ان کافر گروں کے شر و آفات سے مامون و مصئون رکھے۔ المجیب الفقیر الی اللہ الغنی السید محمد بادشاہ الحسینی واعظ مکہ مسجد حیدرآباد دکن۔

السید وحید القادری

(۱۴۸) الجواب صحیح احمد حسین

محی الدین قادری
سید شاہ لطیف

(۱۴۹) المجیب المجیب لبیب مصیب

(۱۵۰) نعم الجواب لاریب فیہ

(۱۵۱) المجیب مصیب جو شخص ان حضرات وہابی اعتقاد و خنفی فرقہ کی کتابیں دیکھتا ہے تو پاتا ہے کہ ہر قدم پر اہل حق کی تکفیر اور حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی اپنی دانست میں تحقیر کرتے ہیں۔ اور رات دن اسی فکر میں اپنی عمر گذارتے ہیں اور روز ایک نیا مسئلہ اسی مقصد کو لے کر نکالتے ہیں حقیقت میں یہ لوگ [illegible] یہ لوگ غیر مقلد بنا

سے بدتر ہیں کہ ان کو ائمہ سے اختلاف ہے اور ان حضرات کو حبیب خدا سے عناد ہے۔ یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواہہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔

الفقیر عبد القادر قادری حیدر آبادی سینئر پروفیسر شعبۂ دینیات کلیۂ جامعہ عثمانیہ (حیدر آباد دکن)

محمد عبد القدیر

فتوائے سورت

(۱۵۲) کتاب مستطاب حسام الحرمین شریف بیشک حسام اہل اسلام ہے اس کتاب فیض نصاب میں حرمین طیبین زادہما اللہ شرفاً و تکریماً کے اکابر علمائے کرام و مفتیان عظام نے قادیانی نانوتوی گنگوہی انبیٹھی تھانوی پر نام بنام فتوے دیا ہے۔ کہ یہ لوگ اپنے عقائد خبیثہ و کفریات ملعونہ کے سبب اسلام سے خارج کافر مرتد بد دین گمراہ و گمراہ گر ہیں۔ جو شخص ان کے عقائد کفریہ سے واقف ہو کر باوجود علم اور سمجھنے کے ان کو مسلمان جاننے یا اُن کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر مرتد گمراہ ہے۔ یہ سب صحیح اور قابل عمل ہیں۔ مسلمانوں کو اسی کے مطابق عمل کرنا چاہئیے۔ واللہ تعالےٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

کتبہ المسکین سید غیاث الدین بن مولانا حافظ سید غلام محی الدین سنی حنفی قادری نقشبندی غفر لہ و لوالدیہ فی الحال مقیم سورت۔

(۱۵۳) الجواب صحیح غلام محی الدین قادری غفر لہ اللہ ذنبہ

(۱۵۴) الجواب صحیح سید احمد علی عفی عنہ

(۱۵۵) الجواب صحیح غلام محمد

(۱۵۶) الجواب بے شک حسام الحرمین شریف قطعاً یقیناً حرفاً حرفاً صحیح و درست اور بجا و حق ہے اور جن لوگوں کا سوال میں تذکرہ ہے وہ یقیناً کافر مرتد ہیں اور جو ان کے کفریات

پر مطلع ہونے کے بعد بھی ان کے کافر مرتد ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر مرتد ہے۔ تمام مسلمانوں پر حسام الحرمین شریف کے احکام کا ماننا اور ان کے مطابق عمل کرنا شرعاً فرض ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم فقیر محمد نظام الدین قادری برکاتی نوری ہدایت رسول غفرلہٗ از مقام سورت۔

فتوائے بھروچ

(۱۵۷) کتاب حسام الحرمین میرے پاس ہے اور میں نے تمام پڑھی ہے۔ اس کتاب میں قاسم نانوتوی گنگوہی انبیٹھی تھانوی قادیانی اور ان کے ہم خیال شخصوں پر مکۂ معظمہ و مدینہ طیبہ سے کفر کے فتوے ہیں۔ اور یہ کہ جو شخص ان کے اقوال پر مطلع ہو کر کے بعد بھی ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ جب سے کتاب حسام الحرمین شائع ہوئی ہے تب سے تو آج تک شاید کوئی ان کے عقیدے والا ہی ان کو مسلمان جانتا ہوگا۔ ان کا کفر روشن اور سب کو معلوم ہو گیا ہے۔ ان لوگوں کی کتابوں سے بھی ان کے کفریات کا پورا روشن ثبوت ہے۔

فقط الفقیر بندہ عباس میاں ولد مولوی علی میاں صاحب صدیقی حاجی مولوی محمد عباس میاں

از بھروچ لال بازار۔

فتوائے بمبئی بدایوں و دہلی

(۱۵۸) الجواب واللہ الملہم للصواب۔ اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ من ازوی علوم الاولین والآخرین وعلیٰ الہ وصحبہ اجمعین۔ بے شک دعوائے نبوت یا کسی نبی اولی العزم کی توہین یا حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو جدید نبی کا وجود جائز بتا کر ختم نبوت کا ابطال [illegible] باقوۃ کا ذب جاننا [illegible] حضور علیہ السلام

والسلام کے مطلق علم غیب سے انکار یا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم مقدسہ غیبیہ کو بچوں پاگلوں جانوروں کی طرح جاننا یا تشبیہ دینا معاذ اللہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم میں شیطان سے کم کہنا یہ جملہ امور بوجہ تنقیص شان اقدس سرکار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفر صریح ہیں۔

پس علمائے کرام و مفتیان عظام حرمین محترمین متعنا اللہ تعالیٰ بعلومہم کا ان امور اور اُن کے قائلین و معتقدین کے متعلق کفر کا فتویٰ دینا حق و بجا اور کتاب "حسام الحرمین" جو ان فتاویٰ کا مجموعہ مع مزید توضیحات ہے صحیح و زیبا ہے۔ ہر مسلم پر واجب ہے کہ مذکورۂ بالا لغویات سے مجتنب اور مفتیان عظام حرمین محترمین و علمائے کرام اہل سنت و جماعت کے ارشادات عالیہ کا معتقد و ملتزم رہے سرکار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں غایت ادب کو اصل توحید اور اسی کو اہل حق کا مسلک سدید اور موہبت رب مجید و مثمر فضل مزید تصور کرے۔ ولنعم ما قیل وللہ در قائلہ

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں ؛ اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے۔

واللہ الموفق للخیر والمسئول حسن الختام۔ حررہ افقر الوری میرزا احمد القادری کان اللہ لہ ناظم سنی کانفرنس صوبہ بمبئی۔

(۱۵۹) جواب صحیح ہے۔ مولےٰ تعالیٰ مجیب لبیب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ شیخ نور الحق،
نذیر احمد خجندی مدیر "غالب" بمبئی

(۱۶۰) بے شک جن لوگوں کا ذکر استفتا میں کیا گیا ہے اُن لوگوں کے اقوال سے اہل اسلام میں تفرقہ پڑ گیا۔ لہٰذا علمائے حرمین شریفین نے اور حضرت مجیب نے فتوے ہذا میں جو لکھا ہے بجا ہے ایسے لوگوں سے ملنا جلنا ہرگز جائز نہیں جب تک وہ علی الاعلان توبہ نہ کریں۔

ابو المسعود محمد سعد اللہ مکی خادم مسجد زکریا بمبئی۔

(۱۶۱) الجواب صحیح محمد ابرار الحق غفرلہ

(۱۶۲) اصاب من اجاب حافظ عبد المجید دہلوی عفی عنہ

(۱۶۳) وکذلک انا مصدق لذلک محمد جمیل احمد القادری البدایونی امام مسجد اہلسنت خوجہ محلہ بمبئی

(۱۶۴) لاشک فی ان الجواب صحیح والمجیب مثیب واعتقادہ لازم علی کل المسلمین

خادم العلماء محمد سراج الحق صدیقی عفی عنہ

(۱۶۵) اللہ اکبر۔ ما افتی بہ العلماء الکرام جزاہم اللہ خیر الجزاء فی حسام الحرمین

فہو موافق ومطابق للاصول وحری بالقبول واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

احقر الطلبہ محمد ابراہیم الحنفی القادری البدایونی غفرلہٗ

(۱۶۶) مجیب کا جواب نہایت صحیح ہے اللہ پاک مجیب کو اجر عظیم عنایت فرمائے۔

غلام محمد لکھنوی عفی عنہ

(۱۶۷) بسم اللہ باذن رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اشاعت عقائد فاسدہ اور تبلیغ کفریات کی کثرت دیکھنے کے بعد ناممکن تھا کہ ارباب حق اظہار حق وصدق سے گریز کرتے سیف بُرّاں حسام الحرمین باطل پرستوں کے فاسد عقیدوں کو بیخ وبُن سے اکھاڑنے والی وہ مدلل بہترین اور زبردست کتاب ہے۔ جس کو ترتیب دینے کے بعد مؤلف مبرور نے نہ صرف حق اسلام ادا کیا بلکہ وارفتگان اسلام پر وہ احسان کیا کہ زندگی بھر اس کا حقیقی شکریہ ادا نہیں ہو سکتا مجیب لبیب نے سوال بالا کا جواب بارقام فرمایا ہے وہ عین مشرب اہل سنت وجماعت ہے۔ مالک عالم جل جلالہٗ ان کو جزا اعطا فرمائے اور پڑھنے والوں کو توفیق یقین وعمل نصیب کرے۔

حررہ الفقیر محمد ابن المدعو بعبد العلیم الصدیقی متوطن میرٹھ

(۱۶۸) الجواب صحیح۔ احقر العباد کمترین خاکپائے امام محمد فضل کریم دہلوی امام مسجد زنگاری محلہ۔

(۱۶۹) ذالک کذالک عبدہ عبد العلیم النوری الشاہجہان پوری۔

(۱۷۰) بے شک حسام الحرمین عقائد باطلہ کے بطلان کے واسطے شمشیر بُرّاں ہے۔ اور اہل سنت وجماعت کے لئے بہترین کتاب ہے۔ خداوند عالم مجیب کو اظہار حق پر جزائے خیر دے۔ [illegible] مولوی [illegible] مہتمم مدرسہ نعمانیہ دہلی۔

(۱۷۱) حضرت مجیب صاحب دام فیضہ کا جواب صحیح ہے۔ بیشک مرزا غلام احمد قادیانی، و رشید احمد گنگوہی و اشرف علی تھانوی و خلیل احمد کے اقوال جو ان کی تصانیف میں موجود ہیں قطعاً یقیناً وہ اقوال کفریہ ہیں بلکہ ایسا عقیدہ رکھنے والے کے کفر میں جو شک کرے وہ بھی کافر ہے من شک فی فی کفرہ وعذابہ فقد کفر اللہ تعالیٰ اہل اسلام کو بدمذہبوں کے عقائد سے بچائے۔ آمین ثم آمین

حررہ محمد عبد الحلیم امام مسجد دھوبی تالاب

(۱۷۲) اصاب من اجاب۔ حافظ عبد الحق عفی عنہ امام مسجد قبرستان خورد ممبئی

(۱۷۳) الجواب صحیح والمجیب نجیح حررہ العبد الآثم محمد عبد اللہ عفی عنہ

(۱۷۴) صح الجواب محمد عبد الخالق عفا عنہ الرازق پیش امام مسجد مجرو محلہ

(۱۷۵) بیشک حسام الحرمین بیماران عقیدہ کے لئے ایک معجون شفا ہے۔

خادم الطلباء محمد احمد خان دہلوی

(۱۷۶) الحمد للہ مجھ خاکسار کا بھی یہی عقیدہ اور اسی پر اتفاق ہے۔ الجواب صحیح

عبد الرحیم بن محمد علی دہلوی عفی عنہ

(۱۷۷) کتاب حسام الحرمین میں علمائے حرمین شریفین نے علمائے وہابیہ دیوبندیہ پر جو فتوے دیا ہے۔ فقیر کو اس سے اتفاق ہے۔ فقیر سید احمد علی برہان پوری عفی عنہ

(۱۷۸) فتاویٰ حسام الحرمین حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مسائل جدیدہ کا حق ایک اور صحیح فیصلہ مذہبی ہے۔ کہ حضرت مرحوم نے علمائے حرمین شریفین کے روبرو رکھ کر مسلمانان اہل سنت کے لئے مستند و معتبر فتاوے شرعی مرتب کر دیا ہے۔ اور یہ امر ظاہر ہے کہ انبیا علیہم السلام والصلوٰۃ کی اہانت خواہ وہ کنایۃً ہی ہو کفر ہے۔ لہٰذا فتاوے مذکورہ موافق کتب شرعیہ اور مطابق مسلک حنفیہ ہے۔ اس سے انکار کفر و ضلالت ہے۔

فقط عبد الغفار حنفی

حوض قاضی دہلی

فتوائے بھیمڑی ضلع تھانہ

(۱۷۹) فتاوی حسام الحرمین نہایت صحیح وحق ومدلل ہیں ان پر عمل کرنا ہر مسلمان کو لازم ہے۔ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ غیر مقلدین و وہابیہ ونجدیہ خذلہم اللہ الی یوم التناد سے اجتناب کرے اور ان کے اقوال وعقائد پر لاحول بھیجے۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔
کتبہ الحقیر الفقیر الی اللہ المتین المدعو محمد امین القادری الچشتی الاشرفی عفی عنہ بھیمڑی ضلع تھانہ

(۱۸۰) بلاریب صحیح اہل سنت وجماعت کو ان عقائد باطلہ سے اجتناب ضروری ہے اور قائلین ان کے بلاشبہ کافر اور مرتد ہیں جیسا مفصل حال وکیفیت حسام الحرمین میں مندرج ہے۔ جو بالکل صحیح ہے۔ راقم الحروف حقیر فقیر محمد حسیم امام مسجد مرغی محلہ کرافورڈ مارکیٹ بمبئی ساکن بھیمڑی۔

(۱۸۱) الجواب صحیح محمد یوسف صدیق اللہ شاہ چشتی قادری اشرفی عفی عنہ وشافعی خطیب جامع مسجد بھیمڑی۔

(۱۸۲) اصاب من اجاب محمد انیس مدرس مدرسہ نجم الاسلام بھیمڑی۔

(۱۸۳) صح الجواب فقیر خادم العلماء والفقراء محمد نور الحق قادری برکاتی نوری غفرلہ ذنبہ المعنوی والصوری۔

فتوائے جام جودھپور کاٹھیاوار

(۱۸۴) الجواب ومنہ ہدایۃ الحق والصواب بیشک مرزا غلام احمد قادیانی وقاسم نانوتوی وخلیل احمد انبیٹھی واشرف علی تھانوی ورشید احمد گنگوہی اپنے اقوال کفریہ وعقائد مردودہ کے سبب مرتد ہیں ایسے کہ جو شخص ان کے اقوال ملعونہ پر مطلع ہو کر بھی ان کو مسلمان جانے یا ان کے کافر

ہونے میں شک کرے یا ان کو کافر کہنے میں توقف کرے بلا ریب وہ بھی کافر و مرتد ہے۔ ان لوگوں کے متعلق مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ زادہما اللہ تعالیٰ شرفاً و تعظیماً کے مفتیان کرام و فضلائے عظام نے جو حکم صادر فرمایا ہے جس کا مجموعہ حسام الحرمین کے نام طبع ہو کر شائع ہو گیا ہے۔ حق ہے اور تمام امتِ مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر اس کا ماننا اور اس پر عمل کرنا فرض قطعی ہے وماذا بعد الحق الا الضلال هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

کتبہ العبد المفتقر الی مولاہ محمود جان السنی الحنفی القادری القشاری ثم الجام جودھپوری الکاٹھیاواری

محمود جان
سن
حافظ غلام رسول

(۱۵۱) مذکورین فی السوال قادیانی دیوبندی گنگوہی انبہٹی نانوتوی تھانوی نہ صرف مسائل فرعیہ اجماعیہ اہلسنت میں مخالف ہیں بلکہ اللہ و رسول جل وعلا و صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمن اولیائے کرام سے بغض حتیٰ کہ مسائل تنزیہ و تقدیس باری و تکریم رسالت پناہی میں جو اعلیٰ و اہم و اقدم مسائل ضروریہ دینیہ سے ہیں۔ ابن عبد الوہاب نجدی قرن الشیطان ومن تبعہ کے ہمعقیدہ ہیں۔ جس نے تمام امت کو کافر مشرک کہا اور روضہ پاک سرور انبیاء صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صنم اکبر کا خطاب دیا۔ قبحہم اللہ تعالیٰ وخذلہم پس ان کا حکم وہی ہے۔ جو حضرت مفتی صاحب اور حضرات مفتیان حرمین شریفین نے دیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

کتبہ العبد العاصی غلام مصطفےٰ السنی الحنفی القادری عفی عنہ

فتوائے دھوراجی کاٹھیاوار

(۱۸۶) مذکورین گروہ کے عقائد باطل اور مردود ہیں۔ اور عقیدہ اہلسنت و جماعت سے مطرود ان لوگوں کے کفر میں شک کو نہیں مطلق کافر ہیں بالحق علمائے محققین و مفتیان فضلائے حرمین

شریفین نے ان لوگوں پر کفر کا فتویٰ دیا اظہار حق کا فرض ادا کیا اور حضرت مولانا بالعزّ والفخر اولنا حامیٔ سنت دین سیف الحق علی اعناق المشرکین مقبول بارگاہ یزداں مولوی احمد رضا خاں صاحب کا فتویٰ نے مقدسہ حسام الحرمین ہر ایک مسلمان کے لئے تحفۂ دارین ہے۔ ہر شخص مومن کو ماننا اور اس پر عمل کرنا ضروری اور فرض ہے۔ اگر اصلاح اسلام و دین اور قوت ایمان و یقین چاہتا ہو تو اس کتاب پر عمل کرے اس کو اپنا وظیفہ کرے جس کا ہر ایک کلمہ و سطر مجسّل نظر و سریع اثر ہے۔ واللہ یہدی الی سواء السبیل واللہ اعلم

اسعار التعالی خادم العلماء عبد الحکیم بن المرحوم حامد صاحب المرحوم متوطن دھوراجی۔

(۱۸۷) کتاب مستطاب حسام الحرمین وہ کتاب ہے جس پر کامل اعتقاد رکھنا اور پورا عمل کرنا ہر مسلمان کو لازم ہے۔ یہ کتاب لاجواب باصواب برحق ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

راقم آثم عبد الحلیم بن حاجی مولوی عبد الکریم ساکن دھوراجی کاٹھیاوار۔

(۱۸۸) جواب برحق ہست۔ طالب العلماء خادم الفقراء احقر حاجی نور محمد بن ایوب صاحب۔

(۱۸۹) الجواب صواب خادم العلماء صالح بن احمد میاں مرحوم بقلم خود

(۱۹۰) المجیب مصیب فی جوابہ سعید الدین مدرس مدرسہ جامع مسجد دھوراجی کاٹھیاوار

(۱۹۱) جو جناب مولانا عبد الکریم صاحب نے استفتاء کا جواب باصواب تحریر فرمایا ہے۔ اس پر تمام اہل سنت جماعت کو عقیدت مند ہونا چاہیئے اگر ذرا لغزش ہوئی شیطان کی طرح مارا گیا۔

بندہ حقیر فقیر حکیم محمد عبد الرشید خاں بدایونی وارد حال دھوراجی کاٹھیاوار

(۱۹۲) حسام الحرمین شریف میں جو فتاوے ہیں وہ موافق کتب صحیحہ معتبرۂ مذہب اہلسنت کے درست بلکہ بہت ہی اصح ہیں۔ لہذا اس کا خلاف مذہب اہلسنت کا خلاف ہے۔

فقیر حقیر خاکسار جمعدار محمد علی بن ابراہیم علی خاں مہتمم یتیم خانۂ اسلامیہ دھوراجی

(۱۹۳) کتاب مستند حسام الحرمین میں بددین مرتد وہابیہ کے بارے میں قرآن شریف و حدیث نبوی سے استناد [illegible] حکم فرمایا [illegible] صحیح ہے جو شخص ان

بیدینوں کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔

راقم آثم خادم العلما محمد میاں بن حاجی صالح میاں ساکن دھوراجی

تصدیقات فتوائے مارہرہ مطہرہ

(۱۹۴) حضرت مجیب مدظلہم الاقدس نے جواب سوال میں جو کچھ افادہ فرمایا وہ حق وصواب بلا ارتیاب ہے۔ سوال میں جن اکابر وہابیہ کے نام درج ہیں۔ اُن کے متعلق حسام الحرمین میں جو احکام تحریر فرمائے ہیں اُن پر اعتقاد جازم لازم واجب العمل ہیں۔ واللہ تعالےٰ اعلم فقیر ضیاء الدین المکنی بابی المساکین عفا عنہ رب العالمین۔

(۱۹۵) جواب سوال میں جو کچھ حضرت مجیب زیدت فیوضہم ودامت برکاتہم نے تحریر فرمایا ہے۔ وہ عین حق ہے۔ بیشک یہ سب اشخاص مندرجہ سوال موافق فتاوائے حسام الحرمین کافر ہیں ان کے کفر میں شک وشبہ کرنے والا خود کافر ہے۔ واللہ سبحٰنہٗ وتعالےٰ اعلم عبد الحی قادری رضوی پیلی بھیتی بقلم خود

(۱۹۶) کتاب حسام الحرمین میں جن کی تکفیر کی گئی وہ حق ہے۔ وماذا بعد الحق الا الضلال والحق احق ان یقبل۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم محمد شمس الدین قادری رضوی ناگپوری غفرلہٗ

(۱۹۷) حسام الحرمین جسمیں ان ملعونین مذکورین فی السوال کی تکفیر علمائے کرام وسادات العظام نے فرمائی ہے۔ حق اور صواب ہے۔ بلکہ ان کے اقوال کفریہ پر مطلع ہو کر تکفیر نہ کرنیوالا بھی قطعًا انہیں میں سے ہے۔ کتب فقہ اس مسئلہ سے مملو ہیں۔ کہ من شك فی کفرہ فقد کفر واللہ تعالےٰ اعلم بالصواب۔

فقیر ابو الضیاء محمد حفیظ اللہ اعظمی قادری رضوی غفرلہٗ

(۱۹۸) حضرت سیدی کا شاہزادہ خاندان برکاتیہ مولوی سید محمد اولاد رسول محمد میاں صاحب

عظیم العلما نے جواب باصواب تحریر فرمایا وہ بلا شبہ حق ہے۔ قادیانی گنگوہی تھانوی انبیٹھی نانوتوی مذکورۃ السوال یقیناً مرتد ہیں۔

فتوئے مبارکہ حسام الحرمین قطعاً حق ہے۔ العبد ابو المعانی مطیع الرضا امیر حسن عفی عنہ مراد آبادی

(۱۹۹) قبلہ عالم حضرت شاہ محمد میاں صاحب کے ہر لفظ سے اتفاق ہے۔ فقط
خاکسار ابو الارشاد سید سجاد حسین متوطن قصبہ شیش گڑھ ضلع بریلی۔

(۲۰۰) الجواب صحیح خادم العلماء غلام احمد فریدی رضوی بقلم خود

(۲۰۱) الجواب صحیح فضل احمد عفی عنہ

(۲۰۲) الجواب حق مدلل بالاصول والحق احق بالقبول وان انکرہ الجاحد الضلول
وانا العبد الغریب السید محمد حسن عرب المدنی المغربی السنوسی القادری النقشبندی
الفضل الرحمانی عفی عنہ

(۲۰۳) الجواب صحیح والمنکر فضیح بشیر حسن دہلوی قادری رضوی عفی عنہ

فتوائے پیلی بھیت

(۲۰۴) الجواب واللہ الملہم للصدق والصواب علمائے حرمین طیبین نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ وہ بالکل حق وبجا ہے۔ واجب القبول ولائق عمل ہے۔ حسام الحرمین میں جو شائع ہو چکا ہے یہ فتاوی اہل حق اور نائبان مختار کل حضرت حق جل وعلا وصلی اللہ تعالے علیہ وسلم سراسر حق وصواب ہیں اہل اسلام کو ان فتاوی پر اعتقاد رکھنا عمل کرنا فرض ہے اور جو جان بوجھ کر ان کو نہ مانے وہ مومن نہیں اس کی تصریح وتشریح وتفصیل وتوضیح کتب مصنفہ امام العلماء سید الاولیاء وارث سید الرسل نائب خاتم الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اعلیحضرت عظیم البرکۃ روح الملۃ والشریعۃ والسنۃ والطریقۃ محی الاسلام والدین مجدد مائۃ حاضرہ عالم دین وسنت امام اہل سنت مولانا مولوی حاجی

حافظ قاری مفتی شاہ احمد رضا خان صاحب قبلہ فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ونفعنا اللہ تعالیٰ والمسلمین ببرکاتہ فی الدین والدنیا والآخرۃ میں خوب روشن و واضح طور پر موجود ہے۔

اس فقیر ناکارہ و طالب علم ناسزا کا بھی بحمد اللہ تعالیٰ وہی مذہب و مسلک و دین و ایمان ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اسی پر رکھے اسی پر مارے اسی پر اٹھائے جو اس کے خلاف چلے اور مخالف بتائے وہ پکا بدمذہب و بے دین گمراہ و گمراہ گر ہے۔ جو اس کو صحیح نہ مانے وہ بھی جہنمی ہے۔ اہل اسلام کو اگر اپنا دین و ایمان درست رکھنا منظور ہو تو ان کی کتابوں کا مطالعہ کر کے ان پر عمل کریں۔ افسوس کہ اب اہل اسلام کی یہ حالت ہو گئی اور نوبت بانیجا رسید کہ اُن کی تحریروں اور فتووں کے متعلق سوال کرنے لگے یہ کمزوریٔ ایمان ہے۔ تمام دنیا کو آنکھیں بند کر کے ان پر عمل کرنا چاہیئے میرے نزدیک ہندوستان بھر میں کوئی ایسا نہیں ہے جو اُن سے افضل و اعلیٰ ہو جس سے ان کی بابت سوال کیا جائے، یہ تو ایسی بات ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ اعلیٰحضرت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افضل الرسل و سید الکل ہیں تو کیوں صاحب یہ بات صحیح و قابل عمل ہے۔ استغفر اللہ۔ اللّٰھم اغفرلنا۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ ونور عرشہ سیدنا و مولانا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ وعلماء امتہ واولیاء ملتہ وعلینا معھم اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین الیٰ یوم الدین آمین۔

فقیر قادری ابو الفضل محمد عبد الاحد حنفی رضوی غفرلہ ابن حضرت ولی باخدا مولانا شاہ وصی احمد صاحب قبلہ محدث سورتی قدس سرہ العلی ناظم مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت مشہور بسلطان الواعظین صانہ اللہ تعالیٰ عن شر کل حاسد اذا حسد و شر کل مارد و عفریت۔

فتوائے آگرہ

۲۰۵۱ ، الجواب وھو الموفق للصواب اقوال مذکورہ فی السوال میرے والد بھی نعوذ باللہ

کہتے تو بھی ان پر توہین کی وجہ سے کفر عائد ہوتا۔ قرآن میں ہے۔ واللہ ورسولہ احق ان یرضوہ ان کانوا مومنین یعنی اللہ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی رکھنے کے لئے کوشش چاہیئے اور وہی اس کے مستحق ہیں کہ راضی کیے جائیں اُن کے مقابلہ میں کسی کی کیا ہستی ہے۔ جو فتویٰ موسوم بہ حسام الحرمین ہے۔ مدلل بدلائل شرعیہ ہے اُس کو جاہل بے علم گمراہ بدمذہب مانا تو نہ مانے سنی مسلمان تو مجبور ہے ماننے کے لئے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

نثار احمد عفا اللہ عنہ مفتی جامع مسجد آگرہ۔

دارالافتاء
۴۲ ہجری ۱۳
جامع مسجد آگرہ

لا الٰہ الا اللہ
یا شیخ
عبدالقادر شیئاً للہ

فتوائے بنیر ضلع پشاور

(۲۰۶) الجواب من وجه الکتاب۔ قال صاحب الهدایه فی باب التراویح عادة اهل الحرمین الشریفین وتوارثهم دلیل شرعی فاجماعهما دلیل شرعی بالطریق الاولی فالعمل بحسام الحرمین المکرمین واجب قطعا وایضا اذا طبع فارسل الی امام اهل السنة والجماعة المرحوم البریلوی فطالعه فوجدته صحیحا مطابقا للاصول الشرعیة فیعمل به من له العقائد الاسلامیه اگر نام مبارک حسام الحرمین نبودے من از کتب معتبرہ کفر اشخاصیکہ عقیدہائے مزبور داشتہ باشند ونیز عدم قبول توبہ ایشان بانقل تحریر کردمے۔ لکن بخیال ادب حسام الحرمین چیزے ننوشتم عقیدہ همہ اہل السنة والجماعة بلکہ عقیدۂ همہ مومنان مسلمانان همیں است کہ در حسام الحرمین مذکور است۔

العبد [illegible] کمال الدین

الحاج الخلیفہ المولوی حمد اللہ القادری المحمودی۔
خلیفہ خاص بغداد اشرف البلاد مہتمم مدرسہ قادریہ محمودیہ عالیہ۔ ساکن پنی ضلع پشاور

ابوالنصر
کمال الدین حمد اللہ
القادری المحمودی

فتوائے مدرسہ شمس العلوم بدایوں

(۲۰۷) بے شک اللہ پاک کی کسی صفت میں نقص کا اعتقاد موجب کفر ہے اور یقیناً اہانت انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام اور نیز ختم نبوت سے انکار اور جناب سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء نہ ماننا اور ان کے بعد دعوئے نبوت یا رسالت موجب کفر ہے جس شخص کے عقائد اس قسم کے ہوں اس کے کفر کا فتویٰ واجب الاشاعۃ ہے۔

عبد السلام عفی عنہ۔ مدرس اول مدرسہ شمس العلوم واقع بدایوں

فتوائے مفتی فرنگی محل لکھنو

(۲۰۸) صورت مسئولہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کرنا اور سرکار رسالت صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی شان میں بے ادبی کرنا حد کفر کو پہنچاتا ہے۔ واللہ اعلم

محمد عبد القادر عفا اللہ عنہ مدرسہ عالیہ نظامیہ فرنگی محل لکھنو محمد عبد القادر

فتوائے سراج گنج بنگالہ

(۲۰۹ فتاوی علمائے کرام و مفتیانِ عظام حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً جو مدت سے بنام حسام الحرمین مطبوع ہو کر ملک میں شائع ہو رہے ہیں وہ بے شک حق ہیں اور تمام مسلمانوں پر اُن کے حکموں کو حق جاننا اور اُن فتووں کے مطابق عملدرآمد کرنا نہایت ضروری بلکہ واجب ہے مذکورۂ بالا فتاوے میں جن لوگوں پر کفر کا فتوے صادر فرمایا ہے۔ فی الواقع وہ لوگ اُن اقوالِ کفریہ اور عقائدِ باطلہ و فاسدہ کی وجہ سے ضرور بالضرور کافر ہو گئے اور جو لوگ اُن کے اُن اقوال پر مطلع ہونے کے بعد اُن کے کافر ہونے میں شک کریں وہ بھی کافر ہیں کیوں کہ ان لوگوں نے اللہ و رسول سے بے ادبی اور گستاخی کی ہے۔ اور اُن کی شان گھٹائی ہے اور اللہ و رسول سے بے ادبی کرنے و گستاخی والا البتہ کافر ہو جاتا ہے اور اُس کی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ سب اعمال نیک ضائع اور بیکار ہو جاتے ہیں۔ اس کی تفصیل قرآن پاک کی سورۂ حجرات کی ابتدائی آیات میں مذکور ہے۔ حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کتاب الخراج میں فرماتے ہیں:۔ اَیُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ سَبَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ کَذَّبَہٗ اَوْ عَابَہٗ اَوْ تَنَقَّصَہٗ فَقَدْ کَفَرَ بِاللّٰہِ تَعَالٰی وَبَانَتْ مِنْہُ امْرَأَتُہٗ یعنی جو شخص مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو بُرا کہے یا حضور کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے یا کسی طرح کا عیب لگائے یا کسی وجہ سے حضور کی شان گھٹائے وہ بیشک کافر ہو گیا اور اُس کی جورو اُس کے نکاح سے نکل گئی، در مختار میں ہے: اَلْکَافِرُ بِسَبِّ نَبِیٍّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ لَا تُقْبَلُ تَوْبَتُہٗ مُطْلَقًا وَمَنْ شَکَّ فِیْ عَذَابِہٖ وَکُفْرِہٖ فَقَدْ کَفَرَ یعنی جو شخص کسی نبی کی شان میں بے ادبی کرنے کے سبب کافر ہوا اُس کی توبہ بھی کسی طرح قبول نہیں اور جو شخص اس کے مستحق عذاب اور کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ پس تمام مسلمانوں پر لازم بلکہ الزم ہے کہ ایسے بد عقیدے والوں سے اپنے کو کوسوں دور رکھیں اور ان گندم نما جو فروش لوگوں کے دھوکے اور فریب سے اپنے عقائد اور دین و ایمان کی حفاظت و نگہبانی کریں۔ واللہ ھدی من [illegible]

راقم بندۂ اثم ابونظم محمد کاظم رحمتی چشتی. سراج گنج بنگال۔

فتوائے پارہ، ضلع اعظم گڑھ

(۲۱۰) بیشک بیشک فتاوی حسام الحرمین شریف قطعاً یقیناً حق و صحیح و درست و صواب ہے اور بلاریب جن لوگوں پر اس میں کفر کا فتوےٰ ہے اُن میں سے ہر ایک کافر مرتد مستحق عذاب ہے ایسا کہ جو اُس کے کفری قول بدتر از بول مطلع ہو کر اس کو کافر نہ کہے وہ بھی خارج از اسلام اور دو جہاں میں روسیاہ و خانہ خراب ہے۔ جس قدر احکام حسام الحرمین شریف میں اُن مرتدوں پر فرمائے اُن سب پر عمل کرنا ہر مسلمان پر فرض بلاشبہ وارتیاب ہے۔ جو ان پر عمل کرے گا، اس کے لئے نور و نجات و ثواب ہے اور جو اُن پر عمل نہ کرے اس کے واسطے ظلمت و ہلاک و عقاب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر نور محمد اعظمی قادری رضوی غفرلہٗ ساکن موضع پارہ ڈاکخانہ سورہن ضلع اعظم گڑھ

فتوائے کرمبر، ضلع بلیا

(۲۱۱) لاشک ان ما افتی به علماء الحرمین المحترمین فی الکتاب المستطاب المسمی بحسام الحرمین علی منحر الکفر والمین فھو حق وصواب وصحیح وکل واحد من الذین افتی العلماء بکفرھم من القادیانی والنانوتوی والگنگوھی والانبھٹی والتھانوی کافر مرتد فضیح ومن شك فی کفر احد من ھولاء الخمسة بعد الاطلاع علی اقاویلھم الکفریة فھو خارج من الاسلام داخل فی الکفر القبیح ومن عمل بالاحکام المصرح بھا فی حسام الحرمین فھو ناج مثاب نجیح لان کلھا حق صراح۔

واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔ فقیر ابو المسعود فرقان عالم محمد عبد العظیم قادری رشیدی علیمی شاہدی عفی عنہ ساکن موضع کوسیر ڈاکخانہ بسیگر سٹہ ضلع بلیا۔

فتوائے فتحپور ہسوہ

(٢١٢) بیشک حسام الحرمین شریف میں علمائے کرام ومفتیان عظام مکہ مکرمہ ومدینہ منورہ نے جو کچھ فرمایا تحریر سب حق ودرست اور سراسر نور ہے قادیانی گنگوہی نانوتوی انبیٹھی تھانوی جو ہر کتاب مذکور میں کفر کا مستحق بیان ہیں ان میں سے ہر ایک ضروریات دینیہ اسلامیہ کا منکر اور کافر مرتد اور اسلام سے منفور ہے۔ حسام الحرمین کے مطابق عمل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ حق سے اندھے جاہل ہیں آنکھیں اگر اس کی حقانیت کا انکار کریں تو اس میں کتاب موصوف کا کیا قصور ہے۔ ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارہم غشاوۃ فرمان رب جلیل وعلیٰ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد عبد العزیز خاں قادری چشتی اشرفی عفی عنہ ساکن محلہ زیدول فتحپور ہسوہ۔

(٢١٣) الجواب صحیح والمجیب مصیب ومن خالفہ یستحق سوء العقاب واللہ اعلم ورسولہ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فقیر محمد یونس قادری چشتی اشرفی سنبھلی عفا اللہ عن ذنبہ الخفی والجلی

(٢١٤) الجواب ہو الحق الحقیق بالقبول ولا ینکرہ الا الغبی الجہول۔

فقیر احمد یار خاں قادری بدایونی عفی عنہ

(٢١٥) الجواب صحیح والمجیب نجیح ومخالفہ باطل۔

وانا العبد الفقیر ابو الاسرار
محمد عبد اللہ الہ آبادی غفرلہ اللہ ذو الایادی

فتوائے ریاست رامپور

استفتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے کرام اہلسنت ومفتیانِ دین وملت کثرہم اللہ تعالےٰ ونصرہم ان مسائل میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں سخت گستاخیاں کیں اور دعوئے نبوت کیا ایک مولوی نے اپنی کتاب کے صفحہ ۳ پر لکھا عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے ہاں اگر اس وصف کو اوصافِ مدح میں سے نہ کہیے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجیے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی۔ اسی صفحہ پر آگے چل کر لکھتا ہے بنائے خاتمیت اور بات پر ہے جس سے تاخر زمانی اور سد باب مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلت نبوی دوبالا ہو جاتی ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے۔ جیسے موصوف بالعرض کا وصف موصوف بالذات سے مکتسب ہوتا ہے موصوف بالذات کا وصف کسی غیر سے مکتسب اور مستعار نہیں ہوتا۔ صفحہ ۴ پر لکھتا ہے سو اسی طور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمائیے یعنی آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں آپ پر سلسلہ نبوت

ختم ہو جاتا ہے۔ صفحہ ۱۴ پر لکھا اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جاتے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا
انبیائے گذشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی
نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔ صفحہ ۲۸ پر لکھا بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی
بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدیہ میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ ایک دوسرے مولوی سے استفتا
کیا گیا کہ دو شخص کذب باری میں گفتگو کرتے تھے ایک کی طرف داری کے واسطے تیسرے شخص نے
کہا کہ میں نے کب کہا ہے کہ میں وقوع کذب باری کا قائل نہیں ہوں یہ قائل مسلمان ہے یا کافر
بدعتی ضال ہے یا اہلسنت باوجود قبول کرنے کے وقوع کذب باری کو اس دوسرے مولوی نے
فتوے دیا اگرچہ شخص ثالث نے تاویل آیات میں خطا کی مگر تاہم اس کو کافر کہنا یا بدعتی ضال کہنا نہیں
چاہیے کیوں کہ وقوع خلف وعید کو جماعت کثیرہ علمائے سلف کی قبول کرتی ہے خلف وعید خاص ہے
اور کذب عام ہے کیونکہ کذب بولتے ہیں قول خلاف واقع کو سو وہ گاہ وعید ہوتا ہے گاہ وعد
گاہ خبر اور سب کذب کے انواع ہیں اور وجود نوع کا وجود جنس کو مستلزم ہے لہذا وقوع کذب کے معنی
درست ہو گئے اگرچہ بضمن کسی فرد کے ہو پس بنا علیہ اس ثالث کو کوئی کلمہ سخت نہ کہنا چاہیے کہ اس
میں تکفیر علمائے سلف کی لازم آتی ہے۔ حنفی شافعی پر اور بعکس بوجہ قوت دلیل اپنی کے طعن و
تضلیل نہیں کر سکتا اس ثالث کو تضلیل وتفسیق سے مامون کرنا چاہیے۔ اسی دوسرے مولوی نے
ایک تیسرے مولوی اپنے شاگرد کے نام سے ایک کتاب لکھی اور خود اپنے دستخط سے اس کے
حرف بحرف کی تصدیق آخر کتاب میں چھاپی اس کے صفحہ ۵۱ پر لکھا الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و
ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ
سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت
ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے۔ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت
کرتا ہے۔ ایک چوتھے مولوی نے اپنے ایک رسالہ کے صفحہ پر لکھا آپ کی ذات مقدسہ پر علم
غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض

غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر وبلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے پھر اگر زید اس کا کرے کہ ہیں میں سبکو عالم الغیب کہوں گا تو پھر علم غیب کو منجملہ کمالات نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت سے کیا ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جاوے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں۔ اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے ان پانچوں اشخاص کے ان اقوال کے متعلق علمائے کرام مکہ معظمہ و مفتیان مدینہ طیبہ سے استفتاء کیا گیا ان حضرات کرام نے ان پانچوں آدمیوں پر نام بنام بالاتفاق فتوے دیا کہ یہ لوگ اپنے ان اقوال کی وجہ سے کافر ہیں اور جو شخص ان اقوال پر مطلع ہو کر انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے اور ان لوگوں پر مرتدین کے تمام احکام ہیں۔ ان فتوای کا مجموعہ مدت ہوئی حسام الحرمین شریف کے نام سے چھپکر شائع ہو گیا ہے۔ یہ فتاوی حق ہیں یا نہیں اور مسلمانوں پر ان کا ماننا اور ان کے مطابق عمل کرنا لازم ہے یا نہیں۔ اُمید ہے کہ حق ظاہر فرمائیں گے اور اللہ عزوجل سے اجر پائیں گے۔

بینوا توجروا۔ راقم

سلیمن رجب قادری برکاتی نوری غفرلہ محلہ بوہرواڑ۔ پادرہ ضلع بڑودہ ملک گجرات۔

۲|۱۶۱) الجواب واللہ سبحنہ وتعالیٰ ہو الموفق للصواب

حسام الحرمین میں جن علمائے حرمین شریفین اہل السنۃ والجماعۃ کے فتوے ہیں وہ حق اور صواب ہیں۔ فانہا مثبتۃ بدلائل جلیلۃ جلیلۃ، من الآیات الظاہرۃ القطعیۃ۔ والاحادیث الصحیحۃ الصریحۃ الباہرۃ البہیۃ۔ لہذا اہل اسلام پر عموماً علمائے حقانیین اور بالخصوص علمائے حرمین شریفین اہلسنت وجماعت کا اتباع ان کے اوامر ونواہی کو ماننا ان کے فتووں پر عمل کرنا ضروری فانہم اہل الحق والامر والدین وقد قال اللہ سبحنہ وتعالی فی الکتاب

للنبی العلی صلی اللہ علیہ والرسول واولی الامر منکم الآیۃ والمراد باولی الامر فی الآیۃ العلماء فی اصح الاقوال اھ رد المحتار من شرح الکنز لعلامۃ السید الحموی وھم السواد الاعظم حزب اللہ المفلحون وھم اھل السنۃ والجماعۃ وھم ورثۃ الانبیاء لمن اقتفی اثرھم واتبع ھدیھم فقد ھدی واھتدی ومن حاد عنھم فقد تاہ وغوی واللہ سبحانہ وتعالیٰ من کل عالم عالم الحکم الالٰہیۃ حسب الشرع تمت

کتبہ العبد

محمد نور الحسین الرامپوری کان اللہ لہٗ

مہر شمس العلماء مولانا محمد ظہور الحسین
محمد نور الحسین
الحنفی النقشبندی المجددی

(۱۸۰) الجواب صحیح بیان اقوال متعلقہ نسبت علمائے اہلسنت کیطرف سے قابل تعریف بحمد اللہ تعالیٰ کچھ بھی مزید بیان کی ضرورت نہیں مزید سوالات نہیں امور سے کرنا بیکار ہے حسام الحرمین مطبوعہ اور ان کے متعلقہ پر حکم کفر کیا ہے وہ حکم نقل کیا ہوا کتب فقہیہ حنفیہ کا ہے جن کا ماننا ایک مقلد مذہب حنفی کے لئے لازم و لابدی ہے پس حسام الحرمین کے احکام حسب نقول معتبرہ واجب الاتباع ہیں۔ وللہ درہم واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

العبد

محمد رضوان حسین الحنفی المجددی الرامپوری

مدرسہ ارشاد العلوم

محمد رضوان

(۱۸۱) [illegible] محمد شجاعت علی [illegible]

(۲۱۹) الجواب صحیح محمد سراج الحسین عفی عنہ

(۲۲۰) الجواب حق وصواب۔ العبد عبداللہ البہاری عفا عنہ الباری مدرس مدرسہ ارشاد العلوم

(۲۲۱) یہ اقوال موجب کفر ہیں۔ العبد محمد عبدالغفار عفی عنہ

محمد عبدالغفار خان

(۲۲۲) الجواب صحیح سید یار محمد دہلوی بقلم خود

(۲۲۳) الجواب صحیح والمجیب نجیح ومن انکرہ فہو کافر مرتد فضیح

کتبہ الفقیر محمد عمر القادری الرضوی الکھنوی غفرلہ ابن حضرۃ اسد السنۃ سیف اللہ المسلول

مولانا المولوی محمد ہدایۃ الرسول علیہ الرحمۃ الرب ورضوان الرسول

فتوائے کان پور

(۲۲۴) ہو الموفق للحق کسی ایک عالم حقانی ناقد بصیر فقیہ کے فتوے پر عمل کرنا لازم وواجب ہے نہ کہ جم غفیر علمائے حرمین شریفین کے فتاوٰی پر جو حسام الحرمین میں مذکور اور مؤید بحجج ظاہرہ وبراہین باہرہ میں قال العلامۃ ابن نجیم فی الاشباہ فتوی العالم للجاہل بمنزلۃ اجتہاد المجتہد فی وجوب العمل واللہ سبحنہ وتعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم عبدالغنی غفرلہ ربہ الولی۔ مدرس مدرسہ حنفیہ غوثیہ واقع مسجد بکر منڈی قلی بازار کان پور

(۲۲۵) ہو الجواب واللہ اعلم بالصواب الحقیر الفقیر ابو القاسم محمد حبیب الرحمٰن کان اللہ لہٗ خادم خانقاہ کشفی کان پور

(۲۲۶) الجواب صحیح واللہ تعالٰی اعلم محمد عبدالکریم۔ عفی عنہ

(۲۲۷) ماقال المجیب فہو حق واحق ان یتبع محمد آصف عفی عنہ

(۲۲۸) الجواب صحیح والمجیب نجیح وجلجلا فضیح نمقہ العبد الفقیر عبدالغنی العباسی نسباً الحنفی مذہباً والقادری [illegible] دار العلوم فی کانپور

(۲۲۹) ھذا الجواب صحیح نمقہ محمد عبدالرزاق عفا عنہ
المدرس بمدرسہ امداد العلوم کان پور

محمد عبدالرزاق

(۲۳۰) الجواب صحیح والمجیب نجیح نمقہ ابوالمظفر
شاکر حسین غفرلہ ولی الدارین

مہر مدرسہ امداد العلوم
کان پور واقع باسمنڈ

فتوائے جاورہ

(۲۳۱) مولوی قاسم نانوتوی و مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی خلیل احمد انبیٹھی و مولوی اشرفعلی تھانوی کے جو اقوال استفتاء میں نقل کیے گئے ہیں ان پر سابق ازیں بحث و تمحیص ہو کر علمائے اہلسنت نے کفر کا فتویٰ دیا ہے جو ان کو کافر نہ کہے اس پر بھی کفر عائد ہوتا ہے رسالہ حسام الحرمین طلب کر کے عوام کو آگاہ کیا جائے تاکہ عام مسلمان ایسے گندے عقیدوں سے محفوظ رہیں۔

المجیب محمد مصاحب علی

فتوائے علمائے حاضرین عرس شریف اجمیر مقدس رجب المرجب ۱۳۲۴ھ

(۲۳۲) بیشک ان عبارات مذکورہ میں صریح تکذیب خدائے قدوس جل جلالہ و توہین رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام اور انکار ضروریات دین ہے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ ایسے عقائد والوں اور اُن کے معتقدوں سے اجتناب کریں۔ وباللہ التوفیق واللہ تعالیٰ اعلم

سید محمود زیدی حسینی الدہلوی۔

(۲۳۳) [illegible] اہل السنۃ والجماعۃ

کتبہ الفقیر الی اللہ السید محمد میراں الشافعی کان اللہ لہ۔ المدرس بمدرسہ نجم الاسلام الواقعۃ فی بلدۃ بیمبر من مضافات تھانہ۔

(۲۳۴) الجواب صحیح فقیر نثار احمد ناگوری

(۲۳۵) ھذا الجواب حق فقیر شمس الدین احمد جونپوری

(۲۳۶) الجواب صحیح فقیر محمد حامد علی فاروقی عفی عنہ مہتمم مدرسہ اصلاح المسلمین رائپور سی۔ پی۔

(۲۳۷) الجواب صحیح حبیب الرحمٰن غفرلہٗ

(۲۳۸) الجواب حق وصواب سید رشید الدین احمد غفرلہ الصمد بریلوی الحال وارد دار الخیر اجمیر شریف۔

تصدیقات برہمیں فتویٰ حاصل کردہ از علمائے کرام

واردین بمبئی بماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۳۹ ہجری

(۲۳۹) الجواب صحیح محمد عبد اللطیف اجمیری

(۲۴۰) الجواب صحیح عبد المجید القادری الانوری

(۲۴۱) من اجاب فقد اصاب محمد زاہد القادری (دریا گنج دہلی)

(۲۴۲) الجواب صحیح محمد احمد دہلوی

(۲۴۳) الجواب صحیح صوفی ظہور محمد سہارنپوری

(۲۴۴) الجواب صحیح والمجیب نجیح محمد عارف حسین قریشی علیگڑھی

(۲۴۵) حضرت والا مرتبت عالی منزلت گل گلزار جیلانی گلبن خیابان سمنانی مولانا سید شاہ ابو احمد علی حسین صاحب چشتی اشرفی مسند نشین سرکار کچھوچھہ کے دو مقدس ارشاد واجب الانقیاد

فرزند عزیز سلمہ اللہ تعالیٰ۔ فقیر سید ابو احمد المدعو محمد علی حسین الاشرفی الجیلانی

بعد دعائے درویشانہ سلام خوب کیشانہ مدعا نگار ہے تمہارا لفافہ جوابی آیا خوشی حاصل ہوئی۔ میں اُدھر آنے کا ارادہ رکھتا تھا مگر چند وجوہ سے نہ آسکا۔ انشاء اللہ تعالیٰ بعد عرس شریف حضرت جد اعلیٰ قدس سرہٗ بشرط زندگی ماہ جمادی الثانی تک سورت میں آؤں گا۔ اب میرے آنے کو غنیمت سمجھنا میں بہت ضعیف ہوتا جاتا ہوں۔ اور فرقہ ندوہ کی موافقت اور اُن کا ساتھ دینا جائز نہیں ہے۔ اور مولانا احمد رضا خاں صاحب عالم اہلسنت کے فتووں پر عمل کرنا واجب ہے کافروں کا ساتھ دینا ہرگز جائز نہیں ہے اور ہمارے جملہ مریدان و محبان اور جمیع پرسان حال کو سلام و دعا کہنا۔ ۲۱ ماہ ذی الحجہ [illegible]

دوسرا مفاوضۂ عالیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فقیر سید ابو احمد المدعو محمد علی حسین الاشرفی الجیلانی کی جانب سے جمیع مریدان اور محبان خاندان اشرفیہ کو واضح ہو کہ حاجی غلام محمد جو ہمارے خلیفہ برہمچاری قطب الدین اسمٰعیل ہند کے مرید ہیں۔ اگر ان سے اور آپ لوگوں سے کسی مسئلہ میں اختلاف ظاہری کچھ پیدا ہو تو لازم ہے کہ اس کو فقیر کے پاس لکھ کر باہمی تسکین کر لو۔ اس فقیر کو مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک خاص رابطہ خصوصیت ہے یعنی حضرت مولانا سید شاہ آل رسول احمدی رحمۃ اللہ علیہ مولانا کے پیر نے مجھ کو اپنی طرف سے خلافت عطا فرمائی ہے۔ مولانا بریلوی اور اس فقیر کا مسلک ایک ہے ان کے فتوے پر میں اور میرے مریدان عمل کرتے ہیں۔ بڑی نادانی کی بات ہے کہ ایک خاندان اور ایک سلسلہ کے لوگوں میں صورت نفاق پیدا ہو۔ اور میں عنقریب بمبئی سے سورت آؤں گا جملہ مریدان [illegible] دعا

حسبہ الفقیر السید ابو احمد محمد علی حسین الاشرفی الجیلانی

فتوائے ہنگل ضلع حصار

(۲۴۶) کتاب حسام الحرمین نہایت صحیح اور عمدہ کتاب ہے جو وہابیہ کے دام سے بچنے کے لئے ایک نایاب خزینہ ہے۔ فقیر ابو الفیض چشتی سلیمانی عفا اللہ ساکن ہنگل ضلع حصار ڈاکخانہ رتیا

فتوائے گونڈل کاٹھیاوار

(۲۴۷) بیشک فتاویٰ حسام الحرمین الکریمین نہایت حق و صحیح و قابل قبول مسلمان ہے۔
خادم الطلباء قاسم میاں رضوی عفی عنہ ساکن گونڈل کاٹھیاوار

فتوائے جوناگڈھ کاٹھیاوار

(۲۴۸) کتاب حسام الحرمین کو اس فقیر نے بغور دیکھا۔ یہ کتاب جمیع اہلسنت وجماعت کے لئے واجب العمل بلکہ تمام اسلامی مدارس میں زیر تعلیم رکھی جانے کے قابل ہے خدا اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں اس کے مصنف کو جزائے خیر مرحمت فرمائے۔
احقر العباد خادم قوم محمد قاسم ہاشمی قادری عفی عنہ خطیب جوناگڈھ اسٹیٹ کاٹھیاوار۔

(۲۴۹) کتاب حسام الحرمین الشریفین نہایت صحیح و معتبر ہے۔
احقر محمد عبد الشکور گیسو دراز سنی حنفی قادری اویسی ساکن دھوراجی عفا اللہ عنہ
ضلع [illegible] کاٹھیاوار

فتوائے جلال پور جٹاں پنجاب

(۲۵۰) حقیقت امر یہ ہے کہ جماعت وہابیہ دیوبندیہ نے اسی کا بیڑا اٹھایا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو معاذ اللہ حضور کی توہین میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جائے۔ کسی نے چھوٹے بڑے چوہڑے چمار سب کو برابر کہا کسی نے حضور کا تصور گاؤ خر سے بدتر سمجھا کسی نے شیطان کے علم سے کمتر آپ کا علم بتایا، کسی نے صبی و مجنون و بہائم کا ہمسر ٹھہرایا لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ کتنے دشمنان خدا و رسول غارت و تباہ خسر الدنیا والآخرۃ ہو گئے اور یوں ہی ان کا حشر بھی وہی ہونا ان شانئک ہو الابتر۔ اے لوگو آخر تمہیں مرنا ہے اور خدا و رسول کو منہ دکھانا ہے خداوند عالم نے تم کو جو حکم فرمایا ہے کہ وتعزروہ وتوقروہ اُس حکم کی تعمیل یوں ہی کی جاتی ہے کیا اس آیت کے یہی معنی ہیں کہ حضور کی توہین کرو کیا تم اس حکم سے مستثنےٰ ہو کہ ان تحبط اعمالکم ہر گز نہیں۔ جبکہ آواز کی رفع صوت وہ بھی بقصد اہانت نہیں موجب حبط اعمال ہو تو جو شخص بالقصد حضور کی شان میں بے ادبی و دریدہ دہنی کرے دیکھیں کہ اس وعید سے بری ہو سکتا ہے جن اشیاء کو حضور کی ذات مقدس سے نسبت ہے اُن کی توہین کفر موجب ہے۔ لو قال محمد درویشک بود او قال جامہ پیغمبر ریمناک بود او قال قد کان طویل الظفر اوقال علی وجہ الاہانۃ کفر (ہدایہ، عالمگیری) جو شخص حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حملہ کرے اور کلمات گستاخانہ بلکہ ملحدانہ بکے اور اسی کو اپنا دین و ایمان سمجھے وہ کب مومن رہ سکتا ہے کیا ایمان اسی کا نام ہے کہ حضور کی شان والا میں زبان درازی کرے دیکھو عاص ابن وائل جیسے کی ادنیٰ گستاخی پر حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ نے سورۃ کوثر نازل فرما کر اپنے محبوب پاک کی کس قدر دلداری فرمائی اور اس کافر بدنصیب کو کیا کچھ نہ کہا اسی خبیث نے حضور کی شان اقدس میں لفظ ابتر استعمال کیا تھا اب کے ایمانداروں کی زبان سے جو کلمات [illegible] پڑھ کر پھر باوجود

ان کفریات کے یہ مومن ہی رہے استغفر اللہ یہ اگر قہر الٰہی کے مستحق و سزاوار ہیں اگر جناب رحمۃ للعالمین کا واسطہ نہ ہوتا تو دنیا ہی میں عذاب الٰہی ہوتا یہ حضور ہی کا طفیل ہے کہ یہاں یہ مصئون و محفوظ ہیں مگر آخرت میں ان شاء اللہ ہوالاسقر کے زمرے میں ہونگے ۔ در مختار میں ہے الکافر بسبب نبی من الانبیاء لا تقبل توبتہ مطلقاً و من شک فی عذابہ و کفرہ کفر جو شخص کسی نبی علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اس کی توبہ بھی قبول نہیں اور جو شخص اس کے عذاب و کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ۔ جو صاحب دیوبندیوں کے کفر پر فتاویٰ مواہیر دیکھنا چاہیں تو علمائے حرمین طیبین سے بڑھ کر کہاں کی ہوں گی جہاں سے دین کا آغاز ہوا ۔ لہٰذا اپنے عام بھائیوں کی زیادت اطمینان کے لئے اعلان ہے کہ کتاب حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین منگا کر دیکھیں ۔ جس کے ہر صفحہ پر اصل کتاب کی عربی عبارت اور اس کے مقابل سلیس اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے کوئی شہر کوئی محلہ کوئی مکان اہلسنت و جماعت کا اس کتاب سے خالی نہ ہونا چاہیئے ۔ کیونکہ ہر جگہ دیوبندیوں نے شور مچا رکھا ہے یہ مبارک کتاب بوقت ضرورت تیر حربکا کام دے گی ۔ فقیر پُر تقصیر حافظ حاجی پیر سید ظہور شاہ واعظ الاسلام قادری جلالپوری عفی عنہ

فتوائے عالیجناب مولانا مولوی محمد صدیق صاحب بڑودی

سند یافتہ مدرسہ دیوبند و سابق مفتی سورتی مسجد رنگون ۔

(۱ و ۲) کیا فرماتے ہیں علمائے دین مبین و مفتیان شرع متین ان مسائل میں کہ (۱) مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان کے صفحہ ۸ پر لکھا آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے ۔ ملاحظہ ہو علم غیب کی دو قسمیں کیں علم کل اور علم بعض ۔ علم کل کا انکار کیا اور علم بعض کو جانوروں پاگلوں کے علم کی طرح بتایا ۔

العیاذ باللہ تعالیٰ ان عبارت میں رسول اللہ [illegible] کی توہین و بے ادبی ہے

یا نہیں اور شریعت مطہرہ کی رو سے مولوی صاحب موصوف کافر ہیں یا مسلمان؟ بینوا توجروا (۲) رسالہ الامداد صفر ۱۳۳۶ھ میں ایک واقعہ چھاپا گیا کہ ایک شخص نے یوں لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ پڑھتا ہے جاگتا ہے تو بیداری میں ہوش کے ساتھ اللّٰھم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی پڑھتا ہے اور بیقرار عذر یہ کرتا ہے کہ زبان میرے اختیار میں نہ تھی۔ اور دن بھر اس کا یہی حال رہتا ہے پھر مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کو اس کی اطلاع دیتا ہے تو مولوی صاحب جواب دیتے ہیں کہ اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے سوال یہ ہے کہ بیداری میں ہوش کے ساتھ دن بھر غیر نبی کو نبی جپنے والا اور اُن کے اس فعل کو تسلی بخش بتانے والا شرع مطہر کے حکم سے کافر ہے یا نہیں؟ (۳) مولوی خلیل احمد انبیٹھی اور مولوی رشید احمد گنگوہی نے براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ پر لکھا شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ غرض یہ ہے کہ تمام زمین کا علم محیط شیطان کے لیے نص سے ثابت ماننا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم محیط زمین ثابت ہونے پر کوئی دلیل نہ ماننا بلکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے تمام روئے زمین کا علم محیط ماننے کو شرک کہنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور اس کا قائل کافر ہے یا نہیں؟ (۴) مولوی قاسم نانوتوی اپنی کتاب تحذیر الناس صفحہ ۲۸ پر لکھتے ہیں اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ ملاحظہ ہو خاتم النبیین کا انکار کرنیوالا کافر ہے یا نہیں؟ (۵) جو شخص ان اقوال کے قائلین کو ان کے ان اقوال پر مطلع ہو کر انہیں مسلمان جانے وہ بھی کافر ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

المستفتی بوہرو سلیمان رجب قادری برکاتی نوری غفرلہ از مقام پادرہ ریاست بڑودہ

الجواب ھو الموفق للصواب۔ الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ ورسولہ

وجیہہ۔ اما بعد (۱) حضور سرورِ کائنات فخرِ موجودات علیہ افضل الصلوٰت واتم التسلیمات کا علم شریف وہ بحرِ ذخار اور دریائے ناپیداکنار ہے جس کی کوئی حد و غایت نہیں آپکو اولین و آخرین کا علم عطا ہوا۔ حدیث مقدس علمت علم الاولین والاخرین (اوکما قال) اس کے لئے دلیلِ ناطق و شاہد صادق ہے ہاں حق سبحٰنہ وتعالےٰ کا علم اور آپ کا علم مساوی اور برابر نہیں دونوں میں فرق بیّن ہے علم باری تعالیٰ محیط اور علم حضور پُر نور علیہ الصلاۃ والسلام محاط، وہ علم قدیم یہ حادث وہ ذاتی یہ عطائی اور پھر کمیت و مقدار کا فرق بھی موجود یعنی حضور پُر نور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا علم شریف حق سبحٰنہٗ وتعالےٰ کے علم کے مقابلہ میں ایسا ہے جیسا کہ سات دریاؤں میں سے ایک قطرہ لیکن مخلوقات میں کوئی آپ کے علم کے برابر نہیں، یہاں تک کہ انبیائے سابقین علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کو جسقدر بھی علم عطا ہوا وہ آپ کے علم شریف کے مقابلہ میں ایسا ہے جیسا کہ سات دریاؤں میں سے ایک قطرہ چنانچہ روح المعانی میں قولہ تعالےٰ ولا یحیطون بشیٔ من علمہ کے تحت مرقوم ہے: علم الاولیاء من علم الانبیاء بمنزلۃ قطرۃ من سبعۃ ابحر وعلم الانبیاء من علم نبینا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھذہ المنزلۃ وعلم نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من علم الحق سبحٰنہٗ بھذہ المنزلۃ قصیدہ بردہ میں ہے۔ ؎

فان من جودک الدنیا وضرتہا ؛ ومن علومک علم اللوح والقلم

غرضیکہ بہ نسبت مخلوقات کے آپ کے علم کی کوئی انتہا و غایت نہیں ہے۔ ؎

لا یمکن الثناء کما کان حقہٗ ؛ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

پس ایسے علم شریف ناپیداکنار کو جانوروں اور پاگلوں کے علم کی طرح تحریر کرنا اور اس کے ساتھ تشبیہ دینا صراحۃً کفر و جہالت اور کھلی حماقت و نادانی ہے۔ نبی برگزیدہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی سخت توہین ہے اور آپکی شان اقدس میں ایک شمہ برابر گستاخی کرنیوالا قطعاً مرتد ہے۔ اللّٰھم احفظنا

(۲) حضرات انبیائے کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ کسی غیر پر استقلالاً صلوٰۃ بھیجنا ہرگز جائز نہیں خواہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین ہوں یا اولیائے عظام رحمہم اللہ تعالیٰ

تبعاً جائز ہے۔ چنانچہ تفسیر احمدی میں آیت کریمہ ان اللہ وملئکتہ الآیۃ کے تحت میں مرقوم ہے
العلم انہم ذکروا ان الصلوۃ علی غیرہ والہ بطریق التبعیۃ جائز وبالاستقلال مکروہ فتنبہ
وافضل پس نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے بعد میں قصد واختیار کے ساتھ ہوش وحواس کے درست
ہوتے ہوئے عمداً کسی غیر کا کلمہ پڑھنا اور اس پر درود پڑھنا جیسا کہ سائل تحریر کررہا ہے اور پھر اس
کے اس فعل کو تسلی بخش بتانا یقینی کفر وارتداد ہے۔

(۳) شیطان کے لئے تمام روئے زمین کا علم محیط نص سے ماننا اور حضور پر نور علیہ افضل الصلوۃ والسلام
کا علم اس سے کم بتانا کما حررہ السائل یہ یقینی نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی سخت ترین توہین
ایسا تحریر کرنے والا قطعاً مرتد ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے علم شریف کی تو وہ
شان ہے کہ شیطان تو درکنار اولو العزم انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام بھی اس کے قریب نہیں پہنچے۔
کما فی قصیدۃ البردۃ وللہ درہ حیث قال ؎

فاق النبیین فی خَلقٍ وفی خُلُقٍ — ولم یدانوہ فی علم ولا کرم
وکلھم من رسول اللہ ملتمس — غرفا من البحر او رشفا من الدیم
وواقفون لدیہ عند حدّھم — من نقطۃ العلم او من شکلۃ الحکم

(۴) حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کو خاتم النبیین نہ ماننا اور آپ کے بعد میں دوسرے نبی کے
وجود کو ممکن اور جائز سمجھنا بلاشک نصوص قطعیہ صریحہ کا انکار ہے جو صراحۃً کفر وارتداد ہے۔ آیہ کریمہ
ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اس کے لئے دلیل قاطع برہان
ساطع ہے تفسیر احمدی میں ہے ھذہ الآیۃ تدل علی ختم النبوۃ علی نبینا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
صریحا دوسری جگہ ہے وخاتم النبیین ای لم یبعث بعدہ نبی قط واذا نزل عیسی فقد یعمل
بشریعتہ ویکون خلیفۃ لہ ولم یحکم بشطر من شریعۃ نفسہ وان کان نبیا قبلہ۔

(۵) سرور کائنات فخر موجودات علیہ افضل الصلاۃ واتم التسلیمات کی شان اقدس میں ذرہ برابر گستاخی
کرنیوالا اور شمہ برابر توہین کرنے والا بلا ریب کافر ومرتد ہے۔ اور جو شخص ایسے گستاخ شخص

کو اس کے اقوال کفریہ کا علم ہونے کے باوجود کافر نہ سمجھے وُہ بھی کافر ہے کتب عقائد میں صاف وصریح مسطور ہے۔ من شك فى كفره وعذابه فقد كفر۔ اللهم ارزقنا خير الدين واسألك اللهم حبك وحب حبيبك صلى الله عليه وسلم اللهم ارزقنا زيادة حرمك وحرمه صلى الله تعالى عليه وسلم من قبل ان نميتا وتوفنا مسلمين والحقنا بالصالحين غير خزايا ولا نادمين ولا مفتونين آمين يارب العالمين۔

کتبه العبد الفقير الى ربه الغنى **محمد صديق** البرودى غفر الله له ولوالديه ولمشائخه اجمعين

۲۵۲) الجواب صواب والمجيب مصيب۔ الراقم احمد سيد خالد **شامى** عفى عنه

۲۵۳) هذا هو الحق عندى احقر الزمان **محمد عبد الله** بڑودی غفرلہ الرحمن القوی

فتوائے دیگر از بریلی شریف

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کتاب حسام الحرمین شریف حق ہے یا نہیں اور مسلمان کو اس کے احکام کا ماننا اور اُن پر عمل کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔ المستفتی بوہرہ سیٹھ سلیمن رجب قادری برکاتی نوری غفرلہ۔ از پادرہ ضلع بڑودہ

الجواب

۲۵۴) الحمد لله رب المشرقين والمغربين۔ الذى سل حسام الحرمين على منحر الكفر والمين۔ وافضل الصلوة واكمل السلام فى الثقلين۔ على حبيبه المزين بكل زين۔ والمبرء من كل عيب وشين۔ سيد الكونين۔ جد الحسنين۔ نبى القبلتين۔ وسيلتنا الى الله تعالى فى الدارين۔ سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه و ابنه وحزبه اجمعين فى الملوين۔ آمين يا خالق الكونين۔ **امابعد** بکتاب

برکت کتاب کامل النصاب حسام الحرمین شریف از اول تا آخر بالکل درست و صحیح بجا و حق واجب العمل واجب الاعتقاد واجب الاعتبار ہے۔ بلکہ حسام الحرمین شریف کھرے کھوٹے سچے جھوٹے کو پرکھنے کے لیے پکی کسوٹی اور صحیح معیار ہے۔ اگر اس کے تمام احکام کو بکشادہ پیشانی حق مان کر اون کے حضور سر تسلیم کردے تو معلوم ہو جائے گا کہ سچا سنی مسلمان ایماندار ہے اور اگر جان بوجھ کر انکار کیا تو کھل جائیگا کہ گمراہ بدمذہب بہکا ہے۔ حسام الحرمین ایمان و سنت کا ایک مہکتا گلشن لہکتا گلزار ہے۔ جس کے پھولوں میں باغ حرم کے پھولوں کی خوشبو جس کی بہار چمن طیبہ کی بہار ہے۔ حسام الحرمین جلوہ بَاطِنُهٗ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ کا آئینہ دار ہے کہ اہلسنت کے لیے نمونہ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ ہے۔ اور بدمذہبوں منافقوں کے لیے قہر پروردگار ہے۔ دینداروں کے لیے نور ہے بددینوں کے لیے نار ہے مسلمانوں کے لیے مہکتے ہوئے پھول اور بے ایمانوں کی آنکھوں میں کھٹکتا خار ہے۔ حسام الحرمین دین و سنت کی سپر اور دشمنان دین کے سروں پر شمشیر برق بار ہے پاک خدا کے پاک گھر کعبہ معظمہ کی برہنہ تلوار ہے، پیارے نبی کی پیاری سرکار مدینہ طیبہ کی تیغ آبدار ہے۔ مجاہد فوج ظفر موج مفتیان مدینہ منورہ کا نیزہ کارزار ہے الٰہی لشکر ظفر پیکر یعنی علمائے مکہ معظمہ کا خنجر خونخوار ہے کہ خدا و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں بدگویوں کی گردنوں پر پڑتا اور اڑتا ہے۔ بددینوں کو چارہ جوئی کا کہاں وار ہے۔ حسام الحرمین کی وہ قاہر مار ہے کہ خدا و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے توہین و گستاخی کرنیوالوں کے سینوں میں خار ہے، جس کا ہر وار دار سے پار ہے۔ اور کیوں نہ ہو کہ اس کا مصنف مجددی کچھار کا شیر خونخوار ہے، حیدری اکھاڑے کا شہ زور پہلوان میدان حمایت اسلام کا یکتا تازہ شہسوار ہے، جو علمائے کرام کی آنکھوں کا تارا، مفتیان عظام کے سروں کا تاج امت مصطفیٰ کا پاسبان۔ حامیان سنت کا سردار ہے جس کی بلندی جلالت و رفعت و وجاہت علمائے حرمین کے فرمان تَشْهَدُ لَهٗ عُلَمَاءُ الْبَلَدِ الْحَرَامِ اَنَّهُ اَلسَّيِّدُ الْفَرْدُ الْاِمَامُ سے روشن و آشکار ہے جو دین پاک کا مجدد ملت طاہرہ کا مؤید علمائے اہلسنت [illegible] ہے۔ حضور مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا [illegible] کرنیوالا

دشمنانِ مذہب اہلسنت کو خاک و خون میں لٹانے والا کفر و شرک کو مٹانے والا۔ حمایت شریعت و طریقت کا علمبردار ہے اس مبارک فتاوے پر تصدیق کرنے والوں میں ہر ایک ساکن بلد اللہ الحرام یا مجاور آستانہ سرکار ابد قرار ہے، جو شخص جان بوجھ کر اسے نہ مانے وُہ کافر و مرتد عذاب نار کا سزاوار ہے۔ مستحق غضب جبار ہے لائق لعنت کردگار ہے. مورد قہر قہار ہے اس پر خدا کی سخت لعنت اور پھٹکار ہے کیوں کہ اس نے اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت و جلالت و وجاہت کو اس قدر ہلکا جانا کہ اُن کی توہین اور گستاخی کو کفر نہ مانا اور یہ ظاہر کہ جس طرح اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی توہین اور گستاخی کرنے والا کافر ہے اسی طرح جو شخص اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی توہین او گستاخی کو کفر نہ جانے وہ بھی اسلام سے خارج اور مرتد خاسر ہے. بالجملہ بیشک فتاوے حسام الحرمین شریف حرف بحرف قطعاً حق و صحیح ہیں اور ان کو ماننے والے اُن پر سچے دل سے عمل کرنے والے سچے پکے سُنی مسلمان سعید و نجیح ہیں اور بیشک قادیانی نانوتوی گنگوہی انبیٹھی تھانوی اپنے اُن کفریات واضحہ صریحہ خبیثہ ملعونہ کے سبب جو اصل فتاوے حسام الحرمین شریف میں بعبارتہا منقول ہیں جن میں کوئی ایسی تاویل و توجیہ قطعاً نا ممکن، جو قائلین کو قطعی یقینی کفر و ارتداد سے بچا سکے قطعاً یقیناً کافر مرتد لائق تذلیل و توہین و واجب التفضیح ہیں. اور بے شک جو لوگ اُن کے کفریات قطعیہ ملعونہ پر مطلع ہونے کے بعد بھی اُن کو مسلمان جانیں یا اُن کے کافر ہونے میں شک رکھیں یا ان کو کافر کہنے میں توقف کرے وُہ بھی خارج از اسلام داخل کفر فظیع ہیں اور بیشک ان فتاوے کا ماننا مسلمانوں پر فرض دینی اسلامی قطعی یقینی اور اُن پر عمل کرنا حکم شرعی لازم حتمی۔ ھذا ما اقول و افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد و باللہ التوفیق وعلیہ الاعتماد واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

الفقیر ابو الفتح عبید الرضا
کتبہ محمدن المدعو بحشمت علی القادری الرضوی اللکھنوی غفرلہ
ولابویہ ولاخویہ ولجمیع اہل السنۃ والجماعۃ ربہ المولی العزیز القوی آمین

سنی حنفی قادری رضوی لکھنوی
دامان احمد رضا
من دست و
ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان

فتوائے علمائے سندھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

استفتاء

چہ می فرمایند علمائے اہلسنت و مفتیان دین و ملت کثر اللہ تعالیٰ امدادہم و کسر اضدادہم دریں مسائل کہ مرزا غلام احمد قادیانی دعوی نبوت کرد و حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام را سخت ناپاک دشنامہا داد۔

از مولوی رشید احمد گنگوہی استفتاء کردہ شد کہ دو شخص در کذب باری گفتگو میکردند برائے طرفداری یکے شخص ثالث گفت کہ من کہ گفتم کہ من قائل وقوع کذب باری باری نیستم ایں قائل مسلمان ست یا کافر یا بدعتی ضال است یا خارج اہلسنت با وجودیکہ قبول کرد وقوع کذب باری رشید احمد گنگوہی فتوی داد کہ اگرچہ ثالث در تاویل آیات خطا کرد مگر وے را کافر یا بدعتی ضال نمی باید گفت زیرا کہ وقوع خلف وعید را جماعت کثیرہ از علمائے سلف قبول میکنند خلف وعید خاص است وکذب عام است زیرا کہ قول خلاف واقع را کذب میگویند پس آن قول خلاف واقع گاہے وعیدے باشد گاہے وعدہ گاہے خبر و ایں ہمہ انواع کذب است و وجود نوع وجود جنس را مستلزم ست لہذا معنی وقوع کذب از باری تعالیٰ درست شد اگرچہ بضمن فردے باشد پس بناءً علیہ ایں ثالث را ہیچ کس سخت نباید گفت کہ دریں تکفیر علمائے سلف لازم می آید حنفی را بر شافعی و شافعی را بر حنفی بوجہ قوت دلیل خود طعن و تضلیل کردن نمی رسد این ثالث را از تضلیل و تفسیق مامون باید کرد۔

مولوی قاسم نانوتوی در کتاب خود مسمی بہ تحذیر الناس بر صفحہ سوم نوشت در خیال عوام خاتمیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بایں معنی ہست کہ زمانہ آنحضرت بعد زمانہ انبیائے سابقین ست و آنحضرت آخر النبیین ہست مگر بر اہل فہم روشن باشد کہ بتقدم یا تاخر زمانی ہیچ فضیلت بالذات نیست پس

در مقام مدح ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمودن دریں صورت چگونہ صحیح می تواند شد آرے اگر ایں وصف را از وصاف مدح نشمارند وایں مقام را مقام مدح نگردانند پس البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی درست مے تواند بود مگر من میدانم کہ کسے را از اہل اسلام ایں سخن گوارا نخواہد بود و برہمیں صفحہ نوشت بلکہ بنائے خاتمیت بر امر دیگر ست کہ ازاں تاخر زمانی و سد باب مذکور خود بخود لازم می آید و فضیلت نبوی دو بالا میشود وتفصیل ایں اجمال آنست کہ قصہ موصوف بالعرض بر موصوف بالذات ختم میگردد وچنانکہ وصف موصوف بالعرض مکتسب از موصوف بالذات میشود و وصف موصوف بالذات از دیگرے مکتسب و مستعار نمی شود و بر صفحہ چہارم نوشت ہمیں طور خاتمیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را تصور فرمائید یعنی آنحضرت موصوف بوصف نبوت ہستند وسوائے ایشان دیگر انبیا موصوف بوصف نبوت بالعرض نبوت دیگر انبیا فیض آنحضرت ست مگر نبوت آنحضرت فیض دیگر نیست (بہمیں معنی) بر آں حضرت سلسلہ نبوت مختتم میشود و بر صفحہ چہارم نوشت اگر اختتام نبوت بایں معنی تجویز کردہ شود کہ من گفتم پس خاتم شدن آنحضرت فقط بہ نسبت انبیائے گذشتہ خاص نباشد بلکہ اگر بالفرض در زمانہ آنحضرت ہم نبی دیگر شود دراں حال ہم خاتمیت آنحضرت بحال خود باقی میماند بر صفحہ بست وہشتم نوشت بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ہم نبی دیگر پیدا شود دریں صورت ہم در خاتمیت محمدیہ ہیچ فرقے و خللے نخواہد افتاد مولوی خلیل احمد انبیٹھی کتاب بنام براہین قاطعہ نوشت واستاذش مولوی رشید احمد گنگوہی حرف حرف ایں کتاب را تصدیق نگاشت دریں کتاب بر صفحہ پنجاہ و یکم میگوید الحاصل غور می باید کرد کہ حال شیطان وملک الموت را دیدہ علم محیط زمین را برائے فخر عالم خلاف نصوص قطعیہ بلا دلیل محض قیاس فاسدہ ثابت کردن اگر شرک نیست پس کدامی حصہ ایمان ست برائے شیطان وملک الموت ایں وسعت علم بنص ثابت شد بر وسعت علم فخر عالم کدام نص قطعی ہست کہ بآں ہمہ نصوص را رد کردہ یک شرک ثابت میکند۔ مولوی اشرف علی تھانوی در کتاب خود مسمی بہ حفظ الایمان بر صفحہ ہشتم نوشت برائے ذات مقدسہ آنحضرت علم غیب ثابت کردن اگر بقول زید صحیح باشد پس امر دریافت طلب

دانست که مراد ازیں غیب آیا بعض غیب ست یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیه مراد هستند پس دریں علم غیب نفسیں حضور خصوصیت چیست مثل ایں غیب برائے زید و عمرو بلکه برائے هر صبی و مجنون بلکه برائے جمیع حیوانات و بهائم نیز حاصل ست زیرا که هر کسے را امرے معلوم باشد که از دیگرے مخفی است پس باید همه را عالم الغیب گفته شود پس اگر زید التزام بکند که آرے من همه را عالم الغیب خواهم گفت پس علم غیب را بجز کمالات نبویه چرا شمرده میشود وصفے که دراں خصوصیت مومن بلکه خصوصیت انسان هم نباشد را از کمالات نبویه چگونه تواند شد۔ و اگر التزام کرده نشود پس درمیان نبی و غیر نبی وجه فرق بیان کردن ضرور است و اگر تمام علوم غیبیه مراد هستند بایں طور که فردے از افراد علم غیب خارج از علم نبوی نماند پس بطلان ایں امر بدلیل نقلی و عقلی ثابت است۔ اکنون علمائے ربانیین و مفتیان حقانیین براه همدردی اسلام و مسلمین بلا خوف لومة لائم اظهار حق فرمایند که آیا از مذکورین (۱) مرزا غلام احمد قادیانی کافر و مرتد هست یا نے۔ بینوا توجروا۔

(۲) مولوی رشید احمد گنگوهی که وقوع کذب باری را درست گفت مرتکب تکذیب خدائے قدوس و معبود جل جلاله هست یا نے؟ بینوا توجروا۔

(۳) مولوی قاسم نانوتوی که معنی ختم نبوت را تحریف کرده خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیاء را غلط و خیال عوام گفته و معنی خاتم النبیین نبی بالذات ساخته و پیدا شدن نبی جدید را بعد زمانه نبوی هم تجویز کرده آیا منکر مسئله ضروریه دینیه ختم نبوت هست یا نے؟ بینوا توجروا۔

(۴) مولوی خلیل احمد انبیٹهی که علم محیط زمین را برائے شیطان و ملک الموت ثابت بنصوص گفت و ثبات همیں علم را برائے حضور سید عالم صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شرک گردانید آیا علم شیطان را زائد از علم نبوی گفت یا نے؟ و انبیٹهی مذکور توهین و تنقیص کننده حضور سید عالمین صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یا نے؟ بینوا توجروا۔

(۵) مولوی اشرف علی تهانوی که علم غیب نبی اکرم صلی الله تعالیٰ علیه وسلم را مثل علم غیب جانوراں و چارپایاں و دیوانگان گفت آیا اهانت و استخفاف کننده حضور سید المرسلین صلی الله

تعالیٰ علیہ وسلم ہست یا نہ؟ بینوا توجروا۔

المستفتی: فقیر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی قادری رضوی لکھنوی غفر لہ ولوالدیہ ربہ القوی مدرس مدرسہ اہلسنت وجماعت۔ پادرہ ضلع بڑودہ ملک گجرات۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وآلہ واصحابہ اجمعین۔ **جواب سوال اوّل:** مرزا غلام احمد قادیانی کہ دعویٰ نبوت ورسالت خود کردہ است چنانکہ از کتب مصنفۂ او ظاہر ست ہیچکس را از اہل اسلام در الحاد وزندقہ او اختلاف نیست۔ مرزا غلام احمد قادیانی در صفحہ ۱۱ از کتاب خود دافع البلا اعلان میکند کہ سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا و در صفحہ دہم میگوید بہر حال جبتک کہ طاعون دنیا میں رہیگا قادیاں کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا، کیوں کہ یہ اس کے رسول کا تختگاہ ہے۔ اور یہ تمام امتوں کے لیے نشان ہے۔ و در صفحہ ۲۱، گوید اگر تجربہ کی رو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں، و در صفحہ ۲، ۳ کتاب تریاق القلوب میگوید کہ

منم مسیح بیانگ بلند مے گویم ۔۔ منم خلیفۂ شاہی کہ بر سما باشد
منم مسیح زماں و منم کلیم خدا ۔۔ منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

و در کتاب تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹، میگوید

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ۔۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے

و در حاشیہ مطلب این شعر مے نویسد کہ اکثر نادان اس مصرعہ کو پڑھ کر نفسانی جوش ظاہر کرتے ہیں مگر اس مصرعہ کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ امت محمدیہ کا مسیح امت موسویہ کے مسیح سے افضل ہے۔ ازیں عبارت مرزا غلام احمد قادیانی صاف معلوم شد کہ مرزا غلام احمد خود را نہ فقط نبی و رسول میگوید بلکہ از انبیاء علیہم السلام خود را افضل واعلیٰ می داند و توہین انبیاء علیہم السلام برملا کردہ ضروریات دین را صریح تکذیب می نماید و صاحب فصول عمادی نوشتہ است کہ اگر کسے گفت کہ من رسول خدا ہستم [illegible] گفت کہ من پیغمبرم کافر شود اگر [illegible] کافر است

چونکہ دعوی او محتمل صدق والست واگر بغرض عاجز کردن او میگوید پس کفر نیست ولفظه هکذا قال انا رسول الله او قال بالفارسية من پیغمبرم یرید به من پیغام می برم یکفر ولو انه حین قال هذه المقالة طلب غیره من المعجزة قیل یکفر والمتاخرون من المشائخ قالوا ان کان غرض الطالب تعجیزه وافضاحه لا یکفر انتهی وایں مضمون در فتاوی ہندیہ و جامع الفصولین ہم مذکور ست و در اشباہ و نظائر در آخر باب ردہ می نویسد کہ اذا لم یعرف ان محمدا صلی الله تعالی علیه وسلم اخر الانبیاء فلیس بمسلم لان من الضروریات انتهی یعنی کسے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالے علیہ وسلم را آخرین انبیا نمی داند کافر ست چرا کہ این عقیدہ از ضروریات دین ست و در شفائے قاضی عیاض تصریح فرمودہ است وکذلك نقطع بتکفیر غلاة الرافضة فی قولهم ان الائمة افضل من الانبیاء انتهی و علامہ قسطلانی در جلد اول ارشاد الساری شرح صحیح بخاری در صفحہ ۵۵ می فرماید النبی افضل من الولی وهو امر مقطوع به والقائل بخلافه کافر لانه معلوم من الشرع بالضرورة انتهی هذا ما ظهر لی فی هذا الباب والله اعلم بالصواب۔

جواب سوال دوم: مولوی رشید احمد گنگوہی سرگروہ علمائے دیوبند در فتوئے مذکور علی الاعلان گفت کہ معنی وقوع کذب باری تعالے درست شد اگرچہ در ضمن فردے باشد پس بنا براین عقیدہ بر صدق قرآن شریف کہ اصل اصول اسلام و ایمان ست چہ طور اعتبار و اعتماد خواہد شد چرا کہ اگر در کدام یک سخنے کاذب بودن باری تعالے ظاہر شد پس بر دیگر اقوالش چگونہ اعتماد و یقین خواہد شد تعالی الله عما یقولون علوا کبیرا مطلب این است کہ از روئے این عقیدہ فاسدہ نہ اسلام باقی می ماند نہ اصول و فروع آن نعوذ بالله من هذه العقيدة الشنيعة چرا کہ بسبب وقوع کذب باری تعالی از ہمہ ضروریات دین دست شستہ شد نہ بر خدائے تعالے ایمان ماند نہ بر قرآن نہ بر رسالت رسل و نہ بر ملائکہ نہ بر قیامت و حشر و نشر و عذاب و ثواب بلکہ ہیچ چیز درست نماند قد رد الله تعالی عن [illegible] عن غیرها وقد قدمت

الیکم بالوعید مایبدل القول لدی وایضا قال عز من قائل ولن یخلف اللہ وعدہٗ کما ذکرہ الشامی فی رد المحتار وایضا قال اللہ تعالیٰ ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا اولئک یعرضون علی ربہم ویقول الاشہاد ہؤلاء الذین کذبوا علی ربہم الا لعنۃ اللہ علی الظالمین یعنی کیست ظالم تر ازاں شخصے کہ تہمت کذب بر خدائے تعالےٰ می بندد ایں کساں در حضور رب خویش حاضر کردہ خواہند شد و گواہان خواہند گفت کہ ایں آں کسان اند کہ بر رب خویش کذب بستند خبردار شوید بر ظالمان لعنت خدا است قال الرازی فی التفسیر الکبیر قال المحققون اذا ثبت ان من افتری علی اللہ وکذب فی تحریم مباح استحق ھذا الوعید الشدید فمن افتری علی اللہ الکذب فی مسائل التوحید ومعرفۃ الذات والصفات والنبوۃ والملئکۃ ومباحث المعاد کان وعیدہ اشد واشق انتہی وظاہر است کہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی در فتوی خود مذکورہ بالا نصوص قطعیہ را غیر صادق و بے اعتبار ساختہ تکذیب آنہا کردہ باب ضلالت والحاد را برائے اغوائے عوام خلق اللہ کشادہ است چرکہ در جواب خود تصریح نمود کہ قائل وقوع کذب باری تعالےٰ را کافر یا فاسق یا ضال نباید گفت حالانکہ از عقائد ضروریہ اہل اسلام اینست کہ حق تعالےٰ را از شائبہ جمیع نقائص منزہ و بری یقین کردہ باید کما صرح بہ فی العقائد العضدیۃ حیث قال وہو تعالیٰ منزہ عن جمیع النقائص کما سبق من اجماع العقلاء علی ذلک انتہی۔ وکسیکہ چنیں عقیدہ ندارد یعنی حق تعالےٰ را از عیوب و نقائص منزہ نگوید آنکس بلا اشتباہ مبتدع و ضال ست و از اہل سنت و جماعت خارج ست، چنانچہ در فتاوے عالمگیریہ مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۲۵ تصریح کردہ است حیث قال یکفر اذا وصف اللہ تعالیٰ بما لایلیق بہ او نسبہ الی الجہل والعجز والنقص انتہے۔ و در جامع الفصولین مطبوع مصر جلد دوم صفحہ ۲۹۸ و فتاوی بزازیہ جلد ۳ صفحہ ۳۲۳ مطبوعہ مصری نویسد کہ لو وصف اللہ تعالیٰ بما لایلیق بہ کفر انتہے و دریں شک نیست کہ از جملہ عیوب و نقائص کذب ہم یک شنیع و قبیح تر نقص ست کما صرح بہ فی تفسیر مدارک التنزیل [illegible] من [illegible] منه فی اخبارہ

ووعده ووعيده لاستحالة الكذب عليه تعالى لقبحه لكونه اخبارا عن الشئ بخلاف ما هو عليه انتهى و همچنین علامہ قاضی بیضاوی در تفسیر خود زیر آیت مذکوره می فرماید انکار لان يكون احد اكثر صدقا منه فانه لا يتطرق الكذب الى خبره بوجه لانه نقص وهو على الله تعالى محال انتهى و ايضا قال فى تفسير خازن تحت الاية المذكورة يعنى لا احد اصدق من الله فانه لا يخلف الميعاد ولا يجوز عليه الكذب انتهى ازین عبارات تفاسیر معتبرهٔ اہل السنة والجماعة مبرہن گشت کہ حق تعالے از شائبہ نقص و کذب منزہ و برتر است و کذب از حق تعالیٰ ممتنع و محال است و کسیکہ نسبت کذب بہ او تعالیٰ مے دہد ملحد صریح و زندیق قبیح است۔ قبل ازین در بعض رسائل علمائے دیوبند ایں عقیدهٔ امکانِ کذب باری تعالے بمطالعہ رسیده بود مگر از تقیہ این قول فاسد امکان وقوع کذب باری تعالے را انکار مے کردند اکنون معلوم شد کہ امام طائفہ علمائے دیوبند مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی قائل وقوع کذب باری تعالے را بزور در دائرہ اہلسنت داخل کردہ در تنقیص شانِ الوہیت سعی بیجا نمودہ و از عقیدهٔ امکانِ کذب او تعالے قدم افزودہ تائید وقوع کذب باری تعالے ہم می نماید کبرت کلمة تخرج من افواههم ان يقولون الا كذبا چونکہ اہل ہوا در مسئلہ امکان کذب عوام را فریب دادہ بر ایمانِ خلق اللہ دست دراز میکنند لہذا ضروری شد کہ بطریقِ اختصار ردِ دلائل واہیہ اہل توہب نمودہ فریب بازی این قوم ظاہر کردہ شود۔ باید دانست کہ وہابیان ہمیشہ عقیدهٔ امکانِ کذب باری تعالے پیش کردہ مردمان را این فریب مے دہند کہ در مسئلہ خلف الوعید علمائے اشاعرہ کہ اہلسنت اند اختلاف می دارند و خلف وعید یک شاخ امکانِ کذب ست چرا کہ وعید ہم ایک خبر است پس خلافِ آن کذب خواہد شد حالانکہ این صریح فریب باری اہل مذاہب باطلہ است کہ خلافِ حق را با حق آمیختہ دام تزویر مے نہند۔ اکابر اہلسنت در تصانیف خویش این حقیقت را مثل آفتاب روشن کردہ اند کہ کسانیکہ خلف الوعید را قائل [illegible] ہیچ تعلق ندارند

چرا کہ وعید انشائے تخویف ست یعنی پیدا کردن خوف وظاہر است کہ صدق وکذب بجز تعلق میدارند نہ بہ انشاء لہذا خلف وعید در کذب داخل نخواہد شد باقی خلف وعد کذب ست کہ برخلاف واقع خبر دادن را میگویند وازین سبب گفتہ آمد کہ خلف الوعید از خدا تعالے فضل وکرم ست و خلف الوعدہ از حق تعالے محال ونقص ست کما صرح بہ فی مسلم الثبوت وشرحہ فواتح الرحموت لمولانا بحر العلوم اللکھنوی ونص العبارة ہکذا الخلف فی الوعید جائز فان اہل العقول السلیمة یعدونہ فضلا لا نقصا دون الوعد فان الخلف فیہ نقص مستحیل علیہ سبحنہ وتعالی ورد بان ایعاد اللہ تعالی خبر فہو صادق قطعا لاستحالة الکذب ہناک واعتذر بان کونہ خبرا ممنوع بل ہو انشاء للتخویف فلا بأس فی الخلف انتہی ازیں عبارت چوں روز روشن ظاہر شد کہ کسانیکہ قائل خلف الوعیدند او شان ازیں خلف الوعید معنی کذب و خلاف وعدہ ہرگز نمے گیرند بلکہ کذب را نقص ومحال گفتہ حق تعالے را منزہ ومبرا از کذب یقین میکنند نہ مثل وہابیان خذلہم اللہ تعالی کہ از خلف وعید خواہ مخواہ امکان کذب باری تعالے ثابت میکنند کہ صریح نقص وعیب ست۔ صاحب رد المحتار در فصل تالیف الصلاة از جلد اول در خلف وعید اختلاف اشاعرہ بیان کردہ میفرماید ہل یجوز الخلف فی الوعید فظاہر ما فی المواقف والمقاصد ان الاشاعرة قائلون بجوازہ لانہ لا یعد نقصا بل جودا وکرما وصرح التفتازانی بان المحققین علی عدم جوازہ انتہی ازیں عبارت معلوم شد کہ محققین اشاعرہ قائل خلف وعید نیستند وغیرہ محققین نیز آنرا کذاب ونقص نمے گویند بل جود وکرم میگویند پس حاصل تمامی ایں تحقیق آنست کہ کسی از اہل اسلام خلف وعید را بمعنی کذب نگرفتہ وہابیان قاتلہم اللہ تعالے برائے فریب دادن عوام این افترا ایجاد نمودند کہ خلف وعید از افراد امکان کذب ست ہذا ما تیسر لی فی ہذا الباب واللہ اعلم بالحق والصواب۔

جواب سوال سوم از عبارت کتاب تحذیر الناس مصنفہ مولوی [illegible] صاحب نانوتوی

و بانی مدرسہ دیوبند با تصریحاً واضح گشت کہ خاتمیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باین معنی نیست کہ آنحضرت آخر انبیاست در زمانہ از ہمہ انبیا آخر است و از خاتمیت رسول اللہ معنی آخر الانبیا فہمیدن خیال عوام بے فہم ست الخ حالانکہ از تمام مفسرین و محدثین و متکلمین اہل السنۃ والجماعۃ تواتر این معنی یعنی خاتم النبیین بودن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی آخر الانبیاء از صحابہ و تابعین و ائمہ مسلمین رضوان اللہ علیہم اجمعین مروی و منقول ست و این معنی کہ قطعی از ضروریات دین شدہ است چنانچہ در اشباہ و نظائر در باب ردۃ تصریح کردہ کہ اگر کسے سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم را آخر الانبیاء نمی داند از اسلام خارج ست چراکہ حضور انور را آخر الانبیاء دانستن از ضروریات دین ست و عبارۃ الاشباہ ہکذا اذا لم یعرف ان محمداً صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات انتہی مزید عجیب از مولوی صاحب نانوتوی اینست کہ میگوید معنی خاتمیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را بمعنی آخر الانبیاء در فضیلت و مدح آنحضرت ہیچ دخل نیست حالانکہ علامہ قاضی عیاض در کتاب شفا و علامہ قسطلانی شارح بخاری در مواہب لدنیہ مے آرد کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ بایں چنیں الفاظ فضائل و مناقب عالیہ فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم بعد وفات وے بعینہٖ ہمہ بیان فرمودہ اند حیث قال بابی انت و امی یا رسول اللہ لقد بلغ من فضیلتک عند اللہ ان بعثک آخر الانبیاء و ذکرک فی اولہم فقال و اذ اخذنا من النبیین میثاقہم ومنک ومن نوح الآیۃ۔ واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم

جواب سوال چہارم: از عبارت کتاب براہین قاطعہ مؤلفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھی و مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی صاف صاف ہویدا میشود کہ علم شیطان و ملک الموت علیہ السلام از فخر دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام وسیع تر ست و این وسعت از نصوص قطعیہ ثابت است و برائے فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم بقدر وسعت مذکورہ تسلیم کردن شرک و بے ایمانی ست الخ ازیں عبارت چند وجوہ خرابی و فساد عقیدۂ اسلامیہ لازم مے آیند یکے آنکہ این استخفاف حضرت سرور عالم صلی اللہ [illegible] آنحضرت علیہ السلام از شیطان لعین بالا گفتہ شد

دیگران وسعت علمی را کہ برائے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ثابت کردن شرک و بے ایمانی گفتہ است برائے ملک الموت علیہ السلام و شیطان لعین نہ فقط تسلیم کردہ است بلکہ بموجب خیال باطل خود مثبت بنصوص قطعیہ گفتہ است حالانکہ این عقیدہ مسلمۂ اہل اسلام است کہ چیزیکہ مستلزم شرک ست آنرا برائے ہر کس از ما سوی اللہ تعالیٰ تسلیم کردن شرک و کفر است افسوس کہ مصنف براہین قاطعہ دریں مسئلہ بدیہیہ چہ قدر از راہ حق دور افتادہ کہ اثبات وسعت علمی را در حق فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بے ایمانی و شرک می داند و برائے ملک الموت و شیطان لعین عین ایمان می پندارد یا للعجب مصنف صاحب در نماز وہابیت از کجا تا کجا رسیدہ است و بر خود الزام مشرک شدن و بے ایمانی ثابت کردہ است۔ واللہ در من قال ؎

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں ٭ لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

اگرچہ مولوی خلیل احمد صاحب مصنف براہین قاطعہ بلکہ تمام وہابیان از وسعت علم سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نہ فقط منکر بلکہ قائل را مشرک بے ایمان میگویند مگر در حقیقت وسعت علمی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم از آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ چون روز روشن ظاہر و باہر ست ولکن الوہابیین لا یعلمون۔ و این عقیدہ متفقۂ اہلسنت ست کہ علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از علم ہمہ مخلوقات وسیع تر و بے پایان ست و علم [illegible] نسبت علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چہ نسبت و علم حضور انور کل معلومات حضرت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم بہ نسبت معلومات خلاق عالم جل شانہ یک قطرہ از بحر ناپیدا کنار ست و دریں جا بحث از علم مخلوق کہ بعطائے الٰہی شدہ است کردہ می شود و تصریح این الفاظ ازیں باعث ضروری افتاد کہ مفتریان را موقع افترا بدست نیاید قال فی تفسیر المدارك تحت اٰیة وعلمك ما لم تكن تعلم من امور الدین والشرائع او من خفیات الامور وضمائر القلوب وکان فضل اللہ علیك عظیما علمك وانعم علیك انتهى وایضا قال فی الجلالین وعلمك ما لم تكن تعلم من الاحكام والغیب وکان فضل اللہ علیك عظیما بذلك [illegible] در تفسیر [illegible] می نویسد۔

ای تعلیم ما متکلم حسینی بحضرت پایندہ خود انچہ گفت از ابتدا تا انتہا کہ ہمہ انبیا کامل و ہر خلائق عاجز آئینہ‌ہا دانستن تفسیران معاجز خدا عزوجل و رسول وے صلی اللہ علیہ وسلم انتہی و در تفسیر روح البیان جلد سادس مطبوعہ مصر صفحہ ۳۳ زیر ولکن اما علمہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم محیط بالمعلومات الغیبیۃ الملکوتیۃ کما جاء فی حدیث اختصام الملائکۃ انہ قال فوضع کفہ بین کتفی فوجدت بردہا بین ثدیی فعلمت علم الاولین والاخرین وفی روایۃ علم ما کان وما یکون انتہی و در تفسیر نیشاپوری زیر آیت شریفہ وجئنا بک علی ہؤلاء شہیدا فرمودہ کہ روح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمیع ارواح و قلوب و نفوس را مے بیند و شاہد میفرماید لان روحہ صلی اللہ علیہ وسلم شاہد علی جمیع الارواح والقلوب والنفوس وحضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمہ در تفسیر عزیزی در جلد اول زیر آیت شریفہ ویکون الرسول علیکم شہیدا بجگراں توجہت را پارہ پارہ میکند میفرماید کہ یعنی و باشد رسول شما بر شما گواہ زیرا کہ او مطلع ست بہ نور نبوت بر رتبہ ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دین من رسیدہ و حقیقت ایمان او چیست و حجابے کہ بدان از ترقی محجوب ماندہ است کدام است پس او می شناسد گناہان شما او درجات ایمان شما را و اعمال نیک و بد شما را و اخلاص و نفاق شما را لہذا شہادت او در دنیا و آخرت در حق امت مقبول و واجب العمل ست و آنچہ از فضائل و مناقب حاضران زمان خود مثل صحابہ و ازواج و اہل بیت یا غائبان از زمان خود مثل اویس و مہدی و مقتول دجال یا از معائب و نقائص حاضران و غائبان میفرماید اعتقاد بران واجب ست انتہی و در تفسیر حسینی زیر آیت شریفہ خلق الانسان علمہ البیان فرمودہ کہ بوجود آورد محمد را صلی اللہ علیہ وسلم و بیاموزانید وی را بیان آنچہ بود و ہست و باشد چنانچہ مضمون فعلمت علم الاولین والاخرین ازین معنی خبر میدہد انتہی۔ لہذا علمائے اہلسنت تصریح فرمودہ اند کہ در بارۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چنین گفتم کہ فلان در علم از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ است و علم حضور انور از آن کس ست ناجائز و نا روا و کفر ست کہ این گفتن تنقیص شان رسالت پناہ و مدحت دیگر دانند و صفت آنحضرت معلوم می شود اگرچہ

تصریحاً سب نداد مگر سب دہندہ و تنقیص کنندہ یکے ست قال القاضی عیاض فی الشفاء والعلامۃ شہاب الدین الخفاجی فی شرحہ المسمی بنسیم الریاض ان جمیع من سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم او شتمہ او عابہ وھو اعم من السب فان من قال فلان اعلم منہ صلی اللہ علیہ وسلم فقد عابہ و نقصہ وان لم یسبہ فھو ساب والحکم فیہ حکم الساب من غیر فرق بینھما لا نستثنی منہ فصلا ای صورۃ ولا نمتری فیہ تصریحا کان او تلویحا وھذا کلہ باجماع من العلماء وائمۃ الفتوی من لدن الصحابہ رضی اللہ عنھم الی زماننا ھذا وھلم جرا انتہی مختصرا۔ ودریں جا شعر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ یاد می آید کہ در مدحِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گفتہ است حیث قال ؎

خُلِقْتَ مبرّأً مِنْ کل عَیْب　　کانک قد خُلِقْتَ کما تشاء
واحسن منک لم تر قط عینی　　واجمل منک لم تلد النساء

سوم ازیں عبارت براہین ہویدا شد کہ کسیکہ علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را از علم شیطان لعین و ملک الموت وسیع تر گوید، چنانچہ عقیدہ جمیع اہل السنۃ ست، شرک و بے ایمان ست و این نسبتِ شرک و بے ایمانی بہ امتِ مرحومہ دادن صریح ضلالت و خروج از دائرہ اسلام ست۔ حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمۃ در کتاب شفا تصریح کردہ است کہ بایاں قطعاً آنکس را کافر تسلیم میکنیم کہ در حق امت ایں چنیں لفظ گوید کہ دراں نسبت گمراہی بہ امت باشد حیث قال نقطع بتکفیر کل قائل قال قولا یتوصل بہ الی تضلیل الامۃ انتہی پس حاصل ایں ہمہ تحقیق آنست کہ مولوی خلیل احمد انبہٹی کہ علم محیط زمین را برائے شیطان و ملک الموت ثابت بنصوص گفت و اثباتِ ہمیں برائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم شرک گردانید بلاشک علم شیطان را زائد از علم نبوی گفتہ توہین و تنقیص شانِ رسالت نمودہ است و حکم توہین و تنقیص کنندہ حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از عبارت شفائے قاضی عیاض و شرح مسمی بہ نسیم الریاض ظاہر ست وقد علمت من عبارۃ المذکورۃ فیما سبق ان من قال فلان اعلم منہ صلی اللہ

تعالیٰ علیه وسلم فقد عابه و نقصه فما بال من قال ان الشیطان اعلم منه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم والعیاذ بالله تعالیٰ من امثال هذه الکلمات الکفریة ولقد کان فی زوایا الکلام خبایا من تحقیق وسعة علم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ترکنا ذکر تفاصیلها مخافة الاطناب والله اعلم بالصواب والیه المرجع والمآب

جواب سوال پنجم: از عبارت کتاب حفظ الایمان مصنفه مولوی اشرفعلی تھانوی چون روز روشن این امر هویدا گشت که علم غیب را دو قسم ست یکے محیط کل که از وی هیچ فرد خارج نشود و این قسم را عقلاً و نقلاً باطل تسلیم کرد و لهذا این قسم علم الغیب برائے سید الانبیاء صلی الله علیه وسلم حاصل نه شد۔ دوم علم غیب جزوی و بعض این قسم را برائے فخر دو عالم علیه الصلاة والسلام اگرچه مجبوراً تسلیم میکند مگر میگوید که درین تخصیص حضور انور چیست چنین علم برائے زید و عمرو بلکه هر صبی و مجنون بلکه برائے جمیع حیوانات و بهائم حاصل ست پس درین علم درمیان نبی و غیر نبی چه فرق ست و درین الفاظ ناشایسته آنقدر سخت استخفاف و گستاخی و توهین سید المرسلین صلی الله علیه وسلم نموده است که مثل آن از اهل اسلام متصور نیست علامه شامی رحمة الله تعالیٰ علیه در جلد سوم از رد المحتار باب المرتد تصریح کرده که امام ابو یوسف رحمة الله تعالیٰ علیه در کتاب الخراج میفرماید که اگر کسے آنحضرت صلی الله تعالیٰ علیه وسلم را دشنام داد یا تکذیب کرد یا تعییب یا تنقیص شانِ حضور انور کافر گردد و نص العبارة هکذا

ایما رجل مسلم سب رسول الله صلی الله علیه وسلم او کذبه او عابه او تنقصه فقد کفر بالله تعالیٰ وبانت منه امرأته انتهی

و در قرآن شریف صحابه کرام را از لفظ راعنا گفتن که ایهام معنی توهین داشت سخت ممانعت شده اگرچه غرض صحابه کرام ازین لفظ گفتن تنقیص شان آن سرور عالم صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هرگز نبود۔ پس از علمائے وهابیه افسوس صد افسوس ست که دیده و دانسته الفاظ توهین آمیز بر زبان می آرند بلکه چھاپ کرده مشتهر مے سازند اگر کسے فتوے این الفاظ گرفته در حق مولوی اشرفعلی صاحب حفظ الایمان اگر درین قول خود صادق می باشند بگوید که مولوی اشرفعلی صاحب و

علمائے دیوبند علم محیط کلی ما ازند کہ عقلاً و نقلاً غیر مسلم ست باقی ماند علم جزوی پس دریں تخصیص مولوی اشرفعلی و علمائے دیوبند چیست اینچنیں علم برائے ہر کناس و چمار بلکہ ہر خرد سگ و خنزیر حاصل ست چراکہ ہر یک گونہ علم مثلاً ایں چیز از خوردنی اوست حاصل ست اگر چنیں نیست پس درمیان علمائے دیوبند و بہائم خرد سگ وغیرہ وجہ فرق بیان کردن ضروری ست پس ظاہر آنست کہ ایں الفاظ نوشتہ را مولوی اشرف علی صاحب در حق خود و اساتذہ خود ہرگز گوارا نکنند مگر گوارا فرماید پس او را سبک ست .... و بریں تقدیر او را لے باید کہ چناں ایں الفاظ را در شان سیدالانبیاء صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نوشتہ بذریعہ رسالہ مطبوعہ مشتہر کردہ است / ہمچناں برائے خویش و اساتذہ خویش و نیز ایں الفاظ را بصورت اشتہار چھاپ کنانیدہ خود را مشتہر فرماید۔ و قبل ازیں در جواب سوال چہارم وسعت علم حضرت سرور عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم از جمیع مخلوقات بدلائل ساطعہ مبین و مبرہن کردہ شد کہ اعادہ آں تحصیل حاصل و تطویل لاطائل ست۔ علامہ ابن جریر در تفسیر خود مطبوعہ مصر جلد دہم صفحہ ۱۰۵ از حضرت مجاہد شاگرد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم شان نزول آیت ولئن سألتهم ليقولن انما كنا نخوض ونلعب قل اباالله وآياته ورسوله كنتم تستهزؤن ۝ لا تعتذروا قد كفرتم بعد ايمانكم (توبہ) بیان میفرمایند کہ ناقہ شخصے گم شدہ بود پس آں حضرت صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرمود کہ ناقہ در فلاں وادی ست پس یکے از منافقین گفت کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) از غیب چہ داند و عبارة التفسير هكذا ولئن سألتهم ليقولن انما كنا نخوض ونلعب قال رجل من المنافقين يحدثنا محمد ان ناقة فلان بوادي كذا وكذا وما يدريه بالغيب انتهى از عبارت ایں ظاہر شد کہ در حق رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم گفتن کہ او از علم غیب چہ داند صریح استہزاء و تنقیص شان رسالت ست و تنقیص آنحضرت صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کفر ست كما ذكره في شفاء القاضي عياض وشرحه نسيم الرياض هذا ما ظهر لي في هذا الباب والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب۔

حررہ الفقیر صاحبداد خان السندی السلطانکوٹی غفرلہ رب العباد

(۲۵۵) احقر العباد صاحبداد
مدیر رسالہ الہدایت

یوم الاثنین ۱۰ ذی القعدۃ الحرام سنۃ ۱۳۴۴
مطابق ۲۲ر اپریل سنۃ ۱۹۲۶

(۲۵۶) ان تمام اجوبہ حق صراح وصدق قراح لله در المجیب الفاضل والمحقق الکامل حیث سعی فی اظہار مکائد الوہابیین والرد علی خیالات اہل الزیغ المبطلین جزاہ اللہ عنی وعن سائر المسلمین خیر الجزاء وحفظہ عن السہو والزلل والخطاء وانا المصدق الفقیر محمد حسن الکتبادی عفا عنہ ربہ الباری

زاوج تاج محمد حسن سرافراز است

(۲۵۷) الاجوبۃ کلہا صحیحۃ خادم حسین عفا عنہ رب المشرقین
بلہیشرآبادی

خادم حسین

(۲۵۸) اصاب الفاضل المحرر فیما اجاب بالتحریر۔ انا المؤید الراجی رحمۃ ربہ الغنی
محمد ابراہیم الیاسینی عفا عنہ اللہ العلی ناظم جمعیۃ الاحناف صوبہ سندھ

(۲۵۹) المجیب مصیب وجوابہ حق صریح وصدق صحیح۔ وانا المصحح الفقیر
قمر الدین السلانی مدیر رسالہ مہر

(۲۶۰) لله در المحرر المحقق والفاضل المدقق حیث اتی باجوبۃ کافیۃ ودلائل شافیۃ سطع الحق بماحق السطوع ووضح الصدق بماحق الوضوح وماذا بعد الحق الا الضلال والہادی ہو اللہ المتعال۔ وانا المصدق الفقیر محمد قاسم المتوطن فی گوٹھ یاسین ضلع سکھر سندھ

محمد قاسم

(۲۶۱) الاجوبۃ کلہا صحیحۃ۔ فقیر عبد الستار مدرس مدرسہ الہ آباد نزدیک ججتیلہ
ضلع سبی بلوچستان

(٢٦٢) هذا هو الحق والحق احق ان یتبع۔ نمقه الفقیر عبد الباقی الهمایونی عفی عنہ

(٢٦٣) بخدمت اقدس حضرت حامی شرع متین ماحی آثار راہزنان دین مولٰنا **عبد الباقی** مولوی حشمت علی صاحب سلمہ فقیر محمد حسن تسلیمات عرض میرساند واستدعائے دعائے خیر از حضور احباب میکند از مدتے سوالہائے پنجگانہ برائے تصحیح علمائے سندھ بتوسط این گمنام بے بضاعت رسیدہ اند الحال واپس رسیدہ اند۔ بخصوص عرض داشتہ شدہ اند این فقیر بہ نسبت دشمنان حضور اقدس آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ بموجب ولتعرفنهم فی لحن القول نجار عداوت آنہا از تحریرات وتقریرات خبیثہ آنہا دانستہ توقف ما در شانِ آنہا جائز نمیداند واقول انا لا اتوقف فی شانهم بل غضب الله علیهم وعلی اعوانهم ابدًا والست کما تعلم مرزا غلام احمد قادیانی بد طریق از اصول مذہب اہل السنة والجماعة ثابت ست یکے دشنام دادن مر نبی اولوالعزم حضرت عیسیٰ ابن مریم نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام و والدۂ طاہرۂ و مطہرۂ او را۔ دوم صریح دعوائے نبوت و رسالت او بعد خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و بہمیں دعوائے رسالت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسیلمۂ کذاب را مرتد و کافر دانستہ با او حکم جہاد جاری فرمود۔ مولوی رشید احمد گنگوہی ہمیں تحریر بیشک مرتکب تکذیب خدائے قدوس و سبوح ست مولوی قاسم کہ معنائے ختم نبوت را تحریف کرد و خاتم النبیین را بمعنائے آخر الانبیاء غلط و خیال عوام گفت و پیدا شدن نبی جدید بعد زمانۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہم تجویز کرد بیشک منکر مسئلہ ضروریہ دینیہ ختم نبوت ست مولوی خلیل احمد کہ علم محیط زمین را برائے شیطان و ملک الموت ثابت بنصوص گفت واثبات ہمیں را برائے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرک گفت بیشک توہین و تنقیص کنندۂ حضور اکرم ست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ہمچنیں حال ست مولوی اشرف علی را۔ خذلهم الله تعالیٰ ما اجرأهم علی هذه الکلمات الخبیثة الضالة المضلة کبرت کلمة تخرج من افواههم ان یقولون الا کذبا والسلام علی من اتبع الهدی جناب من رائے فقیر اینست کہ تحریر نمود دانا استغفر الله العظیم لی ولکم ونسأل الله لنا ولکم الثبات والاستقامة فی الدین

والدنیا والاخرۃ ۔ وعلم اللہ علیھا قال امینا ۔ والسلام علیکم وعلی من لدیکم
۲۹ ماہ ذی الحجہ الحرام سنہ ۱۳۳۹ھ العبد الفقیر محمد حسن الفاروقی المجددی عفی عنہ ماکان منہ

۳۶۴ فتوے ڈیرہ غازیخان پنجاب

الجواب : بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم صل وسلم وبارک علی نبیک محمد والہ بعدد معلوماتک میں یقین سے کہتا ہوں اور حق جل شانہ سے الحاح والتماس کرتا ہوں کہ میرے اس یقین کو قیامت کے لئے محفوظ و مامون رکھ کر اسے میری نجات اور فلاح کا موجب بنائے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم بلا ریب نبی آخر الزمان ہیں ۔ اور آپ کا آخر ۔ آخر زمانی کہنا ضروریات دین سے ہے ۔ اگر آپ کی کمال مدح آپ کے بعد انبیاء علیہم السلام کے مستفیض ہو کر تشریف لانے میں ہوتی جیسا کہ نانوتوی صاحب بیان کرتا ہے ۔ تو باللہ تعالےٰ کے سوا ان آلہہ کا تعدد جائز کہنا پڑے گا جو صاحب اطاعت اور جناب باری عزاسمہ سے صاحب استفاضہ ہوں یا حق جل شانہ کے حق میں اس طرح کی غایت ثنا و کمال مدحت ناجائز ہوگی ۔ نانوتوی صاحب کا عقیدہ نہیں بلکہ وہابیہ کے باپ اسمٰعیل دہلوی اور اس کے بعد سب عوام کو دھوکا دینے کے لئے یہ ایک عجیب ڈھکوسلہ ہے ۔ جو نانوتوی صاحب بیان کرتا ہے ۔ نہیں معلوم کہ وہ اسے کمال عظمت کیوں نہیں سمجھتا کہ آپ کے بعد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس رتبہ عظمیٰ کا مستحق بھی کوئی نہ ہو اور کسی کے لئے آپ کے بعد ایسے منصب کی نہ ضرورت ہو ۔ اور نہ وجہ ضرورت اور گنگوہی خلف وعید کے مسئلہ پر بنا کرتے ہوئے بلاشک حق جل شانہ کے کذب اور دروغ کا مجوز ہوا اور بلاشک حق جل شانہ کی گستاخی و توہین ناقابل معافی و ناقابل تلافی ہے ۔ واللہ العلم عند اللہ العلی العظیم اس نے اپنی رستگاری اور نجات کی کوئی امید باقی نہیں رکھی نیز اسی طرح شیطان کے علم کو منصوص نہیں مانتا اور آپ کے علم کو صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ

اصحابہ وبارک وسلم تعاطیے میں بیان کرکے یہ کہنا کہ (فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے۔) الہٰی قیامت کے دن کونسی خزی اور کس خذلان کا موجب ہوگا۔ افسوس کہ ان اندھوں کو وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما میں لفظ باری جل شانہ (عظیم) پر اس قدر نظر بھی نہیں پڑی کہ عظمت کا اندازہ لفظ (باری جل شانہٗ) کے شان اعلیٰ کے مطابق متصور ہے۔

اور تھانوی کی رسالیا کا فقرہ کہ (ایسا علم تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے) کیسی فاحشہ جہالت ہے۔ حق جل شانہٗ تو علم غیب پر خبردار کرنے کے لئے رسولوں کو پسند فرمائے کہ (الا من ارتضی من رسول) اور یہ مغرور کہے کہ زید وعمرو پاگل اور بہائم وغیرہ کو حاصل ہے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن ما جزی بہ اشالہم۔

ناظرین بجز کتاب حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین کو ضروری طور پر ہمیشہ اپنا ورد رکھو۔ جس میں یہ سب مسائل وشرعی احکام مع جواب مفتیان حرمین شریفین موجود ہیں۔ زادہم اللہ شرفاً وتعظیماً واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ وانا العبد العاصی المدعو باحمد بخش عفی عنہ ساکن ڈیرہ غازی خان بلادہ ۳

(۲۶۵) بلاشک یہ معنی خاتم النبیین کا جس کی نقل مذکور ہے اعادہ کرنے میں ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ صحت ارادہ میں کلام ہے ختم نبوت بمعنی لا نبی بعدی کے منافی ہے امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیۃ کو معنی مذکور کی ادا میں نص بلا تاویل وتخصیص باجماع امت فرماتے ہیں اور شرعاً وقوع کذب باری کا قائل بلا خلاف کافر ہے۔ اور وقوع کذب کو خلف فی الوعید میں داخل کرنا اور خلف فی الوعید کو نوع کذب قرار دینا کمال ابلہ فریبی اور حیا کی ہے اور دلائل عقلیہ ونقلیہ در بارہ احاطہ علم نبی اکمل الصلاۃ والسلام جمیع اشیاء ما کان وما یکون کے بکثرت موجود ہیں۔ خداوند تعالیٰ گستاخوں کو گستاخی کا نتیجہ دیگا۔ الفقیر فضل الحق عفا عنہ مدرس اول مدرسہ نعمانیہ ڈیرہ غازیخاں۔

(۲۶۶) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بیشک بیشک کتاب مبارک حسام الحرمین شریف لفظاً لفظاً حق و صحیح ہے۔ اور نانوتوی وگنگوہی

دیوبندی و تھانوی و قادیانی ان میں سے ہر ایک اپنے کفریات مذکورہ شنیعہ ملعونہ کے سبب کافر مرتد قطعی ہے اور جو شخص ان میں سے کسی کے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد اس کو مسلمان جانے یا اس کے کافر ہونے میں شک رکھے یا اس کو کافر کہنے میں توقف کرے وہ بھی اسلام سے خارج کافر واجب [illegible] ہے ہم اسی عقیدہ کو حق جانتے ہیں اور اس پر اپنے رب جل جلالہ سے اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل اجر عظیم و نعیم مقیم کی امید رکھتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

الفقیر ابوالضیاء نعمۃ محمد امانۃ الرسول القادری البرکاتی النوری اللکنوی غفرلہ ابن حضرۃ اسد السنۃ سیف اللہ المسلول محمد ہدایۃ الرسول علیہ غفران الرب و رحمۃ الرسول و واعظ الاسلام منجانب سلطنت عالیہ آصفیہ حیدر آباد دکن)

فتوائے ماتر ضلع کھیڑہ

(۲۶۷) بیشک کتاب حسام الحرمین شریف مسلمانوں کے لئے نور اور بد دینوں کے لئے نار ہے اہل ایمان کے لئے باغ سنت کا مہکتا پھول اور بد مذہبوں کی آنکھوں میں کھٹکتا خار ہے اہلسنت کے لئے برد اور سلاما کا نمونہ اور بے ایمانوں کے لئے غصہ و غیظ و غضب و الم کا بھڑکتا انگار ہے دین و سنت کی سپر اور کفر و بدعت پر تیر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے مؤلف حضور پر نور امام اہلسنت مجدد دین و ملت اعلیحضرت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی حاجی شاہ عبد المصطفیٰ محمد احمد رضا خاں صاحب قبلہ فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اپنی اور اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیشمار رحمتیں فرمائے جنہوں نے یہ مبارک فتاوے شائع فرما کر مسلمانان ہند پر وہ عظیم احسان فرمایا ہے کہ ہندوستان کا کوئی سنی مسلمان آپ کے بار کرم سے سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ جن علمائے کرام حرمین محترمین کی اس پر تصدیقات ہیں ان پر اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت و رضوان [illegible] اور نیز افسوس کہ غرق ہوتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ حسام الحرمین شریف کے

مفرطین و مصدقین میں سے جو باقی تھے یا اُن کی اولاد میں سے باقی بچے رہ گئے تھے اون کو اس بڑھوتی عمر میں خلیل احمد انبہٹی علیہ ما یستحق نے جا کر اپنے آقائے نعمت ابن سعود مردود سے کہہ کر شہید کرا دیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وَ اشد مقت اللہ علی کل کافر ملعون فقیر خادم العلماء والسادات والفقراء پیر سید شفیع میاں غفرلہ فرزند و سجادہ نشین حضرت پیر سید سید میاں صاحب قادری علوی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ۔ مارز ضلع کھیڑہ ملک گجرات

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۲۶۸۱) حضرت اخی المعظم پیر سید شفیع میاں صاحب قبلہ نے جو جواب تحریر فرمایا ہے۔ حق و صواب ہے میں سب سنی بھائیوں کو وصیت کرتا ہوں کہ ہر سنی بھائی اس مبارک کتاب کو اپنے گھر میں رکھے جو خود پڑھ سکتا ہو خود پڑھا کرے ورنہ دوسرے سے پڑھوا کر سنا کرے۔

فقیر سید زین الدین قادری غفرلہ ابن حضرت پیر سید سیدو میاں رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ۔

ضروری وضاحت

رسالہ مبارکہ حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین پہلی مرتبہ ۱۳۲۴ھ میں منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوا۔ وہابیہ دیابنہ نے دیکھا کہ عرب و عجم میں ان کے کفر و ارتداد کی دھوم مچ رہی ہے۔ ان حالات میں ضروری تو یہ تھا کہ اپنی گستاخانہ اور سراسر غیر اسلامی عبارتوں سے علی الاعلان توبہ کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتے۔ لیکن یہ نجات اخروی کا راستہ ان حضرات کو پسند نہ آیا۔ بلکہ اخروی راحت پر دنیاوی آرام و آسائش کو ترجیح دیتے رہے۔

یہ فیصلہ کر لینے کے بعد ان حضرات نے حسام الحرمین کی نورانیت کو گہنانے اور جہلا میں اپنا بھرم بنانے کی غرض سے سر جوڑ کر ۱۳۲۶ھ میں ایک غیر متعلقہ کتاب المہند علی المفند کے نام سے گھڑا اور عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی غرض سے اسے حسام الحرمین شریف کا جواب ٹھہرانے لگے۔ حالانکہ یہ حضرات اگر خوف خدا اور خطرہ روز جزا سے عاری نہ ہو گئے ہوتے تو ایسے جعلسازی کے پلندے اور مجموعہ تلبیسات کا نام بھی زبان پر نہ لاتے۔ لیکن علمائے دیوبند چونکہ آنکھوں پر ٹھیکری رکھ کر مقام استناد و استشہاد میں اس کا نام لیتے رہتے ہیں۔ لہذا المہند کی حقیقت انصاف پسند حضرات پر واضح کرنے کی خاطر حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ مبارکہ المسمیٰ التحقیقات لدفع التلبیسات کو احقر کے مشورے سے الصوارم الہندیہ کے ساتھ شامل کر کے پیش کیا جا رہا ہے۔ ہم قارئین کرام سے انصاف کے اور مولیٰ تبارک و تعالیٰ سے قبولیت کے امیدوار ہیں۔

احقر العباد

اختر شاہجہان پوری مظہری عفی عنہ

التحقیقات
لدفع
التلبیسات

از مولانا نعیم الدین صاحب مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ

استفتاء

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت بابرکت حضرت حامیِ سنت ماحیِ بدعت جناب فخر الاماثل صدر الافاضل استاذ العلماء رئیس الفقہاء اکرم المفسرین، امام المناظرین سیدنا ومولانا مولوی حافظ قاری مفتی حکیم حاجی محمد نعیم الدین صاحب قبلہ مد اللہ ظلالہٗ وافضالہٗ ودام برکاتہٗ وفیوضاتہٗ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے ملت اہلسنت وجماعت ان امور ذیل میں کہ۔

۱۔ مخالفین یا وہابیہ دیوبندیہ نے جو یہ شورش اٹھائی ہے۔ کہ اعلیٰحضرت حکیم امت، مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ شیخ الاسلام والمسلمین سیدنا مولانا شاہ مفتی محمد احمد رضا خاں صاحب محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کثرت سے علمائے امت کو کافر کہتے ہیں۔ اس لیے اعلیٰحضرت کو مکفر المسلمین کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ تو آیا یہ کہنا ان کا حق ہے یا باطل۔ ہدایت ہے یا ضلالت؟

۲۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ جن علماء کو اعلیٰحضرت قدس سرہٗ العزیز نے کافر کہا

یا کفر کا فتوے دیا گیا۔ تو کس وجوہ سے۔ آیا از روئے دلائل شرعیہ شریف۔ یا یوں ہی بلا دلائل کافر کہنا استعمال کیا ہے؟ ہر شخص جانتا ہے کہ بلا ثبوت شرعی کسی مسلمان کو کافر کہنا گناہ عظیم بلکہ حقیقتاً بحکم حدیث شریف خود کافر بنتا ہے۔ تو مخالفین کا یہ کہنا کہ اعلیٰحضرت کا جو شخص ہم خیال وہم عقائد نہ ہو، اسکو وہ مسلمان ہی نہیں جانتے۔ تو آیا یہ صحیح ہے یا غلط؟

(۲) دیوبندی علماء تو کہتے ہیں کہ اعلیٰحضرت نے "حسام الحرمین" میں بہت سی عبارتیں کانٹ چھانٹ کر نقل کر کے علمائے حرمین شریفین سے کفر کا فتوے لکھوالیا ہے۔

چنانچہ ایک کتاب "التنبیہات لدفع التصدیقات" معروف "المہند" جس کو مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی نے مرتب کر کے شائع کی ہے۔ جس پر علمائے حرمین شریفین اور ہند کے مار کی مہریں اور تصدیقیں موجود ہیں۔ جس سے سند لاتے ہیں کہ علمائے دیوبند کے عقائد پر علمائے حرمین شریفین تصدیق فرما رہے ہیں۔ لہٰذا اب استفسار ہے۔ کہ کتاب "حسام الحرمین" حق ہے یا کتاب "التصدیقات" ہمارے سنی علمائے کرام کا عمل کس پر ہے؟ دیوبندی عقائد والوں کو تو بڑا ناز ہے کہ ہم لوگ حق پر ہیں۔ اور بریلوی عقائد والے مفتری اور کاذب۔ کہ ان کے یہاں کفر کا کارخانہ ہے جس کو چاہتے ہیں مسلمان کہتے ہیں۔ اور جس کو چاہتے ہیں کفر کا فتوے دیکر دوزخ میں ڈال دیتے ہیں۔ تو آیا یہ صحیح ہے۔ یا غلط؟

(۳) مسلمان کلمہ گو اگرچہ نماز روزہ حج وغیرہ بجالاتا ہو، مگر خدا و رسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم) کی جناب میں گستاخی یا ادنیٰ سی توہین کرنے والا ہو، تو آیا ایسا شخص مسلمان باقی رہتا ہے یا نہیں؟ مفصل جواب نمبروار بحوالہ کتب عام فہم صورت میں عنایت فرمائیے اور عربی عبارات آیت و حدیث جہاں پر آوے مع ترجمہ بزبان اردو تحریر فرمایا جاوے تاکہ بخوبی سمجھ میں آجاوے۔

بینوا بالکتاب توجروا بالحساب

المستفتی محمد عبد الحمید سنی حنفی، خادم مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ رنگپور شریف ڈاک خانہ جلال پور
ضلع فیض آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الوہاب : نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم ؁

۱ے وہابیہ کا یہ اتہام کہ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے علمائے اسلام کو کافر کہا، کذب محض و افترائے خالص ہے۔ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے اُن مفسدین کو کافر فرمایا جو ضروریاتِ دین کے منکر ہوئے۔ ایسوں کو قرآن و حدیث اور تمام امت کافر کہتی ہے۔ اعلیٰحضرت نے کفر کا حکم اپنی طرف سے نہیں دیا۔ نصوص نقل فرمائی ہیں، جن کا آج تک کسی وہابی نے جواب نہیں دیا۔ اور نہ کبھی کوئی جواب دے سکتا ہے۔ اُن امور کا کفر ہونا اور اُن کے قائل کا کافر ہونا خود وہابیہ کو بھی تسلیم ہے۔ مولوی اشرف علی صاحب بسط البنان میں لکھتے ہیں:۔

> "جو شخص ایسا اعتقاد رکھے۔ یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً یہ بات کہے میں اُس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں۔ کہ وہ تکذیب کرتا ہے، نصوصِ قطعیہ کی اور تنقیص کرتا ہے حضور سرورِ عالم فخرِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی۔"

رہی یہ بات کہ جو اعلیٰحضرت کا ہم عقیدہ نہ ہو۔ اس کو وہ کافر جانتے ہیں۔ یہ درست ہے۔ اور ہر مسلمان کا یہی عقیدہ ہے۔ کہ ایمانیات اور ضروریاتِ دین میں جو اُس کا ہم عقیدہ نہ ہو۔ وہ کافر ہے۔ مثلاً جو شخص توحید میں ہمارا ہم عقیدہ نہ ہو وہ کافر ہے۔ توحید مانے، رسالت میں ہم اعتقاد نہ ہو۔ وہ کافر۔ توحید و رسالت دونوں کو تسلیم کرے، قرآن کا منکر ہو، تو کافر غرض کسی ایک امر ضروری دینی کا انکار کرے، کافر ہے۔ مسلمان وہی ہے جو تمام ضروریات دین میں ہمارا ہم عقیدہ ہو۔ [illegible]

قال ان تؤمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ ۔ ترجمہ: یعنی ایمان یہ ہے کہ تو اللہ اور اس کے ملائکہ اور اس کی کتابوں، اور اس کے رسولوں اور روز آخرت کو مانے اور اس کی تقدیر خیر و شر پر ایمان لائے۔

تو جو ان امور میں ہمارا ہم عقیدہ ہے۔ مومن ہے اور جو ان میں سے ایک میں بھی ہم عقیدہ نہیں اس کو حقیقت ایمان ہی حاصل نہیں۔ مومن نہیں، کافر ہے۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

ۓ یہ قطعاً غلط ہے۔ کہ حسام الحرمین میں وہابیہ کی عبارات میں قطع و برید کر کے کفری معنی پیدا کیے گئے ہوں۔ عبارتیں بلفظہا نقل کی گئیں ہیں۔ انہیں پر فتوے لیا گیا ہے۔ اُن ہی کو علمائے حرمین طیبین نے کفر فرمایا ہے۔ البتہ ایک مضمون کی چند عبارتیں ایک کتاب میں تھیں تو اُن کو اختصار کے لیے یکجا لکھ دیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک عبارت کفری معنی رکھتی ہے۔ مجموعہ کے ملانے سے کوئی جدید معنی نہیں پیدا کیے گئے۔ یہ محض افترا ہے اور ہر شخص حسام الحرمین کے نقول کو اصل کتابوں سے ملا کر اطمینان کر سکتا ہے۔

البتہ وہابیہ کی کتاب "التبیہات لدفع التصدیقات" یقیناً اسم با مسمّی ہے۔ اس میں تلبیس کی گئی ہے اور چالاکی سے کام لیا گیا ہے۔ علمائے مکہ مکرمہ کو طرح طرح کے دھوکے دیئے ہیں اپنا مذہب کچھ کا کچھ بتایا ہے۔ عقیدے برخلاف اپنی تصانیف کے ظاہر کیے ہیں۔ نمونہ کے طور پر چند ایک مذہب کاریاں اس کی نقل کی جاتی ہیں:۔

ۓ وہابی ہندوستان میں کس کو کہا جاتا ہے؟ اس کی تفصیل میں لکھا ہے:۔ "بلکہ جو سود کی حرمت ظاہر کرے۔ وہ بھی وہابی ہے۔ گو کتنا ہی بڑا مسلمان کیوں نہ ہو۔"

(التبیہات ص)

دیکھئے کتنا بڑا دھوکا ہے۔ ہندوستان میں سود کے حرام کہنے والے کو کون وہابی کہتا ہے۔ سود کو تمام علمائے اہلسنت حرام فرماتے ہیں۔ وہابی کے یہ معنی بتانا کتنا بڑا صریح مکر ہے۔

۵۔ روضۂ طاہرہ کی زیارت کے متعلق لکھا ہے۔ کہ "اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سببِ حصولِ درجات ہے۔ بلکہ واجب کے قریب ہے۔ گو شدِ رحال اور بذلِ جان و مال سے نصیب ہو۔" (التلبیات ص۲)

ص۲ میں زیارت شریف کی نیت سے سفر کرنا وہابیہ کا قول بتایا۔ دیکھئے کیسے خالص سُنّی بن رہے ہیں۔ گویا وہابی اُن کے سوا اور کوئی ہے۔ اب ذرا تقویۃ الایمان دیکھئے۔ کہ وہاں سلسلۂ شرکیات میں لکھا ہے:۔

"اُس کے گھر کی طرف۔ اور دُور دُور سے قصد کر کے سفر کرنا" (تقویۃ الایمان ص
مطبوعہ مرکنٹائل پریس دہلی ص۴۴)

دوسری جگہ لکھا ہے۔ " اور کسی کی قبر یا چلّہ پر کسی کی تھان پر جانا، دُور سے قصد کرنا"
(تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پریس دہلی ص۴۵)

اس میں صاف بتایا کہ کسی کے گھر یا کسی کی قبر کی طرف سفر کرنا شرک ہے۔ اور تقویۃ الایمان کے مصنف اسماعیل کی تعریف اسی "التلبیات" کے ص۲ میں مرقوم ہے۔ جب وہ ان کا پیشوا ہے۔ اس کی کتاب پر ساری جماعت کا ایمان۔ اور اس میں بقصدِ زیارت سفر کو شرک کہا۔ اسی سفر کو اس "التلبیات" میں قربت اور واجب کہنا اور اس کے لیے جان و مال کا خرچ روا رکھنے کا اظہار کرنا کتنا بڑا کید اور کیسا کھلا ہوا فریب ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہابیہ کے دین میں تقیہ بھی درست ہے۔ کہ اپنے مذہب کو چھپا کر کچھ کا کچھ ظاہر کر دیا۔

۶۔ تقویۃ الایمان میں حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کر کے لکھا:۔

"کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔" (تقویۃ الایمان ص۹۹)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہابی حضور علیہ السلام کو مردہ جانتے ہیں معاذ اللہ۔ مگر التلبیسات میں ظاہر ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی ہے۔ بلا مکلف ہونے کے۔ اور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرت اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہدا کے ساتھ برزخی نہیں ہے۔ (التلبیسات ص۳) دیکھئے کیا گمراہی بن رہا ہے۔

۲۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۴۱ میں ہے:

"جس کا نام محمد یا علی ہے۔ وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔"

اسی کتاب کے صفحہ ۴۳ میں اولیاء و انبیاء کی نسبت لکھا ہے: "کہ کسی کام میں نہ بالفعل ان کو دخل ہے۔ نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں۔"

اور التلبیسات میں اولیاء کی نسبت اپنا عقیدہ ظاہر کیا ہے:

"ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض کا پہنچنا بے شک صحیح ہے۔" (التلبیسات ص۱۱)

۳۔ التلبیسات صفحہ ۱۲ میں عبدالوہاب نجدی کو اور اس کے تابعین کو خارجی بتایا ہے اور ان کا یہ عقیدہ بیان کیا ہے کہ وہ اپنے فرقے کے سوا تمام عالم کے مسلمانوں کو مشرک جانتے ہیں اور اہل سنت و علمائے اہل سنت کا قتل ان کے نزدیک مباح ہے۔"

مگر فتاویٰ رشیدیہ جلد اول صفحہ ۸ میں ہے:

"محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا۔"

جلد ۳ ص ۱۰ میں لکھا ہے:

"محمد بن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا۔ سنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا

تھا۔ اور عامل بالحدیث تھا۔ بدعت و شرک سے روکتا تھا"

عقیدہ تو یہ ہے اور التفہیمات میں سُنی بننے کے لیے ظاہر کیا کہ ہم اسکو خارجی جانتے ہیں۔ کیا مکاری ہے۔

۵ ختمِ نبوت کے متعلق التفہیمات میں اپنا عقیدہ ظاہر کیا کہ :۔

" آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔ لیکن محمد اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور ثابت ہے بکثرت حدیثوں سے جو معنی متواتر تک پہنچ گئی ہیں۔ اور نیز اجماعِ امت سے۔ سو جاننا کہ ہم میں سے کوئی اس کے خلاف کہے۔ کیونکہ جو اس کا منکر ہے۔ وہ ہمارے نزدیک کافر ہے۔ اس لئے کہ منکر ہے نص صریح قطعی کا" (التفہیمات ص ۲ / ۱۵۰)

یہاں تو صاف صاف اعلان ہے کہ حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم آخر الانبیاء ہیں۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور یہ آیت اور احادیث متواترہ المعنی اور اجماع سے ثابت بتایا اور نصِ قرآنی کو اس معنی میں صریح و قطعی مانا اور اپنے آپکو خالص سُنی ظاہر کیا۔ اور تحذیر الناس دیکھئے تو اس میں ص۳ پر یہ لکھا ہے :۔

عوام کے خیال میں تو رسول کا خاتم ہونا بایں معنی ہے۔ کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا۔ کہ تقدّم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں، پھر مقامِ مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے"

۶ التفہیمات میں تو اپنا عقیدہ یہ ظاہر کیا۔ " البتہ جہت و مکان کا اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت کرنا ہم جائز نہیں سمجھتے۔ اور یوں کہتے ہیں۔ کہ وہ جہت و مکانیت اور جملہ علامات حدوث سے

منزہ و حال ہے: (التفہیمات صہ ۱۳)

مگر وہابیہ کا عقیدہ اس کے خلاف ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کو جہت و مکان سے منزہ جاننے کے عقیدہ کو بدعت سمجھتے ہیں۔ چنانچہ امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی کے "ایضاح الحق" صہ ۳۵، ۳۶ میں لکھتا ہے:۔

"تنزیہ او تعالیٰ از زمان و مکان و جہت و ماہیت و ترکیب عقلی و بحث عینیت و زیادتِ صفات و تاویل متشابہات و اثباتِ رویت بلا جہت و محاذات و اثباتِ جوہر فرد و ابطال ہیولیٰ و صورتِ نفوس و عقول یا بالعکس و کلام در مسئلہ تقدیر و کلام و قول بجسد در عالم مثال آں از مباحثِ فن کلام و الہیات و فلاسفہ ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است۔ اگر صاحب آں اعتقادات مذکورہ را از جنسِ اعتقاداتِ دینیہ شمارد۔"

یہ عیاری کا ہے۔ کہ عقیدہ کچھ ہے اور ظاہر کرتے ہیں اس کے خلاف۔

۵ التفہیمات صہ ۱ میں لکھتا ہے:۔

جو اس کا قائل ہو۔ کہ نبی کریم علیہ السلام کو ہم پر بس اتنی فضیلت ہے۔ جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے۔ تو اس کے متعلق ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے۔"

یہاں تو یہ ظاہر کیا۔ اور پردہ اٹھا کر دیکھئے۔ کہ حقیقت یہ ہے کہ جس عقیدہ پر دائرہ ایمان سے خارج ہونے کا حکم دیا ہے۔ وہ عقیدہ خود ان کا اپنا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ کیجئے۔ تقویۃ الایمان صہ ۹۸ میں لکھتا ہے:۔

یعنی انسان آپس میں سب بھائی ہیں۔ جو بڑا بزرگ ہے۔ وہ بڑا بھائی ہے۔ سو

اُس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے:۔

دوسری کتاب براہین قاطعہ جس کے مصنف بظاہر یہی مولوی خلیل احمد ہیں۔ جنہوں نے "التبیسات" میں مذکورہ بالا عبارت لکھی ہے۔ وہ براہین قاطعہ صفحہ ۳ میں لکھتے ہیں:۔

" اگر کسی نے بوجہ بنی آدم ہونے کے آپ کو بھائی کہا تو کیا خلافِ نص کہہ دیا۔ وہ خود نص کے موافق ہی کہتا ہے:"

اس مکاری کی کیا انتہا ہے جو عقیدہ بار بار چھاپ چکے۔ "التبیسات" میں اسکا کیسا صریح انکار کر دیا۔

۹ "التبیسات" صفحہ ۱۸ میں ہے۔

" ہم زبان سے قائل اور قلب سے معتقد اس امر کے ہیں۔ کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمامی مخلوقات سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں جنکو ذات وصفات اور تشریعات یعنی احکام عملیہ وحکم نظریہ اور حقیقتہائے حقہ واسرارِ مخفیہ وغیرہ سے تعلق ہے کہ مخلوق میں سے کوئی بھی اُن کے پاس تک نہیں پہنچ سکتا۔ نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی رسول، اور بیشک آپ کو اولین وآخرین کا علم عطا ہوا۔ اور آپ پر حق تعالٰے کا فضل عظیم ہے:"

اس عبارت کو ملاحظہ کیجئے، کیا مسلمان بنے ہوئے ہیں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کی وسعت اور حضور کا تمام خلق سے اعلم ہونا بیان کر رہے ہیں۔ اور عقیدہ دیکھئے۔ تو نہایت ناپاک۔ کہ معاذ اللہ حضور کو اپنے خاتمہ اور انجام کا بھی علم نہیں، دیوار کے پیچھے کا علم بھی نہیں۔ چنانچہ تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پریس دہلی صفحہ ۳۱ میں لکھتا ہے:۔

" جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا۔ خواہ دُنیا میں، خواہ قبر میں، خواہ آخرت میں۔ سو اُس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں۔ نہ نبی کو، نہ ولی کو، نہ اپنا حال نہ دوسرے کا:"

اور براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ میں لکھا:۔

"اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔"

حقیقت عقیدہ تو یہ ہے اور دھوکا دینے کے لیے "التبیبات" میں اور ظاہر کیا۔

ص التلبیسات صفحہ ۱۰ میں لکھا ہے:۔

"اور ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم علیہ السلام سے اعلم ہے، وہ کافر ہے۔ اور ہمارے حضرات اس شخص کے کافر ہونے کا فتوےٰ دے چکے ہیں۔ جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے۔"

یہاں تو یہ لکھا اور براہین قاطعہ میں خود ہی شیطانِ لعین کے لیے وسعتِ علم کو ثابت کیا۔ اور حضور کے حق میں اس کے ثبوت کا انکار۔ یہاں جس چیز کو کفر بتایا۔ اس کے قائل خود جناب ہی ہیں۔ براہین قاطعہ ص ۵۱ میں لکھتے ہیں:۔

"شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔"

دیکھئے عقیدہ تو یہ ہے اور التبیات میں اس کا صاف انکار ہے اور ایسے عقیدہ رکھنے والے کو کافر بتایا ہے۔ کیا عیاری کی ہے۔

ص التلبیات صفحہ ۱۳ میں ہے:

"جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید و بکر و بہائم و مجانین کے علم کے برابر سمجھے یا کہے۔ وہ قطعاً کافر ہے۔"

علمائے حرمین کے سامنے تو اپنا عقیدہ یہ ظاہر کیا۔ اب دیکھیے کہ ایسا سمجھنے اور کہنے والا کون ہے جس کو کفر کہہ رہے ہیں وہ فعل کس کا ہے۔ واضح ہو گیا۔ حفظ الایمان مطبوعہ مجتبائی مصنفہ

مولوی اشرف علی تھانوی صفحہ ۷ ، ۸ میں ہے :-

"پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا. اگر بقول زید صحیح ہو. تو دریافت طلب یہ امر ہے. کہ مراد اس سے بعض غیب ہے. یا کل غیب اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں. تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے. ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے"

دیکھئے. وہ کفری قول جس کے قائل کو التبلیسات میں کافر کہہ رہے ہیں خود ان کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی کا ہے. اس کے علاوہ دوسری عیاری یہ ہے. کہ اس تبلیسات میں اشرف علی کی عبارت پیش کی تو اس میں قطع و برید کر لی. کہ حفظ الایمان میں تو "علم غیب کا حکم کیا جانا" لکھا۔ اور التبلیسات میں "علم غیب کا اطلاق" لکھتا ہے. کہاں حکم کرنا. کہاں محض اطلاق۔ اپنی عبارت میں تحریف کر ڈالی. اگر اُن کے نزدیک حفظ الایمان والی عبارت صریح کفر تھی. تو التبلیسات میں اس کو کیوں بدلا؟ دوسرے لفظوں سے بیان کیا۔ اصل لفظوں کو کیوں بچایا. قول کچھ تھا اور علمائے عرب کو کچھ دکھایا۔

"۱۔ مجلسِ میلاد مبارک شریف کی نسبت اپنا یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ التبلیسات ص ۲۴

"حاشا ہم تو کیا. کوئی مسلمان بھی ایسا نہیں. کہ آنحضرت کی ولادتِ شریفہ کا ذکر بلکہ آپ کی جوتیوں کے غبار۔ اور آپ کی سواری کے گدھے کے پیشاب کا تذکرہ بھی قبیح و بدعت سیئہ یا حرام کہے۔ وہ جملہ حالات جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا سا بھی علاقہ ہے. اُن کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے. خواہ ذکر ولادت شریفہ ہو. یا آپ کے بول و براز اور نسبت ہے اور ہماری [illegible] تذکرہ

دیکھئے۔ یہاں مولود شریف کو اعلیٰ درجہ کا مستحب بنایا جاتا ہے اور اس کو بدعت سیئہ کہنے سے حاشا، کہہ کر انکار کیا جاتا ہے۔ بڑا فریب ہے۔ کیوں کہ اس میں وہ اس کے منکر ہیں۔ دیکھئے ذیل کے حوالے (فتاوٰے رشیدیہ جلد ا صـ ۵۰ میں ہے :-

سوال :- مولود شریف اور عرس کہ جس میں کوئی بات خلاف نہ ہو۔ جیسے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیا کرتے تھے آپ کے نزدیک جائز ہے یا نہیں؟ اور شاہ صاحب واقعی مولود یا عرس کرتے تھے یا نہیں ؟

الجواب :- عقد مجلس مولود اگرچہ اس میں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو۔ مگر اہتمام و تداعی اس میں بھی موجود ہے۔ لہٰذا اس زمانے میں درست نہیں ۔"

اسی فتاوٰے رشیدیہ جلد دوم صـ ۱۴۵ میں ہے :-

مسئلہ :- محفلِ میلاد جس میں روایاتِ صحیح پڑھی جائیں اور لاف وگزاف اور روایاتِ موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے ؟

جواب :- ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے ۔"

اسی جلد (یعنی فتاوٰے رشیدیہ جلد دوم) کے صفحہ ۱۰۰ میں لکھا ہے :-

"انعقاد مجلسِ مولود بہر حال ناجائز ہے ۔"

اسی فتاوٰے رشیدیہ کے جلد ۲ صفحہ ۱۴۲ میں ہے :-

کسی عرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں ۔ اور کوئی سا عرس اور مولود درست نہیں ۔"

انصاف کیجئے۔ کہ حقیقت میں مذہب تو یہ ہے۔ کہ کوئی مولود شریف کسی طرح درست نہیں۔ اور "تلبیسات" میں ظاہر اس کے خلاف کیا۔ یہ میں کیا کہوں۔ تمام کتاب ایسی ہی مکاریوں سے

لبریز ہے۔ چند بطور نمونہ بیان کی گئیں۔

اب دوسرا اندازِ فریب ملاحظہ فرمایئے۔ خود سوالات لکھے اور خود اُن کے جوابات دیئے اپنے ہی گھر کے لوگوں سے تصدیقیں کرائیں۔ جوابوں میں وہ فریب کاریاں کیں۔ جو اوپر بیان ہوئیں۔ اب اس مجموعۂ فریب کو حرمین شریفین لے کر پہنچے۔ تاکہ وہاں کے علماء کو دھوکہ دیں اور اُن سے کسی طرح تصدیق کرالیں۔ تو کہنے کو ہو جائے۔ کہ حسام الحرمین میں علمائے حرمین شریفین نے جن بدلگاموں پر کفر کا فتوٰے دیا ہے۔ انہوں نے ہی ان کا اسلام تسلیم کرلیا۔ مگر اللہ تعالیٰ ربانی علماء کا محافظ ہے۔ مکاروں کا کید نہ چلا اور حرمین طیبین کے علمائے اعلام کی تصدیقیں حاصل نہ ہوئیں اگرچہ بعید نہ تھا۔ کہ وہ حضرات اُن پُرفریب جوابوں سے دھوکہ کھاتے۔ جن میں فریب کاروں نے اپنے آپکو پکا سنی ظاہر کیا تھا۔ مگر الحمد للہ کہ حرمین طیبین کے علمائے کرام اس دامِ فریب میں نہ آئے۔

علمائے حرمین کی تصدیق کا حال

علمائے حرمین طیبین کی تصدیقات تو حسام الحرمین میں دیکھئے۔ التبلیغات کی جعلی کارروائی محض فریب کاری ہے۔ عنوان میں تو لکھا:۔

ھذہ خلاصۃ تصدیقات السادۃ العلماء بمکۃ المکرمۃ

اور اُس کے ذیل میں صرف مولانا محمد سعید بابصیل کی ایک تحریر ہے۔ اس تحریر میں کہیں ذکر نہیں۔ کہ براہین قاطعہ و حفظ الایمان و تحذیر الناس و فتاوائے گنگوہی پر جو حکم حسام الحرمین میں دیا گیا ہے۔ غلط ہے نہ یہ تحریر ہے کہ ان کتابوں کی کوئی عبارت کفری نہیں۔ تصدیق کس بات کی ہے۔ اور اس تحریر سے دیوبندیوں کو کیا فائدہ پہنچتا ہے۔ التبلیغات میں جو انہوں نے اپنے آپکو سنی ظاہر کیا

جو نواب نجدی کو وہابی و خارجی بتایا۔ مولود شریف کو جائز کہا۔ اُس کی مولانا نے تصدیق فرما دی۔ تو پوزیشن کی تائید ہوئی۔ وہابیہ کی حیا داری ہے کہ وہ اس تحریر کو اپنی تائید میں پیش کریں۔

علاوہ بریں جو تحریر انہوں نے لکھی تھی۔ بعینہٖ درج کرنا تھی۔ اُس کا خلاصہ کیوں کیا گیا۔ وہ کیا مضمون مخالف تھا اُن کو چھپانے کے لیے ان تحریروں میں کانٹ چھانٹ کی۔ اور اس التنبیہات میں خود اقرار ہے۔ چنانچہ صفحہ ۵ کے اوّل میں لکھا ہے۔

"یہ علمائے مکہ مکرمہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً کی تصدیقات کا خلاصہ ہے۔"

جن علماء کی تحریر اپنی برأت کے ثبوت کے لیے پیش کی جاتی ہے۔ اُس میں قطع و برید کیوں کی گئی۔ اس سے اہلِ فہم سمجھ سکتے ہیں کہ وہ تحریر اُن کے موافق نہ تھی۔ جو باتیں خلاف اور صریح خلاف تھیں۔ وہ نکال دیں۔ یہ حال دیانت کا ہے۔

اس کے بعد ایک تصدیق شیخ احمد رشید کے نام سے لکھی گئی ہے تاکہ لوگ سمجھ لیں۔ کہ یہ بھی کوئی عربی اور علمائے مکہ میں سے ہوں گے۔ مگر آخر میں جہاں دستخط ہیں۔ وہاں بندہ احمد رشید خاں نواب لکھتا ہے۔ (دیکھو التنبیہات صفحہ ۵۳)

یہ نواب اور خاں بتلا رہا ہے۔ کہ یہ عرب نہیں ہیں۔ اسی لیے اوّل میں اُن کے نام کے ساتھ نواب اور خاں نہیں لکھا گیا

تیسری تصدیق شیخ محب الدین کی ہے۔ جن کو مہاجر لکھا ہے۔ لفظ مہاجر سے ظاہر ہے کہ وہ عرب اور علمائے مکہ میں سے نہیں۔ ان کی تحریر کو علمائے مکہ کی تحریر قرار دینا دُنیا کو فریب دینا ہے۔ یہ جرأت ہے کہ ہندوستانیوں کی تحریریں علمائے مکہ کے نام سے پیش کر کے دُنیا کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔

چوتھی تحریر شیخ محمد صدیق افغانی کی ہے۔ اس کو بھی علمائے مکہ کے سلسلے میں داخل کیا ہے۔

ہندی و افغ[illegible] کر دی [illegible] اور [illegible]

سے گئے تھے۔ سب کے نشان انگوٹھے لے کر علمائے مکہ میں شمار کر دیتے۔ تو کوئی کیا کرتا۔

ایک اور بڑا مکر

اسی سلسلہ میں پانچویں اور چھٹی تحریر شیخ محمد عابد صاحب مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی شیخ علی بن حسین مدرس حرم شریف کی بھی درج ہیں۔ یہ حضرات بے شک علمائے مکہ سے ہیں۔ مگر ان کے نام سے جو تحریریں التلبیسات میں درج ہیں۔ وہ جعلی ہیں۔ چنانچہ خود التلبیسات صفحہ ۵۵ میں لکھا ہے۔ کہ:۔

" جناب مفتی مالکیہ اور اُن کے بھائی صاحب نے بعد اس کے کہ تصدیق کر دی تھی۔ مخالفین کی سعی کی وجہ سے اپنی تقریظ کو بجہت تقویت کلمات لے لیا اور پھر واپس نہ کیا۔ اتفاق سے اُس کی نقل کر لی گئی تھی۔ سو ہدیہ ناظرین ہے۔"

اس سے معلوم ہوا۔ کہ ان حضرات کی تحریر وہابیہ کے پاس موجود نہیں پھر اُن کے نام سے تحریر چھاپنا کس قدر حیا کی اور مخادعت ہے۔ فرض کرو۔ یہ سچے ہی سہی۔ اگر ان صاحبوں نے اپنی تحریر واپس لے لی اور پھر نہ دی تو وہ تحریر ان کو مقبول نہ ہوئی۔ اس کو آپ کے سر تھوپنا کتنا بڑا مکر ہے۔ اور اگر مخالفین کی رعایت کی وجہ سے حق کو چھپایا۔ تو وہ اس قابل ہی کب رہے کہ اُن کی تحریر قابلِ اعتبار ہو۔ غرض کسی سے اُن کی تحریر چھاپنا اور اُن کی طرف نسبت کرنا درست نہیں۔

" التلبیسات " میں علمائے مکہ کے نام سے صرف اتنی ہی تحریریں درج ہیں۔ ان میں قطع برید بھی ہے۔ ہندیوں اور افغانیوں کو مکی بنایا گیا ہے۔ جعلی تحریریں بھی ہیں۔ ایک بھی تحریر قابلِ اعتماد نہیں۔ کُل کا کُل کارخانہ دھوکے اور فریب کا ہے۔ اور اس سے ظاہر ہے کہ تمام علمائے کرام مکہ مکرمہ اُن کے کفر پر متفق ہیں۔ اور کسی طرح اُن کی فریب کاری نہ چل سکی۔ اس لیے انہوں نے جعلی تحریریں بنائیں اور ہندوستانیوں اور افغانیوں کو علمائے مکہ ظاہر کر کے اُن سے کچھ لکھا لیا۔ ایسا نہ کرتے تو تائیدِ باطل کے لیے اور کچھ کر ہی کیا سکتے تھے۔

علمائے مدینہ کی تصدیقات کا حال

علمائے مدینہ کے نام سے "التبیہات" میں عجب چال کھیل ہے۔ مولانا سید احمد صاحب برزنجی کے کسی رسالہ کے چند مقاموں کی تھوڑی تھوڑی عبارتیں نقل کر کے اس پر جو بیس پچیس صاحبوں کے دستخط تھے سب نقل کر دیئے، وہ دستخط التبیہات پر نہ تھے۔ برزنجی صاحب کے رسالہ پر تھے۔ مگر التبیہات میں سب نقل کر دیے۔ تاکہ عوام دھوکہ کھائیں کہ مدینہ طیبہ کے اس قدر علماء اس سے متفق ہیں۔ چنانچہ التبیہات کے صفحہ ۹ میں اس کا اقرار بھی کیا ہے۔ برزنجی صاحب کا پورا رسالہ بھی نقل نہ کیا جس کو لوگ دیکھتے۔ اور وہ کیا فرماتے ہیں۔ تین مقاموں کی کچھ عبارتیں لکھ ڈالیں۔ یہ کہاں کی دیانت ہے۔ اہل عقل سمجھ سکتے ہیں کہ اس رسالہ کو بالکل نظر انداز کر دینا ضرور کسی مطلب سے ہے۔ اگر وہ موافق ہوتا۔ تو اس کا حرف حرف لکھا جاتا۔

مولانا شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی کی تحریر

علماء مدینہ کی تحریرات کے سلسلے میں سب سے آخر مولانا شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی کی تحریر ہے اس تحریر میں مولانا نے یہ تو نہیں فرمایا۔ کہ تحذیر الناس، براہین قاطعہ، حفظ الایمان وغیرہ کی وہ عبارات جن پر حسام الحرمین میں کفر کا حکم دیا گیا ہے۔ درست ہیں، یا کفر نہیں ہیں۔ یا اُن کے مصنف مومن رہے، کافر نہ ہوئے۔ بلکہ وہابیہ کا رد کیا ہے۔ اور ان کی ناک کاٹ دی ہے۔ کہ مولود شریف اور قیام وقت ذکر ولادت کو جائز و مستحب اور شرعاً محمود اور اکابر علماء کا قرناً بعد قرن معمول اور مسلمانوں کا شعار بتایا ہے [illegible] علیہ وسلم،

کی تشریف آوری کو امر ممکن اور اس کے معتقد کو غیر خالص بتایا ہے۔ اور یہ تصریح کی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اور وہابی دین پر خاک ڈالنے کے لیے یہ بھی لکھ دیا ہے۔ کہ حضور باذنہٖ تعالےٰ جہاں میں جیسا چاہتے ہیں تصرف فرماتے ہیں (دیکھو التلبیسات صفحہ ۶۲) یہ وہابیہ کا رد اور ان کے دین کا ابطال ہے۔ اس نے تقویۃ الایمان کو جہنم رسید کر دیا۔ اس کے علاوہ التلبیسات کی نقل کی ہوئی اور تحریرات بھی وہابیہ کے کھلم کھلا رد ہیں۔ یہ ایک نہایت مختصر نقشہ "التلبیسات" کا پیش کیا گیا۔ جس سے ہر عاقل منصف اس دجالی کتاب کی فریب کاری پر نفرت کرے گا۔ اب بحمد اللہ تعالےٰ روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا۔ کہ حسام الحرمین حق و صحیح اور التلبیسات کذب و زور و باطل و مردود ہے۔

والحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ و نور
عرشہ سید الانبیاء والمرسلین شفیع المذنبین خاتم النبیین
رحمۃ للعلمین سیدنا محمد و آلہ واصحابہ اجمعین ؀

عربی، فارسی اور اُردو کتب کا قدیم ادارہ
دَارُالنُّور
دکان نمبر 4 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور
042-37247702, 0300-8539972

علمیت، روحانیت اور معرفت کا خزینہ

اصل عربی فارسی کتب کا مرکز

المعتمد فی المعتقد
علامہ تورپشتی رحمۃ اللہ علیہ

کلیات جامی (فارسی)
ملا عبدالرحمان جامی رحمۃ اللہ علیہ

مثنوی مولوی معنوی (فارسی)
مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

[illegible]
[illegible]

شرح فتوح الغیب (فارسی)
شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

نصب الرایہ (عربی)
تخریج احادیث الھدایہ

مدارج النبوۃ (فارسی)
شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اشعۃ اللمعات
شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

معارج النبوۃ (فارسی)
علامہ معین الدین کاشفی الہروی رحمۃ اللہ علیہ

شرح سفر سعادت (فارسی)
شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اخبار الاخیار مع مکتوبات
شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

جذب القلوب (فارسی)
شیخ عبدالحق محدث

عینی شرح کنز (عربی)
علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ

المسامرہ (عربی)
امام ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ

[illegible]
دیوان امیر خسرو (فارسی)

[illegible]
علامہ عبدالواحد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ

کیمیائی سعادت (فارسی)
امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

تحفہ نصائح
(فارسی)

سوانح شیر بیشۂ سنت

اردو کتب

[illegible]

کرامات مفتی اعظم ہند

توسل کا ثبوت

عمامے کا نور

حسان الہند

مکاشفۃ القلوب (اردو)

شمع شبستان رضا

سامان بخشش

[illegible]

مجموعہ نعت
(اول، دوم)

گلستان شریعت

منتخب حدیثیں

ذکر حبیب

نعت حبیب

جماعت اسلامی

ضرورت تقلید

[illegible]
اوراد و وظائف [illegible]

تقسیم کار...... **دارالنور** ...... مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور

النوریۃ الرضویۃ پبلشنگ کمپنی لاہور پاکستان